



# حدیث سلسلۃ الذهب اہل سنت کی نظر میں

مؤلف

محمد محسن طبسی

مترجم

سید سبط حیدر زیدی

طہسی، محمدحسن، ۱۳۴۴۔

(حدیث سلسلہ الذهب از دیدگاه اہل سنت - اردو)

حدیث سلسلہ الذهب اہل سنت کی نظر میں مؤلف: محمدحسن طہسی، مترجم: سید سبط حیدر زیدی۔ مشہد مقدس: بنیاد

پژوہ شہای اسلامی، ۱۳۹۳۔ ۱۸۲ ص۔

ISBN:978-964-971-419-6

فہپا

۱۔ احادیث خاص (حدیث سلسلہ الذهب)۔ الف: زیدی، سید سبط حیدر، مترجم۔ ب: بنیاد پژوہ شہای

اسلامی۔ ج: عنوان۔

۲۹۷/۲۱۴

BP ۱۴۵ / ۸ / ۸۳۰۴۶

۲۱۶۶۰۶۰

کتابخانہ ملی جمہوری اسلامی ایران



نام کتاب: حدیث سلسلہ الذهب اہل سنت کی نظر میں

مؤلف: محمدحسن طہسی

مترجم: سید سبط حیدر زیدی

نظر ثانی: ڈاکٹر حیدر رضا ضابط

ناشر: (اسلامی تحقیقات فاؤنڈیشن) بنیاد پژوہ شہای اسلامی آستان قدس رضوی مشہد مقدس

مطبع: آستان قدس رضوی پبلیشرز

طبع اول: ۲۰۱۴ء بمطابق ۱۴۳۵ھ و ۱۳۹۳ش۔ تعداد: ۳۰۰۰

حرم مطہر امام رضا - صحن جمہوری اسلامی - مشہد مقدس - ایران

ص.پ: ۱۳۱۳ - ۹۱۳۷۵ - ٹیلی فون: ۲۲۵۹۰۹۰ - ۲۲۱۳۲۷۴ - +۹۸

مدیریت امور زائرین غیر ایرانی

www.imamrezashrine.com

iro@imamrezashrine.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عن ابى الصلت الهروى قال: قال على بن موسى الرضا  
لقد حدثنى ابى موسى الكاظم<sup>ع</sup>، عن ابيه جعفر الصادق<sup>ع</sup>، عن ابيه  
محمد الباقر<sup>ع</sup>، عن ابيه على زين العابدين<sup>ع</sup>، عن ابيه الحسين  
الشهيد بكر بلاء<sup>ع</sup>، عن ابيه على بن ابى طالب<sup>ع</sup>، عن رسول الله<sup>ص</sup>، انه  
قال: سمعت جبرائيل، يقول: سمعت رب العزة سبحانه و تعالى  
يقول: "انى انا الله لا اله الا انا فاعبدونى من جاء بشهادة ان لا اله الا  
الله بالاخلاص دخل حصنى فمن دخل حصنى امن من عذابى"  
وفى رواية فلما مرت الراحلة نادانا: "الابشروطها وانا من شروطها  
"قيل: من شروطها الاقرار بانه امام مفترض الطاعة"

احمد ابن حنبل (۲۴۱ھ):

وہ اہل سنت کی چار فقہی اماموں میں سے ایک ہیں، کہتے ہیں:

لو قرأت هذا اسناد علی مجنون لبرئ من جنتہ۔ ہے

اگر اس سلسلہ سند کو کسی دیوانے پر پڑھوں تو وہ اس دیوانگی سے نجات حاصل کر لے۔

ابو نعیم اصفہانی شافعی (۲۴۰ھ):

وہ اس حدیث کے متعلق ایک مفصل بیان میں فرماتے ہیں:

هذا حدیث ثابت مشہور بهذا الاسناد من رواية الطاهرین عن آبائهم الطیبین

وكان بعض سلفنا من المحدثین اذا روى هذا الاسناد قال: لو قرئ هذا الاسناد

علی مجنون لافاق۔

یہ حدیث ثابت اور ان اسناد کے ساتھ مشہور ہے کہ جو پاک و پاکیزہ حضرات نے اپنے

طیب و طاہر آباء و اجداد سے نقل کی ہے، ہمارے بعض گذشتہ محدثین جب ان اسناد کو نقل کرتے

تو کہتے تھے کہ یہ اسناد اگر کسی دیوانے پر پڑھے جائیں تو اسے افاقہ حاصل ہو جائے۔

دیلمی شافعی (۵۰۹ھ):

وہ حدیث حسن کو صحیح جانتے اور کہتے ہیں:

هذا حدیث ثابت

یہ حدیث ثابت ہے۔

جلال الدین سیوطی شافعی (۹۱۱ھ):

وہ حدیث حسن کو صحیح جانتے اور کہتے ہیں:

حدیث صحیح۔

حدیث صحیح ہے۔

عبدالواسع بن یحییٰ واسعی یمانی حنفی:

وہ بھی کہتے ہیں:

فما احق ان یکتب هذا المسند بالذهب لاشتماله علی السند المسلسل

بالسلسلة الطاهرة و العترة النبوية الفاخرة -

یہ حدیث کہ جو نبوت کی عمرت طاہرہ اور پاک و پاکیزہ سلسلہ سند کے ساتھ درج ہے، حق

تو یہ ہے کہ اس کو سونے سے لکھا جائے۔



# فہرست مطالب

۱۷	حرف آغاز
۲۱	تمہید
۲۱	مقام اختلاف کی تعیین
۲۴	حدیث سلسلۃ الذہب کو لکھنے والے افراد

## پہلا باب - حدیث حصن / ۲۵

۲۷	متن حدیث
۲۸	راوی حضرات
۲۸	تیسری صدی
۳۱	پانچویں صدی
۳۲	چھٹی صدی
۳۲	ساتویں صدی

- ۳۳ ----- آٹھویں صدی
- ۳۴ ----- نویں صدی
- ۳۴ ----- دسویں صدی
- ۳۵ ----- گیارہویں صدی
- ۳۶ ----- بارہویں صدی
- ۳۶ ----- تیرہویں صدی
- ۳۶ ----- چودھویں صدی اور اس کے بعد
- ۳۷ ----- طرق روایت
- ۴۰ ----- روایت کا بقیہ
- ۴۱ ----- محمد خواجہ پارسای بخاری حنفی
- ۴۲ ----- قاضی بہجت آفندی شافعی
- ۴۳ ----- روایت حصن کے متعلق اہل سنت کے نظریات
- ۴۴ ----- موافقین
- ۴۴ ----- ابو صلت ہروی
- ۴۵ ----- احمد بن حنبل
- ۴۶ ----- یحییٰ بن حسین حنفی



- ۴۶ ----- ابو نعیم اصفہانی
- ۴۶ ----- ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری شافعی
- ۴۷ ----- ابو حامد محمد غزالی شافعی
- ۴۸ ----- دیلمی شافعی
- ۴۸ ----- زنجبیری حنفی
- ۴۸ ----- ابن قدامہ مقدسی حنفی
- ۴۹ ----- سیوطی حنفی
- ۴۹ ----- زرندی حنفی
- ۴۹ ----- سیوطی شافعی
- ۵۰ ----- خجی اصفہانی حنفی
- ۵۰ ----- عبداللہ بن یحییٰ واسعی یمانی حنفی
- ۵۱ ----- حدیث سلسلۃ الذہب کی برکت سے شفاء
- ۵۲ ----- ابن خلکان شافعی کا بیان
- ۵۳ ----- خجی حنفی کا بیان
- ۵۴ ----- مخالفین

دوسرا باب: حدیث ایمان / ۵۵

- متن روایت ----- ۵۷
- راوی حضرات ----- ۵۸
- تیسری صدی ----- ۵۸
- چوتھی صدی ----- ۶۰
- پانچویں صدی ----- ۶۱
- چھٹی صدی ----- ۶۱
- ساتویں صدی ----- ۶۲
- آٹھویں صدی ----- ۶۳
- نویں صدی ----- ۶۳
- دسویں صدی ----- ۶۴
- گیارہویں صدی ----- ۶۴
- بارہویں صدی ----- ۶۵
- تیرہویں صدی اور اس کے بعد ----- ۶۵
- طرق روایت ----- ۶۵

- روایت ایمان کے متعلق اہل سنت کے نظریات ----- ۷۲
- موافقین ----- ۷۳
- محمد بن ادریس شافعی ----- ۷۳
- عبداللہ بن طاہر ----- ۷۴
- ابوصلت ہروی ----- ۷۵
- احمد بن حنبل ----- ۷۵
- ابن ماجہ قزوینی ----- ۷۶
- ابوحاتم رازی شافعی ----- ۷۶
- یحییٰ بن حسین حسنی ----- ۷۶
- ابوبکر محمد بن حسین آجری شافعی ----- ۷۷
- دارقطنی شافعی ----- ۷۷
- منصور بن حسین آبی ----- ۷۸
- ابونعیم اصفہانی شافعی ----- ۷۸
- بیہقی شافعی ----- ۷۸
- شجرى جرجانى حنفى ----- ۷۹

- ۷۹ ----- ابو حامد محمد غزالی شافعی
- ۷۹ ----- زنجشیری حنفی
- ۸۰ ----- ابن قدامہ مقدسی حنفی
- ۸۰ ----- سبط ابن جوزی حنفی
- ۸۰ ----- جمال الدین مزنی شافعی
- ۸۱ ----- ابن حجر عسقلانی شافعی
- ۸۱ ----- محمد بن محمد جزری شافعی
- ۸۲ ----- عبدالرحمن صفوری شافعی
- ۸۲ ----- سیوطی شافعی
- ۸۲ ----- ابوالحسن علی بن محمد کنانی شافعی
- ۸۳ ----- ابوالحسن سندری حنفی
- ۸۴ ----- عجلونی شافعی
- ۸۵ ----- قندوزی حنفی
- ۸۵ ----- محمد بن فواد عبدالباقی حنفی
- ۸۵ ----- دکتر فاروق حمادہ
- ۸۶ ----- مخالفین

روایت ”حصن“ و ”ایمان“ میں یکسانیت ----- ۸۶

حضرت امام رضاؑ کا نیشاپور میں داخل ہونا اور علماء اہل سنت و عوام کا استقبال ----- ۸۷

واقفی کا بیان ----- ۸۷

ابن جوزی کا بیان ----- ۸۸

حاکم نیشاپوری کا بیان ----- ۸۸

تاریخی واقعات سے نکات ----- ۹۴

علماء نیشاپور کا مقام و منزلت ----- ۹۵

تیسرا باب: ابوصلت ہروی اہل سنت کی نظر میں ۱۰۳

اہل سنت کے علم رجال میں ابوصلت ہروی کا مقام ----- ۱۰۵

پہلا نظریہ ----- ۱۰۶

یحییٰ ابن معین ----- ۱۰۷

عجلی ----- ۱۱۰

ابوداؤد سجستانی ----- ۱۱۰

محمد بن اسماعیل بخاری ----- ۱۱۱

ابن شاہین ----- ۱۱۱

- ۱۱۱ ----- حاکم نیشابوری شافعی
- ۱۱۲ ----- ابویعلیٰ قزوینی
- ۱۱۳ ----- حاکم حسکانی حنفی
- ۱۱۳ ----- مزی شافعی
- ۱۱۴ ----- محمد بن محمد جزری شافعی
- ۱۱۴ ----- ابن حجر عسقلانی شافعی
- ۱۱۵ ----- ابن تغری بردی حنفی
- ۱۱۶ ----- ابوالحسن کنانی شافعی
- ۱۱۶ ----- ابوالحسن سنندی حنفی
- ۱۱۷ ----- عجلونی شافعی
- ۱۱۷ ----- دوسرا نظریہ
- ۱۱۸ ----- زکریا بن یحییٰ ساجی بصری شافعی
- ۱۱۸ ----- نقاش حنبلی
- ۱۱۸ ----- ابونعیم اصفہانی شافعی
- ۱۱۹ ----- تنقید و تحقیق

۱۱۹	-----	تیسرا نظریه
۱۲۰	-----	ابراہیم بن یعقوب جوزجانی
۱۲۰	-----	ابوحاتم رازی شافعی
۱۲۱	-----	ابوزرعہ دمشقی حنبلی
۱۲۱	-----	نسائی شافعی
۱۲۱	-----	عقبلی سنی
۱۲۲	-----	ابن حبان بستی شافعی
۱۲۳	-----	ابن عدی جرجانی شافعی
۱۲۳	-----	دارقطنی بغدادی شافعی
۱۲۴	-----	محمد بن طاہر مقدسی طاہری
۱۲۵	-----	ابوسعبدالکریم سمعانی شافعی
۱۲۶	-----	ابوالفرج ابن جوزی حنبلی
۱۲۶	-----	ذہبی شافعی
۱۲۷	-----	ابن کثیر دمشقی شافعی
۱۲۸	-----	بوصیری شافعی

حدیث سلسلہ الذہب اہل سنت کی نظر میں ----- ۱۶

تقدیر و تحقیق ----- ۱۲۹

جوز جانی اور ابوصلت پر تہمتیں ----- ۱۳۱

اہل سنت کے بزرگوں کا اعتراف کہ جوز جانی دشمن اہل بیت ہے ----- ۱۳۲

نتیجہ ----- ۱۳۶

ابوصلت ہروی کا مذہب ----- ۱۳۸

اہل سنت کے نزدیک ”شیعہ“ ”شیعہ جلد“ اور ”رافضی خبیث“ کے معانی ----- ۱۳۹

نقد و تحقیق ----- ۱۴۱

نتیجہ ----- ۱۴۳

چوتھا باب: دیگر احادیث / ۱۴۵

تمام احادیث سلسلہ الذہب ----- ۱۴۷

حرف آخر / ۱۵۷

کتابنامہ / ۱۶۳



## حرف آغاز

تاریخ اسلام کے الہام بخش و خوبصورت حصوں میں سے ایک حضرت امام علی رضاؑ کا خراسان کے خطہ، شہر نیشاپور میں تشریف آوری و رونق افروز ہونا ہے، آنحضرتؑ کے وجود مبارک سے عوام و خواص اور علماء اہل سنت کا متبرک ہونا، شوق دیدار میں گریہ کرنا، آپ کی سواری کے پاؤں کے بوسے لینا، آپ کے حضور التماس کرنا، گرگڑانا، رونا پیٹنا آپ کی زیارت سے مشرف ہونا اس تاریخی واقعہ کی عظمت کی طرف نشاندہی کرتا ہے وہ بھی خصوصاً اس علاقہ میں کہ جو تیسری و چوتھی صدی ہجری میں اہل سنت کے بڑے بڑے علماء و دانشمندیوں اور محدثین کی جائے ولادت و قیام گاہ تھا جیسے اسحاق بن راہویہ، محمد بن مسلم طوسی، احمد بن حرب وغیرہ۔ آپ کی نیشاپور تشریف آوری کا اہم ترین واقعہ اس حدیث شریف کا بیان ہے کہ جو اپنے اپنے آباء و اجداد طاہرین سے نقل فرمائی کہ جو سلسلۃ الذہب کے نام سے مشہور ہوئی اس طرح کہ ہر لکھنے والے نے اس کو بڑے شوق و شغف سے تحریر کیا اور ہر نقل کرنے والے نے اس کو بہت ہی اشتیاق و افتخار سے منتقل کیا اور ہر سننے والے نے اس کو انتہائی لذت و دلچسپی و تعجب سے سماعت کیا، یہ تعجب و حیرت اس وقت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ جب اس عظیم واقعہ و حدیث کو لکھنے والے اور بیان کرنے والے علماء و بزرگان اہل سنت ہوں۔

حدیث سلسلہ الذہب کی دلالت و سند پر اعتراضات و انکار، اور اس سلسلے میں کسی جامع و مستقل تحقیق کا نہ پایا جانا، یہ سبب بنا کہ اس تحریر کو اہل سنت کے معتبر منابع و مدارک سے استفادہ کرتے ہوئے معرض وجود میں لایا جائے اس تحریر میں کوشش کی گئی ہے کہ حدیث سلسلہ الذہب کے متعلق حضرت امام رضاؑ کے زمانے سے عصر حاضر تک علماء اہل سنت کے تمام کلمات و عبارات اور نظریات کو جمع کیا جائے اور پھر درجہ بندی کر کے تمام مطالب کو تحقیقی صورت دیتے ہوئے چار ابواب (حدیث حسن، حدیث ایمان، ابوصلت ہر وی اہل سنت کی نظر میں، دیگر احادیث) میں مرتب کیا جائے اور ایک کتاب کی صورت میں بنام ”حدیث سلسلہ الذہب اہل سنت کی نظر میں“ پیش کی جائے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ تحریر سب سے پہلے ایک مقالہ کی صورت میں بعنوان ”سلسلہ الذہب بہ روایت اہل سنت“ فارسی زبان میں آمادہ کر کے ایک علمی تحقیقی کانفرنس میں کہ جو ”سلسلہ الذہب چھٹا عمومی فستیوال امام رضاؑ“ کے عنوان سے تحقیقات اسلامی فاؤنڈیشن مشہد مقدس کی جانب سے سن ۲۰۰۸ میں منعقد ہوئی تھی، پیش کیا گیا تھا، یہ مقالہ پہلے نمبر پر آیا اور اساتید و حاضرین کانفرنس کی جانب سے کافی حوصلہ افزائی کی گئی۔

بعض اساتید کی فرمائش کے مطابق مقالہ مستقل طور پر چھپ کر منظر عام پر آیا لیکن اب اس مقالہ میں کچھ اضافات و اصلاحات کر کے ایک مستقل کتاب کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

## آخر میں چند نکات کا ذکر کرنا ضروری ہے:

۱- اس تحریر میں اہل سنت سے مراد عموماً پانچ مذاہب شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی اور ظاہری کے علماء و بزرگان ہیں اور زمان کے اعتبار سے دوسری صدی ہجری سے عصر حاضر تک کے علماء منظور ہیں لیکن خود ساختہ اور تفرقہ انگیز فرقہ و ہابیت کے نظریات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

۲- یہ تحقیق تو صغی تھیلی ہے یعنی جس طرح حضرت امام علی رضاً کا شہر نیشاپور میں وارد ہونا تاریخ میں ذکر ہوا اور آپ کی حدیث شریف سلسلۃ الذہب کو نقل کیا گیا اسی طرح درجہ بندی کی گئی ہے اور بعض مواقع پر کسی نظریہ کی نقد و تحلیل بھی کی گئی ہے لیکن یہ سب کچھ اہل سنت کے نظریات کو سامنے رکھتے ہوئے انجام پایا ہے لہذا اس تحریر کو مذہب شیعہ کے نظریات سے تطبیق دینے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

۳- اس تحریر کے مطالب کو تقریباً سو سے زیادہ اہل سنت کے منابع و ماخذ سے براہ راست و بغیر واسطہ اخذ کیا گیا اور بہت کم ایسے موارد ہیں کہ جہاں اصل کتاب کے دستیاب نہ ہونے یا حظی ہونے کی وجہ سے دوسرے معتبر منابع و ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے لہذا حدیث سلسلۃ الذہب کے متعلق اہل سنت کی روایات جس طرح شیعوں نے اپنے یہاں نقل کیا ہے وہ مطالب اس تحریر میں نہیں ملیں گے۔

اگرچہ اس تحقیق کو اس سلسلے میں ایک نیا قدم سمجھا جاسکتا ہے لیکن مؤلف کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ اس میں نقص نہیں ہے لہذا دوستوں کی جانب سے دسوز نکات و تنقید کا کاملاً کھلے ذہن کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔

آخر میں بزرگ اساتذہ حضرات آیات حاج شیخ نجم الدین طہسی وحاج شیخ محمد ہادی یوسفی  
غروی کی راہنمائی اور حجت الاسلام حاج شیخ محمد باقر پورامینی کے بے بہا نکات پر کہ جو اس  
کتاب کی تالیف میں اہم نقش رکھتے تھے، قدر دانی اور شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

محمد حسن طہسی

تم مقدس

## تمہید

سلسلۃ الذہب، یہ وہ اصطلاح ہے کہ جس سے حضرت امام رضاؑ کے نیشاپور تشریف لانے کا تاریخی واقعہ، لوگوں کا بے نظیر استقبال خصوصاً علماء و محدثین اہل سنت کا آپ کی زیارت کے لیے جمع ہونا اور حدوداً بیس ہزار کاتب و محدثین کا اس روایت کو تحریر کرنا یاد آ جاتا ہے۔

حاکم نیشاپوری شافعی کا بیان ہے:

امام رضاؑ ۲۰۰ھ میں نیشاپور میں وارد ہوئے۔

اس سال کے تاریخی واقعات میں اس نے اس عظیم واقعہ کو بھی درج کیا ہے۔ (۱)

## مقام اختلاف کی تعیین

اہل سنت کی کتابوں میں حضرت امام رضاؑ کی زبان مبارک سے شہر نیشاپور میں بیان ہونے والی حدیث، سلسلۃ الذہب دو طرح سے مذکور ہے کہ دونوں دلالت کے اعتبار سے مختلف لیکن سند کے اعتبار سے متحد ہیں۔

---

(۱) فرائد السمطين في فضائل الرضا والقبول والسطين والائمة من ذررتهم، ج ۲، ص ۱۹۹، ح ۴۷۸، بحقل از تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری شافعی۔

### ایک حدیث حصن اور دوسری حدیث ایمان۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ حدیث سلسلۃ الذہب حصن و ایمان کے علاوہ بھی بہت سی دوسری احادیث موجود ہیں کہ جو حضرت امام رضاؑ سے نقل ہوئی ہیں اور آپ نے ان کو بھی اسی روش پر یعنی اپنے آباء و اجداد سے بیان فرمایا ہے لیکن ان کا متن حدیث حصن و ایمان سے مختلف ہے لہذا اس طرح حدیث سلسلۃ الذہب بہت زیادہ ہیں اور ظاہراً حضرت امام رضاؑ کا طریقہ یہ رہا کہ آپ نے اکثر روایات کو اپنے آباء و اجداد سے نقل فرمایا ”روایۃ الابناء عن الآباء“ کہ جن کو آپ کے بعض اصحاب نے ایک صحیفہ کے شکل میں جمع کیا ہے۔ جیسا کہ سمعانی شافعی کہتا ہے ”یروی صحیفۃ عن آباءہ۔۔۔“ ایک صحیفہ آپ نے اپنے آباء و اجداد سے نقل فرمایا ہے۔ ”والمشہور من روایاتہ الصحیفۃ“ (۱) اور آپ کی مشہور روایات کا مجموعہ صحیفہ ہے۔ اس مجموعہ صحیفہ کو ”مسند الرضا“ بھی کہا جاتا ہے۔ (۲)

ابن شیرویہ دیلمی شافعی اس صحیفہ کو صحیح و معتبر جانتا ہے اور اپنی مسند میں اس صحیفہ سے کافی روایات بھی نقل کی ہیں۔ (۳)

(۱) الانساب، ج ۳، ص ۷۴-۷۵۔ الصلۃ بین التصوف والتشیع، ج ۱، ص ۲۳۸۔

(۲) التدوین فی اخبار قزوین، ج ۱، ص ۴۷۰، ج ۲، ص ۳۰۶ و ۴۰۷۔

(۳) فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، ج ۱، ص ۴۰۔

جبکہ افسوس کا مقام ہے کہ بعض راویوں نے اس صحیفہ یا مسند کی روایات کو بغیر کسی دلیل کے تضعیف و کمزور پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کی روایات کو بے اعتبار جانا ہے۔ (۱)

اس حصہ میں اہل سنت کی جانب سے ان کی کتابوں میں اس طرح کی احادیث کی جمع آوری و نقل کو پیش کرتے ہوئے ابتداءً مشہور و معروف حدیث سلسلۃ الذہب اور دونوں احادیث، حدیث حصن و ایمان کے متعلق اہل سنت کے علماء و بزرگوں کے نظریات کو بیان کیا جائے گا اور پھر دوسری احادیث امام رضا کہ جن کی سنداً ملاً حدیث سلسلۃ الذہب کی طرح ہے پیش کی جائیں گی۔

---

(۱) کتاب الحجر و حین، ج ۲، ص ۱۰۶۔ کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۶۔

## حدیث سلسلہ الذہب کو لکھنے والے افراد

حضرت امام رضاؑ کی نیشاپور تشریف آوری کے عظیم واقعہ کو ایک روایت کے مطابق دس ہزار (۱) دوسری روایت کے مطابق بیس ہزار (۲) اور تیسری روایت کے مطابق تیس ہزار راویوں اور کتابوں نے تحریر کیا (۳) کہ جن میں بیس ہزار والی روایت زیادہ مشہور ہے۔

(۱) مہمان نامہ بخارا، ص ۳۴۵۔

(۲) الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۳۔ جواہر العقیدین فی فضل الشرفین، ص ۳۴۴۔ الصواعق المخرقة، ج ۲، ص ۵۹۵۔ اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔ فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔ اسرار الشریعہ یا فتح الربانی والفیض الرحمانی، ص ۲۲۴۔ ان تمام کتابوں میں تاریخ نیشاپور سے نقل ہوا ہے۔

(۳) وسیلۃ الخادم الی الخجدوم و در شرح صلوات چہارہ معصوم، ص ۲۲۹۔



# پہلا باب

---

حدیثِ حسن

---



## متن روایت:

”قال علی بن موسی الرضاؑ، حدثنی ابی موسی کاظمؑ، عن ابیہ جعفر الصادقؑ، عن ابیہ محمد الباقرؑ، عن ابیہ علی زین العابدینؑ، عن ابیہ الحسین الشہید بکربلاء، عن ابیہ علی بن ابی طالبؑ، قال: حدثنی حبیبی وقرۃ عینی رسول اللہؐ، قال: حدثنی جبرائیل، قال: سمعت رب العزۃ سبحانہ و تعالیٰ یقول: کلمۃ لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالها دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی“۔ (۱)

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا: میرے والد گرامی موسیٰ کاظمؑ نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادقؑ سے آپ نے اپنے والد ماجد امام محمد باقرؑ سے، آپ نے اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؑ سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ شہید کربلا سے، آپ نے اپنے والد گرامی امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے حدیث نقل کی ہے۔

---

(۱) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۲-۲۴۳۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے محبوب رسول خداؐ نے فرمایا کہ آپ سے جبرئیل نے کہا کہ میں نے رب العزت سبحانہ تعالیٰ سے سنا کہ اس نے فرمایا: کلمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو بھی یہ کلمہ کہے میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

### راوی حضرات

اس واقعہ کو اہل سنت کے بہت سے علماء و بزرگوں نے نقل کیا ہے کہ ہم ترتیب کے ساتھ حضرت امام رضاؑ کے ہم عصر علماء و محدثین سے لیکر آج تک کے علماء کا تذکرہ کریں گے۔ یہ بھی واضح رہے کہ تیسری صدی ہجری کے دس ہزار، بیس ہزار یا تیس ہزار راویوں و کاتبوں میں سے عصر حاضر میں صرف پچاس راویوں کی روایات مختلف بیانات کے ساتھ باقی رہ گئی ہیں۔

### تیسری صدی:

امام محمد تقیؑ (۲۲۰ھ) (۱)

(۱) فرائد السمطين في فضائل المرتضى والبتول والسطين والآئمة من ذريتهم، ج ۲، ص ۱۸۹، ح ۴۶۶۔  
الاتحاف بحب الاشراف، ج ۳، ص ۱۴۷۔

- محمد بن عمر واقدی (۲۰۷ھ) (۱)  
 یحییٰ بن یحییٰ (۲۲۶ھ) (۲)  
 احمد بن حرب نیشاپوری (۲۳۲ھ) (۳)  
 ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی (۲۳۶ھ) (۴)  
 اسحاق بن راہویہ مروزی (۲۳۸ھ) (۵)  
 محمد بن اسلم کندی طوسی (۲۴۲ھ) (۶)

- 
- (۱) تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔  
 (۲) المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔  
 (۳) المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔  
 (۴) ینایج المودۃ لذوی القربی، ج ۳، ص ۱۲۲-۱۲۳ و ۱۶۸۔ ابوصلت ہروی اکثر اہل سنت کی نظر میں سنی مذہب ہے، یہ بحث تیسری فصل میں مفصل ذکر ہوگی۔  
 (۵) المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔  
 (۶) المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔

محمد بن رافع قشیری (۲۴۵ھ) (۱)

ابوزرعہ رازی (۲۶۱ھ) (۲)

احمد بن عامر طائی (۳)

احمد بن عیسیٰ علوی (۴)

احمد بن علی بن صدقہ (۵)

(۱) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامۃ بذكر خصائص الآئمة،

ص ۳۱۵۔

(۲) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمة، ص ۲۴۲-۲۴۳۔ الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۴-۵۹۵۔

اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔ فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹-۴۹۰۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔

(۳) تاریخ دمشق الكبير، ج ۵۱، ص ۲۵۳، ج ۳، ص ۱۱۴۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱، ص ۵۲، ج

۱۵۸۔ مسند الامام زید، ص ۴۳۹۔

(۴) التدوین فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۲۱۳۔

(۵) مسند الشہاب، ج ۲، ص ۳۲۳، ج ۱، ص ۱۴۵۱۔

## پانچویں صدی

حاکم نیشاپوری شافعی (۴۰۵ھ) (۱)

احمد بن عبدالرحمن شیرازی (۴۰۷ھ یا ۴۱۱ھ) (۲)

ابونعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ) (۳)

قضاعی شافعی (۴۵۴ھ) (۴)

شجرى جرجانى حنفى (۴۹۹ھ) (۵)

- 
- (۱) تاریخ نیشاپور حاکم بنا بر نقل الفصول المهمه فی معرفۃ احوال الائمة، ص ۲۴۲-۲۴۳۔ الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۴-۵۹۵۔ اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔ فیض القدير بشرح جامع الصغير، ج ۴، ص ۲۸۹-۴۹۰۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔
- (۲) جامع الصغير من حدیث البشير النذیر، ص ۳۷۶، ج ۶، ص ۶۰۴۔ فیض القدير بشرح جامع الصغير، ج ۴، ص ۲۸۹-۴۹۰۔ بنقل از کتاب اللقب شیرازی۔ لیکن افسوس کہ کتاب اللقب اب نایاب ہو چکی ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس کا خطی نسخہ موجود ہے، دیکھیے: تاریخ التراث العربی، ج ۱، ص ۳۷۶۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۷، ص ۲۴۲۔ مختصر کتاب اللقب۔ اس کا بھی فقط خطی نسخہ موجود ہے، دیکھیے: الفهرس الشامل للتراث العربی الاسلامی المخلوط، الحدیث النبوی الشریف و علومہ و رجالہ، ج ۱، ص ۶۳، شمارہ ۴۵۴، ص ۲۳۳۔
- (۳) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ج ۳، ص ۱۹۱-۱۹۲۔
- (۴) مسند الشہاب، ج ۲، ص ۳۲۳، ج ۱۴۵۱۔
- (۵) الامالی الخمیسہ، ج ۱، ص ۱۵-۱۶۔

### چھٹی صدی

- (۱) ابو حامد محمد غزالی شافعی (۵۰۵ھ) (۱)
- (۲) ابن شیرویہ دیلمی شافعی (۵۰۹ھ) (۲)
- (۳) زنجیری حنفی (۵۳۸ھ) (۳)
- (۴) ابن عساکر دمشقی شافعی (۵۷۱ھ) (۴)
- (۵) ابن جوزی حنبلی (۵۹۷ھ) (۵)

### ساتویں صدی

- (۶) ابن قدامہ مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ) (۶)

- 
- (۱) شرح حدیث سلسلہ الذہب، یہ کتاب خطی ہے اور اس کا ایک نسخہ محمدیہ لائبریری ہندوستان میں ہے، دیکھیے: اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، ص ۲۳۷، شمارہ ۳۹۱۔
  - (۲) فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، ج ۳، ص ۲۱۱، ج ۴، ص ۲۴۵۸۔ اور ج ۵، ص ۳۵۱، ج ۸، ص ۸۱۳۸، دیکھیے: فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۹۰۔
  - (۳) ربيع الارار ونصوص الاخبار، ج ۲، ص ۳۸۵، ج ۲۲۷۔
  - (۴) تاریخ دمشق الکبیر، ج ۵۱، ص ۲۵۲-۲۵۳، ج ۲، ص ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸، شمارہ ۴۲۷۔
  - (۵) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔
  - (۶) التنبیہ فی انساب القرشیین، ص ۱۳۳۔



- رائع قزوینی شافعی (۶۲۳ھ) (۱)  
محمد بن طلحہ شافعی (۶۵۲ھ) (۲)  
سبط ابن جوزی حنفی (۶۵۴ھ) (۳)

### آٹھویں صدی

- ابن منظور افریقی (۷۱۱ھ) (۴)  
جوینی شافعی (۷۳۰ھ) (۵)  
ذہبی شافعی (۷۴۸ھ) (۶)

(۱) التذوین فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۲۱۳۔

(۲) وسیلۃ الخادم الی الخدم در شرح صلوات چہار دہ معصوم، ص ۲۲۷۔ یہ مطلب بھی قابل ذکر ہے کہ محمد بن طلحہ شافعی نے اس روایت کو اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول میں ذکر نہیں کیا ہے ممکن ہے اپنی دوسری کتاب زبدۃ المقال فی فضائل آل میں ذکر کیا ہو کہ جواب دستیاب نہیں ہے بہر حال نجی حنفی نے اس مطلب کو ذکر کیا ہے، دیکھیے: اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، ص ۲۰۵، شمارہ ۳۴۶۔

(۳) تذکرۃ النحواص من الامۃ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔

(۴) مختصر تاریخ دمشق، ج ۲۰، ص ۲۹۳۔

(۵) فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والمتول والسطین والآئمۃ من ذریتہم، ج ۲، ص ۱۸۹، ج ۳۶۶۔

(۶) سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۳۹۰۔

زرندی حنفی (۷۵۷ھ) (۱)

خلیفہ نیشاپوری شافعی (۳ ٹھویں صدی) (۲)

نویں صدی

محمد خواجہ پارسائی بخاری حنفی (۸۲۲ھ) (۳)

ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ) (۴)

ابن صباغ مالکی (۸۵۵ھ) (۵)

دسویں صدی

سیوطی شافعی (۹۱۱ھ) (۶)

- 
- (۱) معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والبتول، ص ۱۶۵-۱۶۶۔
  - (۲) تلخیص وترجمہ تاریخ نیشاپور، ص ۱۳۱-۱۳۲۔
  - (۳) فصل الخطاب لوصول الاحباب بنا بر نقل ینایع المودۃ لذوی القربی، ج ۳، ص ۱۶۸۔
  - (۴) تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۳۳۹۔
  - (۵) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۲-۲۴۳۔
  - (۶) جامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، ص ۳۷۶، ج ۴، ص ۶۰۷۔

- سمہودی شافعی (۹۱۱ھ) (۱)  
نجی اصفہانی حنفی (۹۲۷ھ) (۲)  
ابن حجر عسقلانی شافعی (۹۷۴ھ) (۳)  
متقی ہندی (۹۷۵ھ) (۴)

### گیارہویں صدی

- قرمانی دمشقی (۱۰۱۹ھ) (۵)  
عبدالرؤف مناوی شافعی (۱۰۳۱ھ) (۶)

- 
- (۱) جواہر العقدرین فی فضل الشرفین، ص ۳۲۲-۳۲۳۔  
(۲) وسیلۃ الخادم الی الخدم در شرح صلوات چہار دہ معصوم، ص ۲۲۷۔ مہمان نامہ بخارا، ص ۳۲۳-۳۲۵۔  
(۳) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۴-۵۹۵۔  
(۴) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱، ص ۵۲، ج ۱۵۸۔  
(۵) اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔  
(۶) فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹-۴۹۰۔

### بارہویں صدی

نابلسی دمشقی حنفی (۱۱۴۳ھ) (۱)

میرزا محمد خان بدخشی ہندی حنفی (بارہویں صدی) (۲)

### تیرہویں صدی

زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ) (۳)

قندوزی حنفی (۱۲۹۴ھ) (۴)

شبلینجی شافعی (۱۲۹۸ھ) (۵)

### چودہویں صدی کے بعد

قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ) (۶)

(۱) اسرار الشریعہ یا فتح الربانی والفیض الرحمانی، ۲۲۳-۲۲۴۔

(۲) مفتاح النجانی مناقب آل عبا، ص ۱۷۹۔

(۳) الاتحاف بحب الاشراف، ج ۳، ص ۱۴۷۔

(۴) ینایع المودۃ لذوی القربی، ج ۳، ص ۱۲۲-۱۲۳ و ۱۶۸۔

(۵) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔

(۶) تشریح و محاکمہ در تارتخ آل محمد، ص ۱۹۰-۱۹۱۔

- سید محمد طاہر ہاشمی شافعی (۱۴۱۲ھ) (۱)  
شیخ احمد تابعی مصری شافعی (۲)  
عبدالعزیز بن اسحاق بغدادی حنفی (۳)

### طرق روایت

اگرچہ حضرت امام رضاؑ کا شہر نیشاپور میں وارد ہونے کے واقعے اور حدیث حسن کو اس زمانے یعنی تیسری صدی ہجری کے ان دس ہزار، بیس ہزار یا تیس ہزار راویوں و کاتبوں نے تحریر کیا لیکن افسوس کہ یہ حدیث بھی حدیث غدیر کی طرح عمداً بھلا دی گئی اور اس کے اسناد بھی مختلف دلیلوں کے سبب مفقود ہو گئے۔

بہر حال معروف یہ ہے کہ یہ حدیث ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی نے حضرت امام رضاؑ سے نقل کی ہے لہذا بعض کا گمان یہ ہے کہ ابوصلت کی حیثیت کو کم کر کے اس حدیث کے اعتبار کو ساقط کر دیا جائے۔

ان کا جواب یہ ہے کہ اولاً: جیسا کہ آگے یہ تذکرہ آئے گا کہ اہل سنت کے علماء و محدثین ابوصلت پر اعتماد رکھتے ہیں۔

---

(۱) مناقب اہل بیت از دید گاہ اہل سنت، ۲۰۲۔

(۲) الاعتصام بحبل الاسلام، ص ۲۰۵-۲۰۶۔

(۳) مسند الامام زید، ص ۴۳۹-۴۴۰۔

ثانیاً: ابوصلت کے علاوہ دوسرے افراد نے بھی حضرت امام رضاؑ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ جن کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں:

۱- امام محمد تقیؑ - جوینی شافعی (۱) وزبیدی حنفی (۲) دونوں نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو امام محمد تقیؑ سے نقل کیا ہے۔

۲- ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی - وہ حضرت امام رضاؑ کے خادم تھے اور اس تاریخی واقعہ کو تفصیل کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ تقریباً سبھی علماء اہل سنت نے ابوصلت کی اس روایت کو مختلف طرق و اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (۳)

۳- احمد بن عامر طائی - ابن عساکر دمشقی شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو احمد بن عامر طائی سے نقل کیا ہے۔ (۴)

۴- احمد بن عیسیٰ علوی - رافعی قزوینی شافعی نے مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ احمد بن عیسیٰ علوی سے نقل کیا ہے۔ (۵)

(۱) فرائد السمطين في فضائل المرتضى والتول والسطين والآئمة من ذرّتهم، ج ۲، ص ۱۸۹، ح ۳۶۶۔

(۲) الاتحاف بحب الاشراف، ج ۳، ص ۱۴۷۔

(۳) ینایج المودة لذوی القربى، ج ۳، ص ۱۲۲-۱۲۳ و ۱۶۸۔

(۴) تاریخ دمشق الكبير، ج ۵۱، ص ۲۵۳، ح ۱۱۴۷۳۔ کنز العمال في سنن الاقوال والافعال، ج ۱، ص ۵۲، ح ۱۵۸۔

۱۵۸۔ مسند الامام زید، ص ۲۳۹۔

(۵) التدوين في اخبار قزوین، ج ۲، ص ۲۱۳۔

- ۵- احمد بن علی بن صدقہ - ابو عبد اللہ محمد بن سلالہ قضاعی شافعی نے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ احمد بن علی بن صدقہ سے نقل کیا ہے۔ (۱)
- ۶- محمد بن عمرو اقدی - سبط ابن جوزی حنفی نے اس روایت کو از طریق واقدی نقل کیا ہے۔ (۲)

۷- ابو زرعد رازی -

۸- محمد بن اسلم طوسی -

حاکم نیشاپوری شافعی نے اس عظیم واقعہ کو مندرجہ بالا دو افراد سے نقل کیا ہے۔ (۳)

۹- اسحاق بن راہویہ مروزی -

۱۰- محمد بن رافع قشیری -

۱۱- احمد بن حرب نیشاپوری -

(۱) مسند الشہاب، ج ۲، ص ۳۲۳، ح ۱۴۵۱۔

(۲) تذکرۃ الخواص من الامۃ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔

(۳) تاریخ نیشاپور حاکم بنا بر نقل الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمۃ، ص ۲۴۲-۲۴۳۔ الصواعق المحرقة

، ج ۲، ص ۵۹۴-۵۹۵۔ اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔ فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص

۴۸۹-۴۹۰۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔

ان تینوں سے ابن جوزی حنبلی (۱) و سبط ابن جوزی حنفی نے از طریق واقدی (۲) اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

۱۲۔ یحییٰ ابن یحییٰ۔ اس سے بھی ابن جوزی حنبلی نے نقل کیا ہے۔ (۳)

### روایت کا بقیہ

الا بشر وطها و انا من شروطها

آگاہ ہو جاؤ کہ (کلمة لا اله الا الله) کے کچھ شرائط ہیں کہ جن میں سے ایک شرط میں

ہوں۔

اگرچہ اہل سنت کی بہت سے کتابوں سے حدیث کا بقیہ حصہ حذف ہو چکا ہے لیکن پھر بھی بعض منصف علماء نے اس کو محفوظ رکھا ہے جیسے خواجہ پارسائی حنفی اور قاضی بہجت آفندی شافعی وغیرہ نے حدیث کے بقیہ حصہ کو نقل کر کے مقام امامت کی عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

---

(۱) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

(۲) تذکرۃ الخواص من الامم بذکر خصائص الائمة، ص ۳۱۵۔

(۳) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔



## محمد خواجہ پارسائی بخاری حنفی (۸۲۲ھ):

عن ابی الصلت عبد السلام بن صالح بن سلیمان الهروی قال: كنت مع علی الرضاً حین خرج من نيسابور وهو راكب بغلته الشهباء، فاذا احمد بن الحرب و یحی بن یحی و اسحاق بن راهویہ و عدة من اهل العلم قد تعلقوا بلجام بغلته فقالوا: یا بن رسول الله! بحق آبائك الطاهرين حدثنا بحديث سمعته عن ابیک عن آباءه فاخرج رأسه الشريف من مظلمته و قال: لقد حدثنی ابی موسی الکاظمؑ، عن ابیه جعفر الصادقؑ، عن ابیه محمد الباقرؑ، عن ابیه علی زین العابدینؑ، عن ابیه الحسین الشہید بکربلاء، عن ابیه علی بن ابی طالبؑ، عن رسول اللهؐ، انه قال: سمعت جبرائیل، يقول: سمعت رب العزة سبحانه و تعالی يقول: انی انا الله لاله الا انا فاعبدونی من جاء بشهادة ان لاله الا الله بالاخلاص دخل حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی، و فی رواية فلما مرت الراحلة نادانا: "الابشروطها وانا من شروطها" قيل: من شروطها الاقرار بانہ امام مفترض الطاعة۔ (۱)

ابوصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ہروی سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت امام رضاؑ شہر نیشاپور سے گذر رہے تھے تو آپ ہلکے کالے رنگ کے خچر پر سوار تھے۔

(۱) فصل الخطاب لوصول الاحباب بنا نقل ینایع المودة لذوی القربی، ج ۳، ص ۱۶۸۔

میں آپ کے ساتھ تھا اس وقت احمد بن حرب، یحییٰ بن یحییٰ و اسحاق بن راہویہ اور دیگر کافی تعداد میں اہل علم آئے اور حضرت کی سواری کی لگام کو پکڑ کے عرض کی: اے فرزند رسول خداؐ آپ کو آپ کے پاک آباء و اجداد کا واسطہ ہمارے لیے ایسی حدیث نقل فرمائیں کہ جو آپ نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے سنی ہو۔ پس آپ نے اپنے سر مبارک کو عماری سے باہر نکالا اور فرمایا: میرے والد گرامی موسیٰ کاظمؑ نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق سے آپ نے اپنے والد ماجد امام محمد باقرؑ سے، آپ نے اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؑ سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ شہید کربلا سے، آپ نے اپنے والد گرامی امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے، اور حضرت علیؑ نے رسول خداؐ سے اور آپ نے جبرئیل سے سنا کہ اس نے کہا میں نے رب العزت سبحانہ تعالیٰ سے سنا کہ خداوند عالم نے فرمایا: میں خدائے واحد ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میری عبادت کرو، جو کوئی بھی مخلصانہ گواہی و شہادت کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ کہے گا میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جیسے ہی قافلہ نے حرکت کی تب آپ نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ رہو اس کلمہ کے کچھ شرائط ہیں کہ جن میں سے ایک شرط میں ہوں۔ کہا گیا ہے کہ کلمہ اخلاص کی شرائط میں سے حضرتؑ کو واجب الاطاعت ماننا ہے

### قاضی بہجت آفندی شافعی (۱۳۵۰ھ)

ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی کہتا ہے کہ جس وقت حضرت امام رضاؑ شہر نیشاپور سے

گذر رہے تھے میں آپ کے ہم رکاب تھا، آپ سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ خراسان کے بعض علماء جیسے اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، یحییٰ بن یحییٰ حضرت کے حضور میں شرفیاب ہوئے اور عرض کی: اے فرزند رسول خدا! اپنے پاک آباء و اجداد سے سنی ہوئی کسی حدیث سے ہمیں خوشحال و مستفیض فرمائیں، حضرت امام رضاؑ نے ان کے جواب میں اپنے سر مبارک کو کجاوہ سے باہر نکالا اور فرمایا:

انی سمعت من ابی موسیٰ قال: انی سمعت من ابی عبداللہ جعفر انہ قال:  
سمعت من ابی محمد الباقر انہ قال: سمعت من ابی علی، انہ قال: سمعت من  
ابی الحسین انہ قال: سمعت من ابی علی امیر المؤمنین انہ قال: انی سمعت من  
رسول اللہؐ انہ قال: من قال لا الہ الا اللہ، دخل حصنی فمن دخل حصنی امن من  
عذابی۔ ثم قال: ”الابشر وطها۔ وقال الامام انامن شروطها“۔

یہ حدیث بھی سلسلہ سند کے اعتبار سے امامت سے رسالت پناہ تک پہنچتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو کوئی بھی میرے قلعے میں داخل ہوگا میرے عذاب سے محفوظ رہے گا لیکن اس کلمہ طیبہ کے کچھ شرائط ہیں کہ جن میں سے ایک میں ہوں۔ (۱)

حدیث حصن کے متعلق اہل سنت کے نظریات

حدیث حصن کے متعلق دو نظریے پائے جاتے ہیں:

(۱) تشریح و محاکمہ در تاریخ آل محمد، ص ۱۹۰-۱۹۱۔

بعض کا یہ خیال ہے کہ اس حدیث کا راوی تھا ابوصلت ہروی ہے لہذا اس کی تضعیف کرتے ہیں اور پھر اس کے نتیجے میں حدیث حصن کو بھی بے اعتبار ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ اہل سنت کے بہت سے علماء و بزرگوں نے ابوصلت ہروی کی توثیق و اعتماد کے ساتھ ساتھ اس حدیث حصن کی بھی تائید کی ہے۔ اور بعض حضرات نے تو حیرت انگیز کلمات کو اپنی زبان و قلم پر جاری کیا ہے، بعض نے اس حدیث کو شفا بخش و متبرک جانتے ہوئے تجربہ بھی کیا ہے کہ جن کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔

### موافقین

حدیث حصن یا سلسلہ الذہب ان مخصوص و محدود احادیث میں سے ہے کہ جس نے اہل سنت کے علماء و بزرگوں کو حیرت میں ڈالا، ان سے اپنی عظمت کا اعتراف کرایا اور حدیث شریف کی تائید میں عجیب و غریب کلمات و جملات ان کی زبان پر جاری ہوئے کہ جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

اباصلت ہروی (۲۳۶ھ):

وہ اس حدیث کی عظمت کے متعلق کہتے ہیں:

لوقریء هذا الاسناد علی مجنون لافاق۔ (۱)

یہ اسناد اگر کسی مجنون و دیوانے پر پڑھی جائیں تو وہ عاقل ہو جائے گا۔

(۱) تذکرۃ الخواص من الامۃ بذكر خصائص الأئمة، ص ۳۱۵۔

احمد ابن حنبل (۲۴۱ھ):

وہ اہل سنت کی چار فقہی اماموں میں سے ایک ہیں، کہتے ہیں:

لوقرأت هذا اسناد علی مجنون لبرئ من جنته۔ (۱)

اگر ان اسناد کو کسی دیوانے پر پڑھوں تو وہ اس دیوانگی سے افاقہ پائے اور عاقل ہو جائے۔

دوسری جگہ اس طرح آیا ہے:

لوقرئ هذا الاسناد علی مجنون لافاق۔ (۲)

ایک اور جگہ اس طرح نقل ہوا ہے:

لوقرئ هذا الاسناد علی مجنون لبرئ من جنونه۔ (۳)

ایک جگہ اور نقل ہوا:

لوقرئ هذا الاسناد علی مجنون لافاق من جنونه۔ (۴)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے پر پڑھے جائیں تو وہ اس جنون سے شفا پا جائے گا۔

(۱) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۴-۵۹۵

(۲) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔

(۳) الامالی الخمیسہ، ج ۱، ص ۱۵، ح ۱۶۔

(۴) تعلیقہ برمسند الامام زید، ص ۴۴۱۔ الاعتصام بحبل الاسلام، ص ۲۰۶۔

یحییٰ بن حسین حسنی (۲۹۸ھ):

وہ حضرت امام رضاؑ کے صحیفہ کی اسناد کے بارے میں ہمیشہ کہتا تھا:

لوقریٰ هذا الاسناد فی اذن مجنون لافاق۔ (۱)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے کے کان میں پڑھے جائیں تو وہ شفا پا جائے گا۔

ابو نعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ):

وہ آنحضرتؐ کی اس حدیث کے متعلق ایک جامع بیان نقل کرتا ہے:

هذا حدیث ثابت مشہور بهذا الاسناد من رواية الطاهرین عن آبائهم الطیبین

وكان بعض سلفنا من المحدثین اذا روى هذا الاسناد قال: لوقریٰ هذا الاسناد

علی مجنون لافاق۔ (۲)

یہ حدیث ثابت اور ان اسناد کے ساتھ مشہور ہے کہ جو پاک و پاکیزہ حضرات نے اپنے

طیب و طاہر آباء و اجداد سے نقل کی ہے، ہمارے بعض گذشتہ محدثین جب ان اسناد کو نقل کرتے

تو کہتے تھے کہ یہ اگر کسی دیوانے پر پڑھے جائیں تو وہ عقلمند ہو جائے گا۔

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری شافعی (۴۶۵ھ):

وہ بھی اس حدیث کے بارے میں عجیب بات کہتا ہے کہ جس کی طرف ہم اشارہ کرتے ہیں

(۱) ریح الابرار و نصوص الاخبار، ج ۲، ص ۳۸۵، ج ۲۷۷۔

(۲) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ج ۳، ص ۱۹۲۔

اتصل هذا الحديث بهذا السند ببعض امراء السامانية فكتب بالذهب و اوصى ان يدفن معه في قبره ، فرئى في منام بعد موته فقيل : ما فعل الله بك ؟ فقال : غفر الله لى بتلفظى بلااله الا الله و تصديقى ان محمد ا رسول الله۔(۱)

یہ حدیث اسی سند کے ساتھ کسی سامانی بادشاہ (نوح بن منصور) کے پاس پہنچی اس نے حکم دیا کہ اس حدیث کو سونے سے تحریر کیا جائے اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد اس کو میرے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ آپ کے ساتھ کیا گذری؟ اس نے جواب دیا خداوند عالم نے مجھ کو کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے اور محمد رسول اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے بخش دیا ہے۔

ابوحامد محمد غزالی شافعی (۵۰۵ھ):

اس نے حدیث سلسلۃ الذهب کی تائید کے ساتھ ساتھ اس کی شرح و تفسیر بھی کی ہے۔ (۲)

---

(۱) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۳۔ جواہر العقیدین فی فضل الشرفین، ص ۳۳۴۔ مہمان نامہ بخارا، ص ۳۴۲۔ وسیلۃ الخادم الی الخدم در شرح صلوات چہار دہ معصوم، ص ۲۲۹۔ اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔ فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔ الاعتصام بحبل الاسلام، ص ۲۰۶۔

(۲) شرح حدیث سلسلۃ الذهب، یہ کتاب خطی ہے اور اس کا ایک نسخہ محمد یونس لائبریری ہندوستان میں ہے، دیکھیے: اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، ص ۲۳۷، شمارہ ۳۹۱۔

دیلمی شافعی (۵۰۹ھ):

وہ حدیث حسن کو صحیح جانتا ہے اور کہتا ہے:

هذا حدیث ثابت۔ (۱)

یہ حدیث ثابت ہے۔

زحشری حنفی (۵۳۸ھ):

وہ حدیث سلسلہ الذہب کی عظمت میں یحییٰ بن حسین حسنی کے قول کو نقل کرتا ہے کہ وہ

ہمیشہ کہتا تھا:

لوقریٰ هذا الاسناد فی اذن مجنون لافاق۔ (۲)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے کے کان میں پڑھے جائیں وہ یقیناً عقلمند ہو جائے گا۔

ابن قدامہ مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ):

قال بعض اهل العلم: لوقریٰ هذا الاسناد علی مجنون لبری۔ (۳)

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر یہ اسناد کسی دیوانے پر پڑھے جائیں وہ یقیناً شفا یاب ہو جائے

گا۔

(۱) فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹-۴۹۰۔

(۲) ربیع الابرار ونصوص الاخبار، ج ۲، ص ۷۹، ج ۳۴۶۔

(۳) التنبین فی انساب القرشیین، ص ۱۳۳۔



سبط ابن جوزی حنفی (۶۵۴ھ):

اس نے اس حدیث کی عظمت میں ابن قدامہ مقدسی حنبلی کے کلام کو دہرایا ہے اور کہتا ہے:

لوقریء هذا الاسناد على مجنون لبرئ- (۱)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے پر پڑھے جائیں وہ یقیناً عقلمند ہو جائے گا۔

زرندی حنفی (۷۵۷ھ):

وہ بھی حدیث حصن کی عظمت کے متعلق کہتا ہے:

اللهم اجعلنا من الآمنين من عذابك يوم الفزع الاكبر ، انك اعلى و اجل و

اجود و اكبر - (۲)

پروردگارا! ہم کو روز قیامت اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا کہ بیشک تو بلند مرتبہ، جلیل القدر

بخشنے والا اور بزرگ و برتر ہے۔

سیوطی شافعی (۹۱۱ھ):

وہ حدیث حصن کو صحیح جانتا ہے اور کہتا ہے:

حدیث صحیح - (۳)

(۱) تذکرۃ الخواص من الاممہ بذكر خصائص الأئمة، ص ۳۱۵۔

(۲) معارج الوصول الى معرفة فضل آل الرسول والتول، ص ۱۶۶۔

(۳) جامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، ص ۳۷۶، ج ۲، ص ۶۰۷۔

## نجی اصفہانی حنفی (۹۲۷ھ):

محققین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ان اسناد کے ساتھ اگر دیونے پر پڑھی جائے تو وہ شفیاب ہو جائے گا۔ (۱)

دوسری جگہ کہتا ہے:

یہ حدیث عظیم المرتبت ہے اور اسناد بہت ہی عمدہ و عالی ہیں یہاں تک کہ علماء کا بیان ہے: ایک محدث نے بخارا کے ایک بادشاہ کے دربار میں اس حدیث کو پڑھا، بادشاہ نے اس محدث سے درخواست کی کہ اس حدیث کو میرے لیے لکھے اور وصیت کی اس کے مرنے کے بعد اس کو میرے کفن میں رکھ کر دفن کر دینا۔ (۲)

عبدالواسع بن یحییٰ واسعی یمانی حنفی:

وہ بھی کہتا ہے: فما احق ان یکتب هذا المسند بالذہب لاشتماله علی السند

المسلسل بالسلسلۃ الطاہرۃ و العترۃ النبویۃ الفاخرۃ۔ (۳)

یہ حدیث کہ جو نبی اکرمؐ کی عترت طاہرہ اور پاک و پاکیزہ سلسلہٴ سند کے ساتھ درج ہے اس کا حق ہے کہ اس کو سونے سے لکھا جائے۔

(۱) وسیلۃ الخادم الی الخدم و شرح صلوات چہارہ معصوم، ص ۲۲۹۔

(۲) مہمان نامہ بخارا، ص ۳۴۲۔ وسیلۃ الخادم الی الخدم و شرح صلوات چہارہ معصوم، ص ۲۲۹۔

(۳) مسند الامام زید، ص ۴۴۱۔

## حدیث سلسلۃ الذهب کی برکت سے شفا پانا

اب تک اس حدیث شریف کے سلسلے میں اہل سنت کے نظریات بیان ہوئے لیکن اس کے تسلسل میں بیان کرتے ہیں کہ بعض اہل سنت نے اس دعویٰ (دیوانے و مجنون اور بیمار کے شفا پانے) کو عملی جامہ پہنایا ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث سلسلۃ الذهب سے بیماروں کا شفاء پانا مجربات میں سے ہے۔

### ابن خلکان شافعی کا واقعہ (۶۸۱ھ)

ان ابا دلف العجلی لما حجب مرض موته الناس عن الدخول اليه لثقل مرضه فاتفق انه افاق في بعض الايام ، فقال لحاجبه : من بالباب من المحاويج ؟ فقال عشرة من الاشراف ، وقد وصلوا من خراسان ، ولهم بالباب عدة ايام ، فاستدعاهم فرحب بهم ، و سألهم عن سبب قدمهم ، فقالوا ضاقت بنا الاحوال و سمعنا بكرمك فقصدناك ، فاخرج عشرين كيسا في كيس الف دينار ، و دفع لكل واحد منهم كيسين ، ثم اعطى كل واحد منهم مؤونة طريقه ، وقال : لاتمسكو الاكياس حتى تصلوا بها سالمة الى اهلكم ، و صرفوا هذا في مصالح الطريق ، ثم قال : لكتب لي كل واحد منكم خطه : بانه فلان بن فلان حتى ينتهي الى علي ابن ابي طالب ، و يذكر جدته فاطمة بنت رسول الله ثم يكتب : يا رسول الله اني وجدت اضاقة فقصدت ابا دلف العجلی ، فاعطاني الفی دينار كرامة لك و طلبا لمرضاتك و رجاء لشفاعتك ، فكتبوا و تسلم الاوراق و اوصی

من يتولى تجهيزه اذا مات ان يضع تلك الاوراق في كفنه حتى يلقي بها رسول  
الله ويعرض عليه۔ (۱)

ابودلف عجلی اپنے مرض موت میں مبتلا تھا تو اس نے لوگوں سے ملاقات بند کر دی پس جب  
کچھ افاقہ ہوا اس نے اپنے دربان سے سوال کیا کہ کون کون مجھ سے ملنے اور میری عیادت کو آیا  
؟ خادم نے جواب دیا دس افراد سادات خراسان سے آئے ہیں، ان کو کئی روز ہو چکے اور وہ ابھی  
تک آپ سے ملاقات کے منتظر ہیں۔ ابودلف نے ان کو بلوایا، خوش آمدید کہا اور ان کے آنے  
کا سبب معلوم کیا، انہوں نے جواب دیا ہمارے حالات خراب تھے زندگی سخت ہو چکی تھی ہم کو  
آپ کی بخشش و کرم کی اطلاع ملی لہذا آپ کے پاس آئے ہیں۔ ابودلف نے ہزار ہزار دینار کی  
بیس تھیلیاں نکالیں اور ان میں سے ہر ایک کو دو تھیلیاں دیں، پھر کچھ اور مقدار ہزینہ سفر کے طور  
پر ہر ایک کو دیا اور ان سے کہا کہ جب تک آپ اپنے وطن نہ پہنچ جاؤ ان تھیلیوں کو نہ کھولنا اور ان  
سے کہا کہ ہر ایک اپنے ہاتھ سے اپنا اور اپنے آباء و اجداد کے نام لکھیں یہاں تک کہ شجرہ علی ابن  
ابی طالب تک پہنچ جائے اور اپنی جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفیٰ کا بھی ذکر کریں،  
اور پھر لکھیں اے رسول خدا! ہمارے حالات خراب تھے زندگی سخت ہو چکی تھی ہم ابودلف کے  
پاس گئے اس سے مدد مانگی اس نے دو ہزار دینار ہم کو دیے اس امید کے ساتھ کہ آپ اس سے  
راضی رہیں اور اس کی شفاعت فرمائیں۔

(۱) وفیات الاعیان و انباء الزمان، ج ۴، ص ۷۷۔

ان لوگوں نے یہ جملے تحریر کیے، ابو دلف نے ان تحریروں کو لیا اور اپنے کفن و دفن کے متولی سے سفارش کی کہ ان اوراق کو اس کے کفن میں رکھ کر دفن دیا جائے تاکہ ان تحریروں کے ساتھ رسول اکرمؐ سے ملاقات کروں اور آپؐ کو دکھاؤں۔

سمہو دی نے اس واقعہ کو حدیث سلسلۃ الذهب کی شفا بخش اور معنوی برکتوں میں سے شمار کیا ہے اور اس کی تفصیل کو روایت حصن کے ذیل میں بیان کرتا ہے۔ (۱)

### نجی حنفی کی واقعہ (۹۲۷ھ)

اس حدیث شریف کی خاصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر خلوص دل سے اس روایت کی اسناد کو کسی ایسے مریض کے سر ہانے پڑھا جائے کہ جو مرنے والا ہو تو اگر اس کی موت میں تاخیر ہو تو یقیناً اس کا مرض دور اور وہ صحت مند ہو جائے گا میں نے اس حدیث کو کئی مرتبہ بہت سے مریضوں پر پڑھا اور تجربہ کیا ہے۔ (۲)

دوسری جگہ کہتا ہے:

اس حقیر و فقیر کا تجربہ ہے میں جس مریض کی بھی عیادت کو جاتا اور اس کی موت نہ پہنچی ہو تو میں صدق دل سے ان اسناد کو اس مریض پر پڑھتا تو اس کا اثر دیکھتا، مریض شفا پا جاتا فوراً صحت مند ہو جاتا یہ بات میری تجربہ شدہ ہے۔ (۳)

(۱) جواہر العقدرین فی فضل الشرفین، ص ۳۴۶-۳۴۷۔

(۲) مہمان نامہ بخارا، ص ۳۴۲۔

(۳) وسیلۃ الخادم الی الخدم و در شرح صلوات چہار دہ معصوم، ص ۲۲۹۔

## مخالفین حدیث

بعض افراد کا گمان ہے کہ حدیث سلسلہ الذہب کا راوی تنہا ابوصلت ہروی ہے اس کی تضعیف کرتے ہوئے اس کے ذریعہ تمام احادیث حتی حدیث حسن کو بھی بے اعتبار جانتے ہیں جب کہ یہ مطلب بے دلیل و بے بنیاد ادعا ہے جبکہ اہل سنت کے بزرگوں نے اس حدیث کو قبول کیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ابوصلت کے مقام کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

## دوسرا باب



حدیث ایمان







## متن روایت

حدیث سلسلۃ الذہب کا ایک اور متن حدیث حسن کے علاوہ بھی ہے جو درج ذیل ہے:

لما دخل علی بن موسی الرضا نيسابور علی بغلة شهباء فخرج علماء البلد فی طلبه منهم یحیی بن یحیی ، اسحاق بن راهویہ ، احمد بن حرب ، محمد بن رافع ، فتعلقوا بلجام دابته فقال له اسحاق : بحق آبائك حدثنا - فقال : الايمان معرفة بالقلب و اقرار باللسان وعمل بالاركان - (۱)

حضرت امام رضا جب شہر نیشاپور میں داخل ہوئے، خاک کی رنگ کے نچر پر سوار تھے علماء شہر جیسے یحیی بن یحیی، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، محمد بن رافع نے بڑھ کر استقبال کیا، امام کی سواری کی لگام تھام لی پھر اسحاق بن راہویہ نے عرض کی: آپ کو اپنے آباء طاہرین کا واسطہ ہمارے لیے حدیث بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ایمان، دل سے جاننے، زبان سے اقرار کرنے اور اعضاء و جوارح سے عمل انجام دینے کا نام ہے۔

---

(۱) سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۲۵، ج ۲۵، باب الايمان۔ اور دیکھیے: کشف الخفاء و مزیل الالباس عما اشتر من الاحادیث علی السنۃ الناس، ج ۱، ص ۲۲۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشدیدۃ الموضوعۃ، ج ۱، ص ۱۵۲۔

## راوی حضرات

یہ حدیث بھی انہی احادیث میں سے ہے کہ جس کو علماء اہل سنت نے حدیثِ حصن کی طرح بہت زیادہ نقل کیا ہے اور اس کی تائید میں بہت زیادہ کلمات و عبارات مذکور ہیں متعدد حیرتناک واقعات اس کے ذیل میں ذکر کیے ہیں، یہاں پر اس حدیث کے نقل کرنے والے افراد کا تذکرہ بالترتیب حضرت امام رضا کے زمانے سے عصر حاضر تک بیان کیا جائے گا۔

یہ واضح رہے کہ تیسری صدی ہجری کے ان دس ہزار، بیس ہزار یا تیس ہزار راویوں و کا تبوں میں سے عصر حاضر میں صرف اڑتالیس (۴۸) راویوں کی روایات مختلف بیانات کے ساتھ باقی رہ گئی ہیں۔

## تیسری صدی:

یحییٰ بن یحییٰ (۲۲۶ھ) (۱)

احمد بن حرب نیشاپوری (۲۳۳ھ) (۲)

ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی (۲۳۶ھ) (۳)

---

(۱) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

(۲) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامۃ بذکر خصائص الآئمۃ،

ص ۳۱۵۔

(۳) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۶، ص ۱۰۰۔

اسحاق بن راهویہ مروزی (۲۳۸ھ) (۱)

محمد بن اسلم کندی طوسی (۲۳۲ھ) (۲)

محمد بن رافع قشیری (۲۴۵ھ) (۳)

ابوزرعہ رازی (۲۶۱ھ) (۴)

ابن ماجہ قزوینی (۲۷۵ھ) (۵)

محمد بن سہل بن عامر بجلی (۶)

محمد بن زیاد سلمی (۷)

-----  
(۱) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔

(۲) شعب الایمان، ج ۱، ص ۴۸، ح ۱۷۔ الاعتقاد والهدایہ الی سبیل الرشاد، ص ۱۸۰۔

(۳) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامتہ بذکر خصائص الآئمۃ، ص ۳۱۵۔

(۴) معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والتبوت، ص ۱۶۴۔

(۵) سنن ابن ماجہ، ج ۱، باب الایمان، ص ۲۵، ح ۶۵۔

(۶) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ح ۱۰۰۷۔

(۷) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ح ۱۰۰۷۔

داؤد بن سلیمان قزوینی

علی بن ازہر سرحسی

ہیشم بن عبداللہ (۱)

احمد بن عباس صنعانی (۲)

احمد بن عامر طائی (۳)

چوتھی صدی

دولابی حنفی (۳۱۰ھ) (۴)

ابوبکر آجری شافعی (۳۶۰ھ) (۵)

طبرانی حنبلی (۳۶۰ھ) (۶)

دارقطنی شافعی (۳۸۵ھ) (۷)

(۱) نیتوں مذکورہ موارد اکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۲، ص ۳۴۲ میں موجود ہیں۔

(۲) اکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۱، ص ۱۹۸۔

(۳) الکشف الحیث، ص ۴۹-۲۲۰۔

(۴) الکنی الاسماء، ج ۱، ص ۴۷۸-۴۷۹، ج ۱۶۹۸۔

(۵) الاربعین حدیثاً، ص ۴۷، ج ۱۲۔

(۶) المعجم الاوسط، ج ۴، ص ۳۶۳، ج ۶۲۵-۶۲۴، ج ۶، ص ۲۲۲، ج ۸۵۸۰۔

(۷) المؤتلف والمختلف، ج ۲، ص ۱۱۱۵۔

## پانچویں صدی

- (۱) ابن مردویہ اصفہانی (۴۱۰ھ)
- (۲) منصور بن حسین آبی (۴۲۱ھ)
- (۳) ابو نعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ)
- (۴) بیہقی شافعی (۴۵۸ھ)
- (۵) خطیب بغدادی شافعی (۴۶۳ھ)
- (۶) شجری جرجانی حنفی (۴۹۹ھ)

## چھٹی صدی

- (۷) ابو حامد محمد غزالی شافعی (۵۰۵ھ)

(۱) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ج ۶، ص ۱۰۰۔

(۲) نثر الدرر، ج ۱، ص ۳۶۲۔

(۳) تاریخ اصہبان (ذکر اخبار اصفہان)، ج ۱، ص ۱۷۴، شماره ۱۷۳۔

(۴) شعب الایمان، ج ۱، ص ۴۷-۴۸، ج ۱۶ و ۱۷۔

(۵) تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۲۵۵-۲۵۶، ج ۹، ص ۳۸۵-۳۸۶، ج ۱۱، ص ۴۷۔

(۶) الامالی الخمیسہ، ج ۱، ص ۱۳، ج ۶، ص ۱۴-۱۵، ج ۱۵۔

(۷) شرح حدیث سلسلۃ الذہب، یہ کتاب خطی ہے اور اس کا ایک نسخہ محمدیہ لائبریری ہندوستان میں ہے،

دیکھیے: اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، ص ۲۳۷، شماره ۳۹۱۔

ابن شیرویہ دیلمی شافعی (۵۰۹ھ) (۱)

ابن عساکر دمشقی شافعی (۵۷۱ھ) (۲)

ابن جوزی حنبلی (۵۹۷ھ) (۳)

ساتویں صدی

ابن قدامہ مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ) (۴)

رافعی قزوینی شافعی (۶۲۳ھ) (۵)

سبط ابن جوزی حنفی (۶۵۴ھ) (۶)

ابن ابی الحدید معتزلی شافعی (۶۵۶ھ) (۷)

موصلی شافعی (۶۶۰ھ) (۸)

(۱) فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، ج ۱، ص ۱۴۸، ج ۳۷۱۔

(۲) تاریخ دمشق الكبير، ج ۴۶، ص ۱۲۶-۱۲۷، ج ۱۰۰۶۶، شماره ۵۱۳۶۔

(۳) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

(۴) التبيين فی انساب القرشيين، ص ۱۳۳۔

(۵) التدوين فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۲۱۳۔

(۶) تذکرۃ الخواص من الامۃ بذکر خصائص الآئمة، ص ۳۱۵۔

(۷) شرح نوح البلاغ، ج ۱۹، ص ۵۱، حکمت ۲۲۳۔

(۸) النعم المقيم لعزۃ النبأ العظیم، ص ۳۹۴۔

### آٹھویں صدی

- (۱) ابن منظور افریقی (۱۱ھ) (۱)
- مزی شافعی (۴۲ھ) (۲)
- ذہبی شافعی (۴۸ھ) (۳)
- زرندی حنفی (۵۷ھ) (۴)
- صفدی شافعی (۶۴ھ) (۵)

### نویں صدی

- محمد بن محمد جزری شافعی (۸۳۳ھ) (۶)
- ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ) (۷)

---

(۱) مختصر تاریخ دمشق، ج ۱۸، ص ۱۵۹، شمارہ ۸۔

(۲) تحفۃ الاشراف، بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۶، ص ۱۰۰۔ مصباح الزجاجة فی زوائد سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۲۱-۱۲۲، ج ۲۳۔

(۳) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۶، ص ۹۲، شمارہ ۴۰۹۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۵، ص ۴۰۰۔

(۴) معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والقبول، ص ۱۶۴۔

(۵) الوافی الوفیات، ج ۲۲، ص ۲۵۰۔

(۶) اتنی المطالب فی مناقب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ص ۱۲۲-۱۲۶۔

(۷) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶، شمارہ ۶۱۹۔

عبدالرحمن صفوری شافعی (۸۹۴ھ) (۱)

دسویں صدی

سمہودی شافعی (۹۱۱ھ) (۲)

سیوطی شافعی (۹۱۱ھ) (۳)

ابن حجر عسقلانی شافعی (۹۷۴ھ) (۴)

متقی ہندی (۹۷۵ھ) (۵)

گیارہویں صدی

عبدالرؤف مناوی شافعی (۱۰۳۱ھ) (۶)

(۱) نزہۃ المجالس و منتخب النفاہس، ج ۱، ص ۲۳۔

(۲) جواہر العقیدین فی فضل الشرفین، ص ۳۲۵-۳۲۶۔

(۳) جامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، ص ۱۸۵، ج ۳۰۹۴ و ۳۰۹۵۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ج ۶، ص ۱۰۰۔

(۴) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۵۔

(۵) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱، ص ۲۷۳-۲۷۴، ج ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲۔

(۶) فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۳، ص ۱۸۵۔



### بارہویں صدی

میرزا محمد خان بدخشی ہندی حنفی (۱)

تیرہویں صدی اور اس کے بعد

قندوزی حنفی (۱۲۹۴ھ) (۲)

محمد بن یوسف حفصی عدوی (۱۳۳۲ھ) (۳)

سید محمد طاہر ہاشمی شافعی (۱۴۱۲ھ) (۴)

عبدالعزیز بن اسحاق بغدادی حنفی (۵)

### طرق روایت

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ بعض افراد محض یہ تصور کرتے ہیں کہ حدیث سلسلۃ الزہب کا راوی تنہا ابوصلت ہروی ہے اس کو ضعیف قرار دینا چاہتے ہیں تاکہ تمام احادیث کہ جو ابوصلت سے مروی ہیں ان کو بے اعتبار ثابت کریں۔

---

(۱) مفتاح الجنانی مناقب آل عبا، ص ۱۸۰۔

(۲) ینایج المودۃ لذوی القرابی، ج ۳، ص ۱۲۳-۱۲۴۔

(۳) جامع الشمیل فی حدیث خاتم الرسل، ج ۱، ص ۳۰۔

(۴) مناقب اہل بیت از دید گاہ اہل سنت، ص ۲۰۲۔

(۵) مسند الامام زید، ص ۴۴۳۔

جب کہ یہ واضح ہے کہ ابوصلت کا مقام اہل سنت کے جید علماء کے نزدیک ان تہمتوں سے کہیں بلند و بالا ہے۔

اسی طرح طبرانی حنبلی کے نظریہ کے برخلاف کہ اس کا دعویٰ ہے: حدیث ایمان فقط ابوصلت ہروی نے امام رضا سے نقل کی ہے۔ (۱) یہاں پر یہ نکتہ بیان کرنا ضروری ہے کہ حدیث ایمان فقط ابوصلت ہروی پر منحصر و موقوف نہیں ہے بلکہ دارقطنی شافعی، ابن عدی جرجانی (۲)، رافعی قزوینی شافعی (۳) اور مزنی شافعی (۴) کے بقول اس حدیث شریف کی اسناد متعدد ہیں۔

دارقطنی شافعی حضرت امام رضا سے حدیث ایمان نقل ہونے کے سلسلے میں اسناد و طرق کے متعلق کاملًا انصاف سے کہتا ہے:

(۱) ”الطبرانی الحنبلی: حدثنا محمد بن علی الصائغ قال: حدثنا عبد السلام بن صالح الهروی قال: حدثنا علی بن موسی عن آبائه عن علی قال: قال رسول الله: الايمان معرفة بالقلب و اقرار باللسان و عمل بالاركان، لا يروى هذا الحديث عن علي الا بهذا الاسناد تفرد به عبد السلام بن صالح“، دیکھیے: المجموع الاوسط، ج ۴، ص ۳۶۴، ج ۲، ص ۶۲۵۔

”الطبرانی الحنبلی: حدثنا معاذ، حدثنا عبد السلام بن صالح الهروی --- لم يرو هذا الحديث عن موسى بن جعفر الا عبد السلام ولا يروى عن علي الا بهذا الاسناد“، دیکھیے: المجموع الاوسط، ج ۶، ص ۲۲۲، ج ۲، ص ۸۵۸۔

(۲) الكامل في ضعفاء الرجال، ج ۲، ص ۳۴۲۔

(۳) التدوين في اخبار قزوین، ج ۱، ص ۱۶۷-۱۶۸ و ۱۶۹۔

(۴) تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۶، ص ۱۰۰۔

فی نسخ کثیرة عندنا بهذا الاسناد۔ (۱)

اس اسناد کے متعدد نسخے ہمارے پاس ہیں۔

یہاں پر کچھ راویوں وطرق کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

۱- عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی

۲- محمد بن سہل بن عامر بجلی

۳- محمد بن زیاد سلمی

مزی شافعی ابن ماجہ کے ذریعہ ابوصلت کی روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے:

و تابعه محمد بن سہل بن عامر البجلی و محمد بن زیاد السلمی من علی بن

موسی الرضا۔ (۲)

عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی کا اتباع کرتے ہوئے محمد بن سہل بن عامر بجلی اور محمد بن

زیاد سلمی نے بھی حضرت امام رضا سے روایت نقل کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی شافعی نے بھی حدیث ایمان کی تائید میں دوسری طرق و اسناد کے ذریعہ اس

حدیث کو امام رضا کے علاوہ امام موسی کاظم سے نقل کیا ہے۔ (۳)

(۱) المؤتلف والمختلف، ج ۲، ص ۱۱۱۵۔

(۲) تحفۃ الاشراف بمعرفة الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۶، ص ۱۰۰۷۔

(۳) تحفۃ الاشراف بمعرفة الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۶، ص ۱۰۰۷۔

مزی شافعی دوسری جگہ ابوصلت ہروی کے دفاع میں کہتا ہے:

روی ابن ماجہ هذا الحديث (حدیث ایمان) وقد وقع لنا عنه عالیا جداً --  
رواه محمد بن اسماعيل الاحمسي و سهل بن زنجلة الرازي عنه فوقع لنا بدلاً  
عالياً بدرجتين -

ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کی سند بہت عمدہ ہے اس کو محمد بن اسماعیل الحمسی اور سہیل بن زنجلہ رازی نے ابوصلت سے نقل کیا ہے کہ جو دو درجہ بلند تر ہمارے لیے ثابت ہے۔ اسی کے تسلسل میں دوسرے دو طرق سے حدیث ایمان حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ کے ذریعہ بھی نقل ہوئی ہے کہ جو ابوصلت کے کلام کی تائید میں کہتا ہے:

تابعه الحسن بن علي التميمي الطبرستاني عن محمد بن صدقه العنبري عن  
موسى بن جعفر و تابعه احمد بن عيسى بن علي بن الحسين بن علي بن الحسين  
بن علي ابن ابى طالب العلوي عن عباد بن صهيب عن جعفر بن محمد - (۱)  
ابوصلت ہروی کا اتباع کیا ہے حسن بن علی تمیمی طبرستانی نے محمد بن صدقہ العنبری سے  
اور اس نے امام موسیٰ بن جعفر سے۔ اور ابوصلت ہروی کا اتباع کیا ہے احمد بن عیسیٰ بن علی بن  
حسین بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علوی نے عباد بن صہیب سے اور اس نے امام  
جعفرؑ بن محمد سے نقل کیا ہے۔

---

(۱) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۲۶۵، شمارہ ۳۰۰۳۔

۴- محمد بن اسلم کندی طوسی

بیہقی شافعی نے بھی اس روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسلم کندی سے نقل کیا ہے۔ (۱)

۵- داؤد بن سلیمان قزوینی

۶- علی بن ازہر سرخسی

۷- ہیشم بن عبداللہ

ابن عدی جرجانی شافعی ”حسن بن علی بن صالح عدوی بصری“ کا احوال زندگی تحریر کرتے ہوئے جب حدیث ایمان تک پہنچتا ہے تو کہتا ہے: وهذا عن علی بن موسی الرضا قد رواه عنه ابو صلت و داؤد بن سلیمان الغازی القزوینی و علی بن الازہر السرخسی و غیرہم و هؤلاء اشہر من الہیشم بن عبداللہ الذی روی عنہ العدوی۔۔۔ (۲)

اس حدیث کو ابو صلت ہروی، داؤد بن سلیمان غازی قزوینی اور علی ابن ازہر سرخسی وغیرہ نے حضرت امام رضا سے نقل کیا ہے اور یہ حضرات ہیشم بن عبداللہ سے کہ جو عدوی سے روایت نقل کرتا ہے زیادہ مشہور ہیں۔

۸- احمد بن عباس صنعانی

ابن عدی جرجانی شافعی نے احمد بن عباس صنعانی کے طریق سے نقل کیا ہے۔ (۳)

(۱) شعب الایمان، ج ۱، ص ۲۸، ح ۱۷۔ الاعتقاد والہدایہ الی سبیل الرشاد، ص ۱۸۰۔

(۲) الکامل فی ضعف الرجال، ج ۲، ص ۳۴۲۔

(۳) الکامل فی ضعف الرجال، ج ۱، ص ۱۹۸۔

۹- احمد بن عامر طائی

ابوالوفاء حلبی نے اپنی کتاب میں اس طریق روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱)

۱۰- اسحاق بن راہویہ

۱۱- محمد بن رافع

۱۲- احمد بن حرب (۲)

۱۳- یحییٰ بن یحییٰ (۳)

۱۴- ابوزرعہ رازی (۴)

یہ چودہ افراد وہ ہیں کہ جنہوں نے مستقیم حدیث ایمان کو حضرت امام رضا سے نقل کیا ہے۔ یہ بات بھی قابل عرض ہے کہ حدیث ایمان حضرت امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ اور صحابہ و تابعین سے بھی اسی مضمون کے ساتھ نقل ہوئی ہے کہ جو نہ صرف حدیث ایمان کے جعلی نہ ہونے اور بعض علماء کے تعصب، بے دلیل تضعیف اور حدیث کو بے اعتبار ثابت کرنے پر دلیل نہیں ہے بلکہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی طرف راہنمائی ہے۔

(۱) الکشف الحیث، ص ۲۲۰ و ۲۲۹۔

(۲) تینوں مذکورہ بالا موارد: المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔ تذکرۃ الخواص من الامۃ بذکر

خصائص الآئمة، ص ۳۱۵ میں موجود ہیں۔

(۳) المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

(۴) معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والتبول، ص ۱۶۴۔

۱- محمد بن صدقہ عنبری:

مزی شافعی کہتا ہے: اس نے حدیث ایمان کو حضرت امام موسیٰ کاظم سے نقل کیا ہے۔ (۱)

۲- عباد بن صہیب:

مزی شافعی کہتا ہے: عباد نے حدیث ایمان کو حضرت امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے (۲)

۳- مالک بن انس

۴- حماد بن زید

۵- احمد بن ابی خیشمہ

۶- عبداللہ بن احمد بن حنبل

محمد بن محمد جزری شافعی نے حدیث ایمان کی تائید اور اس کے جعلی نہ ہونے کے سلسلے میں حضرت امام رضاؑ کے علاوہ چار طریقوں سے نقل کیا ہے اور نہ صرف ان چار افراد پر اکتفاء کیا بلکہ حدیث کو متواتر جانا ہے اور کہتا ہے: ”وروی جماعۃ“۔ (۳)

---

(۱) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۵، شمارہ ۴۰۰۳۔

(۲) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۵، شمارہ ۴۰۰۳۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ج ۱۰۰۷۔

(۳) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ص ۱۲۲-۱۲۶۔

۷۔ علی بن غراب

سیوطی شافعی نے بھی اس حدیث کا دفاع کرتے ہوئے روایت کو علی بن غراب کے طریق

سے نقل کیا ہے۔ (۱)

۸۔ ابوققادہ، حارث بن ربیع انصاری صحابی

۹۔ عایشہ

ان دو طریقوں سے کنانی شافعی نے نقل کرتے ہوئے حدیث ایمان کو صحیح مانا ہے۔ (۲)

روایت ایمان کے متعلق اہل سنت کے نظریات

حدیث ایمان کے متعلق دو نظریے پائے جاتے ہیں

بعض افراد کا یہ گمان ہے کہ حدیث ایمان کو فقط ابوصلت ہروی نے نقل کیا ہے اور ابوصلت کی شخصیت کی تضعیف کر کے اس حدیث کو بے اعتبار کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ یہ انشاء اللہ بعد میں آئے گا کہ اولاً ابوصلت ہروی کی تضعیف بے دلیل ادعی اور بے نتیجہ کوشش ہے چونکہ خود علماء و مشائخ اہل سنت کے نزدیک ابوصلت کی شخصیت قابل اعتماد ہے۔

ثانیاً روایت ایمان کو فقط ابوصلت نے نقل نہیں کیا بلکہ دوسرے افراد نے بھی اس حدیث کو حضرت امام رضا سے نقل کیا ہے۔

(۱) اللئالی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعية، ج ۱، ص ۳۸۔

(۲) تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشیعیة الموضوعية، ج ۱، ص ۱۵۲۔



ان افراد کے مقابل، بہت سے علماء اہل سنت نے ابو صلت ہر وی کی شخصیت کا دفاع کرتے ہوئے اس حدیث کو حدیث حصن کی طرح تقویت دی ہے اور راوی و روایت دونوں کو اعتبار بخشا ہے بلکہ بعض حضرات تو اس حدیث کے سلسلہ سند کو شفاء بخش جانتے ہیں اور بعض نے اس حدیث کی سند سے شفاء یابی کا تجربہ بھی حاصل کیا ہے۔

### مواقفین

اس نظریے میں علماء و بزرگان اہل سنت کی دو طرح کی تائید پیش کی جائے گی۔

اول: حدیث ایمان کے متعلق تائیدات و اظہار نظر۔

دوم: عملی تائیدات، یعنی ان لوگوں کے نظریات کہ جنہوں نے صرف اظہار نظر ہی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ حدیث ایمان کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی سند کو شفاء بخش جانا اور شفاء یابی کا تجربہ بھی کیا ہے جیسے ابو حاتم رازی شافعی کہ جس کا دعویٰ ہے کہ احمد بن حنبل نے ایسا کیا ہے اور مریض نے حدیث سلسلۃ الذہب کی سند سے شفاء پائی ہے۔

محمد بن ادریس شافعی (۲۰۴ھ):

محمد بن ادریس شافعی فقہ اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک ہے اس نے اس حدیث کو قبول کیا ہے اور اس کی شرح کی ہے۔ (۱)

(۱) معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والبتول، ص ۱۶۴۔

عبداللہ بن طاہر (۲۳۰ھ):

وہ خراسان، جرجان (گرگان)، ری و طبرستان (مازندران) کا حاکم تھا۔

اس کا بیٹا محمد بن عبداللہ کہ جو شاعر و ادیب ہے کہتا ہے: میں ایک روز اپنے باپ کے پاس کھڑا تھا احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور ابوصلت ہر وی بھی ہمارے پاس موجود تھے، میرے باپ نے کہا: ”لیحدثنی کل رجل منکم بحدیث“ آپ میں سے ہر ایک میرے لیے کوئی حدیث بیان کریں۔ ابوصلت نے حدیث ایمان کو سلسلۃ الذہب والی سند کے ساتھ نقل کرتے ہوئے بیان کیا۔ محمد بن عبداللہ کہتا ہے: بعض حاضرین نے تعجب اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کے متعلق کہا:

ما هذا الاسناد

یہ کیا سلسلہ سند ہے!

میرے باپ نے ان کے جواب میں کہا:

هذا سعوط المجانین ، اذا سعط به المجنون برأ۔ (۱)

یہ سند دیوانوں کے لیے دوا ہے کہ جب کوئی دیوانہ اس دوا کو استعمال کرے تو شفا پا جائے گا۔ ظاہر تعجب کرنے والا فرد احمد بن حنبل ہے اس لیے کہ حضرت امام رضاؑ کی نیشاپور تشریف آوری پر اسحاق بن راہویہ نے یہ سلسلہ سند سنا تھا لہذا اس کے لیے کوئی تعجب کا مقام نہیں تھا۔

(۱) تاریخ بغداد، ج ۵، ص ۴۱۸-۴۱۹، شمارہ ۲۹۳۲۔

ابوصلت ہروی (۲۳۶ھ):

ابوصلت ہروی کہتا ہے:

لو قرئ هذا الاسناد علی مجنون لافاق۔ (۱)

اگر اس اسناد کو کسی دیوانے پر پڑھا جائے تو وہ شفاء پا جائے گا۔

احمد ابن حنبل (۲۴۱ھ):

وہ اہل سنت کے چار فقہی اماموں میں سے ایک ہے، کہتا ہے:

لو قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبرئ من جنونه۔ و قيل: انه قرأه علی

مصروع فافاق۔ (۲)

اگر ان اسناد کو کسی دیوانے پر پڑھوں تو وہ اس دیوانگی سے افاقہ پا جائے اور عاقل ہو جائے

۔ اور کہا گیا ہے کہ اس نے ایک ایسے شخص پر پڑھا تو وہ شفا پا گیا۔

دوسری جگہ اس طرح آیا ہے:

لو قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبرئ من جننته۔ (۳)

اگر ان اسناد کو کسی دیوانے پر پڑھوں تو وہ اس دیوانگی سے افاقہ پا جائے اور عاقل ہو جائے۔

(۱) سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۲۵۔

(۲) نزہۃ المجالس و منتخب النفائس، ج ۱، ص ۲۳۔

(۳) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۵۔ جواہر العقدرین فی فضل الشرفین، ص ۳۴۶۔ نثر الدرر، ج ۱،

ص ۳۶۲۔

ابن ماجہ قزوینی (۲۷۵ھ):

ابن ماجہ بھی اس حدیث کو ابوصلت ہروی سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

لوقریء هذا الاسناد علی مجنون لافاق۔ (۱)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے پر پڑھے جائیں تو وہ شفا پا جائے گا۔

ابوحاتم رازی شافعی (۲۷۷ھ):

عبدالرحمن بن ابی حاتم اپنے باپ ابوحاتم سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

انه (احمد بن حنبل) قرأه علی مصروع فافاق۔ (۲)

بیشک اس نے ایک دیوانے پر ان اسناد کو پڑھا وہ شفا پا گیا۔

یحییٰ بن حسین حسنی (۲۹۸ھ):

وہ حضرت امام رضاؑ کے صحیفہ کی اسناد کے بارے میں ہمیشہ کہتا تھا:

لوقریء هذا الاسناد فی اذن مجنون لافاق۔ (۳)

اگر یہ اسناد کسی دیوانے کے کان میں پڑھے جائیں تو وہ شفا پا جائے گا۔

---

(۱) سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۲۵۔

(۲) نثر الدرر، ج ۱، ص ۳۶۳۔ جامع الشمائل فی حدیث خاتم الرسل، ج ۱، ص ۳۰۔

(۳) ریح الابرار و نصوص الاخبار، ج ۴، ص ۷۹، ج ۳۶۶۔

ابوبکر محمد بن حسین آجری شافعی (۳۶۰ھ):

وہ یقین و اطمینان کے ساتھ کہتا ہے:

هذا الاسناد اصل كبير في الايمان عند الفقهاء المسلمين قديماً و حديثاً و هو موافق لكتاب الله عزو جل ، لا يخالف هذا الامر الا مرجى خبيث مهجور مطعون عليه في دينه وانا ابين معنى هذا ليعلمه جميع من نظر فيه نصيحة للمؤمنين۔ (۱)

یہ حدیث متقدمین و متاخرین فقہاء مسلمین کے نزدیک باب ایمان میں ایک اہم ترین اصل ہے کہ جو قرآن کریم سے کاملاً مطابقت رکھتی ہے، اس امر میں انسان خبیث و مطرود و بے دین کے علاوہ کوئی بھی مخالفت نہیں کر سکتا، میں ابھی اس کی توضیح و تشریح کرتا ہوں کہ جو لوگ بھی اس حدیث میں دقت نظر سے کام لیتے ہیں سمجھ لیں اور یہ مؤمنین کے لیے نصیحت قرار پائے۔ وہ اس حدیث کو قرآن و سنت کے مطابق قرار دیتے ہوئے صحیح جانتا ہے۔

دارقطنی شافعی (۳۸۵ھ):

اگرچہ اس کے لیے مشہور ہے کہ وہ ابوصلت کا مخالف ہے لیکن اس نے اصل روایت کو قبول کیا ہے اور حدیث ایمان کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے:

(۱) الاربعین حدیثاً، ص ۴۷، ج ۱۲۔

فی نسخ كثيرة عندنا عنه بهذا الاسناد۔ (۱)

ابوصلت سے اس روایت کے متعدد نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔

منصور بن حسین آبی (۲۲۱ھ):

وہ اس حدیث کی عظمت میں احمد بن حنبل و ابو حاتم رازی شافعی کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ (۲)

ابو نعیم اصفہانی شافعی (۲۳۰ھ):

ابو نعیم اصفہانی بھی اس حدیث کے متعلق احمد بن حنبل سے ایک جامع و تعجب خیز بیان نقل

کرتے ہوئے کہتا ہے:

قال لی احمد بن حنبل: ان قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبریء من جنونہ

وما عیب هذا الحدیث الا حودة اسنادہ۔ (۳)

احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا: اگر اس حدیث کی اسناد کو کسی دیوانے پر پڑھو تو اس کی دیوانگی

ختم ہو جائے گی اور اس حدیث میں عیب یہی ہے کہ اس کے اسناد بہت پاک ہیں۔

بیہقی شافعی (۴۵۸):

اس نے حدیث ایمان کو نقل کرتے ہوئے اس کو قبول کیا ہے۔

(۱) المؤلف والمختلف، ج ۲، ص ۱۱۱۵۔

(۲) نثر الدرر، ج ۱، ص ۳۶۲۔

(۳) تاریخ اصیہان (ذکر اخبار اصفہان)، ج ۱، ص ۱۷۴، شماره ۱۷۳۔

اور اس حدیث کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے اس سلسلہ میں دوسری احادیث نبوی سے استفادہ کیا ہے۔ (۱)

شجرى جرجانى حنفى (۴۹۹ھ):

شجرى جرجانى بھى اپنى اسناد کے ساتھ ابو حاتم و عبد السلام (ابو صلت) سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

هذا الاسناد لوقرى فى اذن مجنون لبرى۔ (۲)

ابو حامد محمد غزالي شافعى (۵۰۵ھ):

اس نے حدیث سلسلۃ الذہب کی تائید کے ساتھ ساتھ شرح و تفسیر بھی کی ہے۔ (۳)

زخشرى حنفى (۵۳۸ھ):

وہ حدیث سلسلۃ الذہب کی عظمت میں یحییٰ بن حسین حسنی کے قول کو نقل کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ کہتا تھا:

---

(۱) شعب الایمان، ج ۱، ص ۴۷-۴۸، ج ۲، ص ۱۶۷-۱۷۱۔

(۲) الامالی الثمینیہ، ج ۱، ص ۱۳، ج ۲۔

(۳) شرح حدیث سلسلۃ الذہب، یہ کتاب خطی ہے اور اس کا ایک نسخہ محمد یہ لاجپوری ہندوستان میں ہے، دیکھیے: اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، ص ۲۳۷، شمارہ ۳۹۱۔

لوقریٰ هذا الاسناد فی اذن مجنون لافاق۔ (۱)  
اگر یہ اسناد کسی دیوانے کے کان میں پڑھے جائیں وہ یقیناً عقلمند ہو جائے گا۔  
ابن قدامہ مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ):

قال بعض اهل العلم: لوقریٰ هذا الاسناد علی مجنون لبریء۔ (۲)  
بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر یہ اسناد دیوانے پر پڑھے جائیں وہ یقیناً شفا یاب ہو جائے گا۔  
سبط ابن جوزی حنفی (۶۵۴ھ):

انہوں نے اس حدیث کی عظمت میں ابن قدامہ مقدسی حنبلی کے کلام کو دہرایا ہے اور کہتا ہے:

لوقریٰ هذا الاسناد علی مجنون لبریء۔ (۳)  
اگر یہ اسناد کسی دیوانے پر پڑھے جائیں وہ یقیناً عقلمند ہو جائے گا۔  
جمال الدین مزنی شافعی (۷۴۲ھ):

روی له ابن ماجه هذا الحدیث وقد وقع لنا عنه عالیاً جداً۔ (۴)  
ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا، اس کی سند بہت عالی اور ہمارے لیے ثابت ہے۔

- 
- (۱) ربيع الا برار ونصوص الاخبار، ج ۴، ص ۷۹، ج ۳۴۶۔
  - (۲) التبيين في انساب القرشيين، ص ۱۳۳۔
  - (۳) تذكرة الخواص من الامم بذكر خصائص الائمة، ص ۳۱۵۔
  - (۴) تهذيب الكمال في اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۵، شمارہ ۴۰۰۳۔



پھر اس روایت کے تمام اسناد و طرق کو بیان کرتا ہے۔

ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ):

ابن حجر عسقلانی شافعی نے بھی حدیث ایمان کی تائید میں حضرت امام رضاؑ کے علاوہ دوسرے طریق سے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے بھی نقل کیا ہے۔ (۱)

محمد بن محمد جزری شافعی (۸۳۳ھ):

حدیث حسن اللفظ و المعنی ، رجال اسنادہ ثقات غیر عبدالسلام بن صالح الہروی و هو خادم الامام علی بن موسی الرضا ، فانهم ضعفوه مع صلاحه وقد روى ايضاً عن مالك و حماد بن زيد و روى عنه احمد بن ابى خثيمة و عبد الله ابن الامام احمد و جماعة --- وفي الجملة حيث صح السند الى احد هذه الذرية الطاهرة اما صحيح او حسن او صالح يحتج به --- (۲)

یہ حدیث لفظ و معنی کے اعتبار سے حسن و قابل قبول ہے اس کے رجال سند بھی ابوصلت ہروی کے علاوہ سب ثقہ ہیں کہ وہ امام رضاؑ کا خادم تھا اور اس کے یہاں صلاحیت و شائستگی کے باوجود بھی علماء نے اس کی تضعیف کی ہے، اس روایت کو مالک اور حماد بن زید نے بھی نقل کیا ہے کہ اس نے احمد بن ابی خثیمہ، عبداللہ بن امام احمد بن حنبل و محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۱) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، ج ۷، ص ۳۶۶، ح ۱۰۰۷۔

(۲) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ص ۱۲۲-۱۲۶۔

-- بہر حال جب بھی کوئی روایت سلسلہ سند کے اعتبار سے صحیح ہوتے ہوئے اہل بیت اطہار کے کسی فرد تک پہنچ جائے تو وہ حدیث یا صحیح ہے یا حسن ہے یا یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ اس سے احتجاج کیا جائے۔

عبدالرحمن صفوری شافعی (۸۹۴ھ):

وہ اس حدیث کی عظمت میں احمد بن حنبل و ابو حاتم رازی شافعی کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ (۱)

سیوطی شافعی (۹۱۱ھ):

وہ حدیث مذکورہ کی تقویت میں کہتا ہے:

والحق انه ليس بموضوع۔ (۲)

حق یہ ہے کہ یہ حدیث گھڑی ہوئی و جعلی نہیں ہے۔

اور اس حدیث کی تائید میں اس حدیث کے دوسرے طرق بھی نقل کرتا ہے۔ (۳)

ابوالحسن علی بن محمد کنانی شافعی (۹۶۳ھ):

وہ دو مرحلوں میں اس روایت کی صحت کو ثابت کرتا ہے، پہلے مرحلے میں ابوصلت کی شخصیت

کو غیر متنازع قرار دیکر تقویت دیتا ہے اور پھر سند روایت اور حدیث کو استحکام بخشتا ہے۔

(۱) نزہۃ المجالس و منتخب النفاکس، ج ۱، ص ۲۳۔

(۲) شرح سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۔

(۳) اللئالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، ج ۱، ص ۳۷-۳۸۔

دوسرے مرحلے میں حدیث حصن وایمان کے مضمون و مطالب پر دو شاہد پیش کرتا ہے تاکہ کوئی اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے، وہ کہتا ہے:

ولھما شھدان : حدیث ابی قتادہ : من شھد ان لا الھ الا اللھ ، ان محمد ا رسول اللھ فذل بھا لسانھ و اطمأن بھا قلبھ ، لم تطعمھ النار ، اخرجھ البیھقی فی الشعب ۔ و ثانیھما من حدیث عائشہ : الایمان باللھ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب و عمل بالارکان ، اخرجھ الدیلمی و الشیرازی فی اللقب۔ (۱)

ان دونوں روایات کے دو شاہد ہیں ایک حدیث ابو قتادہ کہ جو لا الھ الا اللھ و محمد رسول اللھ کی شہادت دے اور ان پر دل سے ایمان بھی رکھتا ہو تو اس کو جہنم کی آگ نہیں کھا سکتی، اس روایت کو بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

دوسری روایت جناب عائشہ سے ہے کہ خدا پر ایمان، زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور اعضاء و جوارح سے عمل کرنے کا نام ہے، اسکو دیلمی و شیرازی نے کتاب القاب میں نقل کیا ہے۔

ابوالحسن سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ):

وہ صحیح بخاری و سنن ابن ماجہ کا شارح ہے اس حدیث کی تائید میں علماء و بزرگان اہل سنت کے کلام کو بیان کرتا ہے اور ابوصلت کی جانب سے روایت بیان کرنے کی شخصیت کا دفاع کرتا ہے اور سیوطی شافعی سے نقل کرتے ہوئے اس حدیث کی تقویت میں کہتا ہے:

(۱) تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، ج ۱، ص ۱۵۲۔

والحق انه ليس بموضوع --- (۱)  
حق و انصاف یہ ہے کہ یہ حدیث جعلی و گھڑی ہوئی نہیں ہے۔  
عجلونی شافعی (۱۱۶۲ھ):

ابن جوزی حنبلی کے کلام کی رد میں کہ اس نے ابوصلت ہروی کی تضعیف کرتے ہوئے اس حدیث کو جعلی قرار دیا ہے، عجلونی ابوصلت ہروی کی شخصیت کے دفاع اور اس حدیث کی تائید میں کہتا ہے:

ومن لطائف اسنادہ رواية الابناء عن الآباء في جميعه - (۲)  
اس روایت کی اسناد میں ظریف و لطیف نکتہ یہ ہے کہ پورے سلسلہ سند میں اولاد اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہیں۔

اہل سنت کے علماء و بزرگان کے کلام و تائیدات کو مد نظر رکھتے ہوئے سیوطی شافعی کا کلام کہ جو اس نے کہا کہ ”والحق انه ليس بموضوع“ (۳) کاملاً معنی دار نظر آتا ہے اور ابن جوزی حنبلی و دوسرے لوگوں کا نظریہ کہ یہ حدیث جعلی و من گھڑت ہے باطل ہے بلکہ یقیناً یہ حدیث امام رضاؑ ہی کا کلام ہے۔

---

(۱) شرح سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۔

(۲) كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشهر من الاحاديث على السنة الناس، ج ۱، ص ۲۲۔

(۳) شرح سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۔

قدوزی حنفی (۱۲۹۴ھ):

وہ بھی ابن ماجہ کی روایت کو نقل کر کے اور ابوصلت کا اس روایت کے بارے میں نظریہ پیش کر کے حدیث ایمان کی تائید کرتا ہے۔ (۱)

محمد فؤاد عبدالباقی حنفی:

وہ بھی سنن ابن ماجہ کے تعلیقہ میں حدیث مذکور کے ذیل میں ابوصلت کے جملہ کی تکرار کر کے اس حدیث کی تائید کرتا ہے اور کہتا ہے:

لبراً من جنونہ لما فی الاسناد من خیار العباد وہم خلاصة اهل بیت النبوة  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (۲)

یقیناً دیوانہ شفاء پا جائے گا چونکہ اس روایت کی اسناد میں وہ نیک بندے ہیں کہ جو اہل بیت نبوت کے خلاصہ و نچوڑ ہیں خداوندان سے راضی ہو۔

ڈاکٹر فاروق حمادہ:

وہ بھی حدیث ایمان کو نقل کر کے ابوصلت کے کلام کی تائید میں کہتا ہے: لانہ سلسلہ آل البیت، رضی اللہ عنہم۔ (۳) اس لیے کہ یہ سلسلہ اہل بیت علیہم السلام ہے۔

(۱) ینایح المودۃ لذوی القربی، ج ۳، ۱۲۳-۱۲۴۔

(۲) تعلیقہ سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۲۶۔

(۳) تعلیقہ کتاب ابو نعیم اصفہانی (الضعفاء)، ص ۱۰۸، شمارہ ۱۴۰۔

## مخالفین

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ بعض افراد کو یہ گمان ہے کہ حدیث ایمان کو فقط ابوصلت ہروی نے نقل کیا ہے اور وہ اس کا تہا راوی ہے لہذا ابوصلت کی تضعیف کر کے اس حدیث کو بے اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

لہذا ابوصلت ہروی کی علمی ورجالی حیثیت اہل سنت کے علماء و بزرگوں کے نزدیک تیسری فصل میں بیان ہوگی۔

## حدیث حصن وایمان میں یکسانیت

سوال یہ ہے کہ کیا احادیث حصن وایمان ایک ہی ہیں یا یہ واقعہ دو مرتبہ پیش آیا ہے؟ ابن حجر پیشی شافعی اس مطلب کی تائید میں حدیث حصن وایمان کو دو مرحلوں میں مانتا ہے لہذا کہتا ہے:

لعلھما واقعتان۔ (۱)

شاید یہ دو جدا واقعے ہیں۔

بہر حال حق یہ ہے کہ اولاً، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ دونوں روایات حضرت امام رضاؑ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہیں۔ ثانیاً ان دونوں روایات کا حضرت امام رضاؑ سے ایک ہی مرتبہ بیان ہونے پر کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ ثالثاً ان دونوں روایات کا شہر نیشاپور میں واقع ہونے پر بہت سے شواہد موجود ہیں۔

---

(۱) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۵۔

لہذا مذکورہ باتوں اور شواہد و قرائن کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث ایمان حضرت امام رضاؑ کے نیشاپور میں داخل ہونے کے موقع پر اور حدیث حصن آپؑ کے شہر نیشاپور سے خارج ہوتے وقت بیان ہوئی ہیں۔ (۱)

حضرت امام رضاؑ کا نیشاپور میں وارد ہونا اور عوام و اہل سنت علماء کا استقبال اگر حضرت امام رضاؑ کی نیشاپور تشریف آوری سے مربوط روایات پر ایک بار پھر نظر ڈالی جائے تو لوگوں کے احساسات، عوام و خواص اہل سنت کی روش و استقبال اور بہت کچھ دریافت ہوگا، بہت سے سوالات کے جواب مل جائیں گے، اور کچھ نکات کی طرف بھی توجہ ہوگی۔

### واقعی کا واقعہ

ولما دخل سنة مائتين بعث اليه المامون فاشخصه من المدينة الى خراسان فلما وصل الى نيسابور خرج اليه علمائهم مثل يحيى ابن يحيى واسحاق بن راهويه ومحمد بن رافع و احمد بن حرب وغيرهم لطلب الحديث و الرواية والتبرك به۔۔۔ (۲)

- (۱) ینایج المودة لذوی القربی، ج ۳، ۱۲۲-۱۲۳۔ بعض محققین تاریخ کی نظر کے مطابق حضرت امام رضاؑ کے نیشاپور سے نکلنے وقت حدیث سلسلۃ الذہب حدیث حصن صادر ہوئی ہے نہ کہ حدیث ایمان۔ دیکھیے: موسوعۃ التاریخ الاسلامی، ج ۷، ص ۷۰۔ تالیف یوسف غروی، محمد ہادی۔
- (۲) تذکرۃ الخواص من الامۃ بذكر خصائص الأئمة، ص ۳۱۵۔

سن ۲۰۰ ہجری کے آغاز پر مامون نے حضرت امام رضاؑ کے پاس کچھ افراد کو بھیجا تا کہ آپ کو مدینہ سے خراسان لے کر آئیں۔۔۔ جب آپ شہر نیشاپور میں وارد ہوئے، تو علماء شہر جیسے یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، محمد بن رافع وغیرہ طلب حدیث و روایت اور آپ کی ذات پاک سے متبرک ہونے اور کسب فیض کی خاطر آپ کی جانب بڑھے۔

### ابن جوزی جنبلی کا واقعہ

فلما قدم نيسابور خرج فہوفی عمارية علی بغلة شہباء فخرج علماء البلد فی طلبہ منہم یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، محمد بن رافع وغیرہم فاقام بہا مدة۔ (۱)

جس وقت حضرت امام رضاؑ شہر نیشاپور میں داخل ہوئے، خاک کی رنگ کے خچر پر عماری میں سوار تھے علماء شہر جیسے یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، محمد بن رافع نے بڑھ کر استقبال کیا، آپ وہاں ایک مدت تک مقیم رہے۔

### حاکم نیشاپوری شافعی کا واقعہ

بہت افسوس کی بات ہے کہ اب حاکم نیشاپوری کی کتاب تاریخ نیشاپور دستیاب نہیں ہے اور یہ عظیم تاریخی اثر مفقود ہو چکا ہے، لہذا حاکم نیشاپوری کے واقعہ کو بعض دوسرے علماء نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے یہاں پر یہ واقعہ انہی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے۔

(۱) المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ج ۶، ص ۱۲۵۔



حاکم نیشاپوری کے بیان کو احمد بن محمد بن حسین خلیفہ نیشاپوری شافعی (آٹھویں صدی) (۱)، ابن صباغ مالکی (۸۵۵ھ) (۲)، ابن حجر بیہقی شافعی (۹۷۴ھ) (۳)، قرمانی دمشقی (۱۰۱۹ھ) (۴)، عبدالرؤف مناوی شافعی (۱۰۳۱ھ) (۵) اور شبلی شافعی (۱۲۹۸ھ) (۶) نے مفصل طریقے سے اور ذہبی شافعی (۷۷۸ھ) (۷) و ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ) (۸) نے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

نیز سمودی شافعی (۹۱۱ھ) (۹) نجی اصفہانی حنفی (۹۴۷ھ) (۱۰) نے تاریخ نیشاپور سے مستقیماً نقل نہیں کیا بلکہ ابن صباغ مالکی کی کتاب سے حاکم نیشاپوری کے واقعے کو نقل کیا ہے۔

(۱) تلخیص و ترجمہ تاریخ نیشاپور، ص ۱۳۱-۱۳۲۔

(۲) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۲-۲۴۳۔

(۳) الصواعق المحرقة، ج ۲، ص ۵۹۴۔

(۴) اخبار الدول و آثار الاول، ص ۱۱۵۔

(۵) فیض القدر بشرح جامع الصغیر، ج ۴، ص ۴۸۹-۴۹۰۔

(۶) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۶۔

(۷) سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۳۹۰۔

(۸) تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۳۳۹۔

(۹) جواہر العقدرین فی فضل الشرفین، ص ۳۴۵-۳۴۶۔

(۱۰) وسیلۃ الخادم الی الخدم و در شرح صلوات چہارودہ معصوم، ص ۲۲۷۔ مہمان نامہ بخارا، ص ۳۴۲-۳۴۵۔

ابن حجر پیشی شافعی نے حاکم نیشاپوری سے نقل کرتے ہوئے حضرت امام رضاؑ کے نیشاپور میں ورود کے وقت کی کیفیت کو اس طرح بیان کیا ہے:

تعرض له الحافظان ابوزرعہ الرازی و محمد بن اسلم الطوسی ، ومعهما من طلبة العلم و الحدیث مالا یحصى ، فتضرعا الیه ان یریہم وجہہ و یروی لہم حدیثاً عن آبائہ -- (۱)

جس وقت حضرتؑ وارد نیشاپور ہوئے تو دو حافظ ابوزرعہ و محمد بن اسلم طوسی آپ کی جانب بڑھے اور ان کے ساتھ اہل علم و طالب حدیث کا ایک ناقابل شمار اجتماع تھا ان دونوں نے التجاء کی کہ ہمیں اپنے چہرہ انور کی زیارت کرائیں اور اپنے آباء و اجداد سے کوئی روایت نقل فرمائیں۔

دوسری جگہ مذکور ہے:

فلما دخل علی بن موسی الرضا نیسا بور علی بغلة شہباء فنخرج علماء البلد فی طلبہ منہم یحیی بن یحیی ، اسحاق بن راہویہ ، احمد بن حرب ، محمد بن رافع فتعلقوا بلجام دابته فقال له اسحاق : بحق آبائك ! حدثنا فقال۔ (۲)

جس وقت حضرت امام رضاؑ نیشاپور میں داخل ہوئے، ٹیالے رنگ کے خچر پر سوار تھے علماء شہر جیسے یحیی بن یحیی، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حرب، محمد بن رافع نے بڑھ کر استقبال کیا۔

(۱) الصواعق المخرقة، ج ۲، ص ۵۹۵۔

(۲) كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على السنة الناس، ج ۱، ص ۲۲۔

اور آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر اور آپ کو اپنے آباء طاہرین کا واسطہ دیکر التجاء کی کہ  
ہمارے لیے کوئی حدیث بیان فرمائیں، تب آپ نے فرمایا۔  
ابن صباغ مالکی بھی حاکم نیشاپوری سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

اورد صاحب کتاب تاریخ نيسابور في كتابه : ان على بن موسى الرضا لما  
دخل الى نيسابور في السفارة التي خص فيها بفضيلة الشهادة ، كان في قبة  
مستورة بالسقلاط على بغلة شهباء وقد شق سوق نيسابور فعرض له الامامان  
الحافظان للاحادیث النبوية والمشایران على السنة المحمدية : ابوزرعة الرازی و  
محمد ابن اسلم الطوسی و معهما خلائق لا يحصون من طلبة العلم و اهل  
الحديث و اهل الرواية و الدراية ، فقالا : ايها السيد الجليل ابن السادة الآئمة !  
بحق آباءك الاطهرين واسلافك الاكرمين ، الا ما ريتنا وجهك الميمون المبارك  
ورويت لنا حديثاً عن آباءك عن جدك محمد نذكرك به ، فاستوقف البغلة و امر  
غلمانہ بكشف المظلة عن القبة و اقر عيون تلك الخلائق برؤية طلعتہ المباركة ،  
فكانت له ذؤابتان على عاتقه و الناس كلهم قيام على طبقاتهم ينظرون اليه و هم  
بين صارخ و باك و متمرغ في التراب و مقبل لحافر بغلة و علا الضجيج ، فصاحت  
الآئمة والعلماء والفقهاء : معاشر الناس ! اسمعوا ، و عو وانصتوا لسماع ما ينفعكم  
و لا تؤذونا بكثرة صراخكم و بكائكم ، و كان المستملى ابوزرعة و محمد بن  
اسلم الطوسی ، فقال على ابن موسى الرضا ، حدثني ابي موسى الكاظم ، عن ابيه

جعفر الصادق ، عن ابیہ محمد الباقر، عن ابیہ علی زین العابدین ، عن ابیہ  
الحسین الشہید بکربلاء ، عن ابیہ علی بن ابی طالب ، قال حدثنی حبیبی و قرۃ  
عینی رسول اللہؐ ، قال : حدثنی جبرائیل ، قال : سمعت رب العزۃ سبحانہ و تعالیٰ  
یقول : کلمۃ لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالها دخل حصنی و من دخل حصنی امن من  
عذابی - ثم ارخى الستر علی القبة و سار۔ قال فعدو اهل المحابر و الدوی الذین  
کانوا یکتبون فانافوا علی عشرين الفا۔ (۱)

صاحب کتاب تاریخ نیشاپور اپنی کتاب میں تحریر کرتا ہے کہ جس وقت حضرت امام علی بن  
موسیٰ الرضا شہر نیشاپور میں وارد ہوئے کہ جس میں آپ کی شہادت واقع ہوئی تو آپ عماری نما  
کپڑے کی محفل میں ہلکے کالے رنگ کے نچر پر سوار تھے پورا بازار شہر بھرا ہوا تھا آپ کے لیے  
راستہ کھلتا جاتا تھا، تب علماء اہل سنت میں سے دو مشہور و معروف حافظ ابو زرعہ و محمد بن اسلم طوسی  
حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ لاتعداد اہل علم و طلاب، اہل روایت و  
درایت اور دیگر لوگ جمع تھے۔ ان دونوں نے حضرت کی سواری کی لگام کو پکڑ کے عرض کی: اے  
جلیل القدر سید و سردار، سردار آئمہ کے فرزند، آپ کو آپ کے پاک و پاکیزہ آباء و اجداد کا  
واسطہ آپ ہمیں اپنے نورانی و مبارک چہرے کی زیارت کرا دیں اور ہمارے لیے ایسی حدیث  
نقل فرمائیں کہ جو آپ نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے سنی ہو۔

(۱) الفصول المهمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ص ۲۴۲-۲۴۳۔

تاکہ ہم آپ کو اس حدیث کے ذریعہ یاد رکھ سکیں۔ پس آپ نے اپنی سواری کو روکا غلام کو حکم دیا کہ عماری کا پردہ ہٹائے اپنے سر مبارک کو عماری سے باہر نکالتا تب خلق خدا آپ کے نورانی چہرے کی زیارت سے مشرف ہوئی بہت سے لوگ بے ساختہ رونے لگے، لوگ اپنے اپنے حسب مراتب کھڑے ہوئے تھے بہت سے زمین پر گر کر آپ کے مرکب کے قدموں کا بوسہ لے رہے تھے اور کچھ آہ و بکا گریہ وزاری میں مشغول تھے ایک عجیب منظر تھا کہ علماء فقہاء اور آئمہ حدیث نے لوگوں سے کہا کہ خاموش ہو جائیں اور اپنے آہ و بکا کو کم کریں، آنحضرتؐ کی مبارک آواز کو سنیں کہ جو آپ کے فائدے میں ہے۔ ابو زرعہ و محمد بن اسلم طوسی امام کی فرمائش کو تحریر کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی موسیٰ کاظمؑ نے، آپ سے آپ کے پدر بزرگوار امام جعفر صادقؑ نے، آپ نے اپنے والد ماجد امام محمد باقرؑ سے، آپ نے اپنے والد بزرگوار امام زین العابدینؑ سے، آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ شہید کربلا سے، آپ نے اپنے والد گرامی حضرت علیؑ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے حبیب و قرۃ عین رسول خداؐ نے فرمایا کہ آپ سے جبرئیل اور اس نے رب العزت سے سنا، خداوند عالم نے فرمایا کلمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو یہ کلمہ پڑھے گا وہ میرے قلعے میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ پھر عماری کا پردہ گرا دیا گیا اور آگے بڑھ گئے۔ وہ حضرات کہ جن کے ہاتھوں میں قلم و دوات تھے اور حدیث لکھ رہے تھے جب ان کو گنا گیا تو بیس ہزار سے زیادہ کی تعداد تھی۔

## اس تاریخی واقعہ کے اہم ترین نکات

اس حدیث شریف کے نکات دو حصوں میں منقسم ہیں

الف ﴿ حضرت امام رضاؑ کے ورود پر آپ سے عوام کا رویہ و سلوک۔

۱- حضرت امام رضاؑ کے نیشاپور میں وارد ہوتے وقت لوگوں کا بے نظیر و باعظمت استقبال۔

۲- لوگوں کا گریہ وزاری، نالہ و فریاد اور بے قراری۔

۳- بعض افراد کا زمین بوس ہونا اور آپ کے قدموں پر گر پڑنا۔

۴- حضرت کی سواری کے قدموں کے بوسے لینا۔

ب ﴿ حضرت امام رضاؑ کے حضور اہل سنت کے علماء و بزرگوں کی روش و رفتار۔

۱- علماء کا امامؑ کے وجود مقدس سے فیض و برکت کا حصول۔

۲- حضرت امام رضاؑ کی تشریف آوری پر مشہور و معروف علماء کا اپنے ہزاروں شاگردوں

کے ساتھ استقبال۔

۳- حضرت امام رضاؑ کے حضور اہل سنت کے علماء و بزرگوں کا گریہ وزاری کرنا اور چہرہ

مبارک کی زیارت کی خواہش کا اظہار کرنا۔

۴- حضرت امام رضاؑ کے حضور نقل حدیث کے لیے اہل سنت کے علماء کا التماس والتجا۔

۵- دس، بیس یا تیس ہزار لوگ و اہل قلم، اس عظیم واقعہ کو نقل کرنے والوں کا اجتماع۔

۶- حضرت امام رضاؑ کی سواری کی لگام کو پکڑنے کے لیے اہل سنت کے علماء و بزرگوں کا

ایک دوسرے پر سبقت لینا۔

شاید اسی اہم تاریخی نکات کی وجہ سے یہ حدیث واقعہ صحاح و اہل سنت کے معتبر حدیثی منابع میں تحریر نہ کیے جانے کا سبب بنا ہو۔

### علماء نیشاپور کا مقام اور منزلت

تاریخ میں علماء نیشاپور کی منزلت و مقام اور علمی مرتبہ بہت اچھی طرح مذکور ہے کہ جس سے صاف صاف واضح ہے کہ اس دور میں اس عظمت و جلالت کے باوجود حضرت امام رضاؑ کے حضور زانوئے ادب طے کرنا، گریہ و زاری اور التماس کرنا کہ پہلے آپ اپنے چہرہ انور کی زیارت کرائیں اور پھر اپنے آبا و اجداد طاہرین سے کوئی حدیث نقل فرمائیں۔ اب ان علماء کا تعارف پیش کرتے ہیں:

۱- آدم بن ابی ایاس عسقلانی (۲۲۰ھ)

وہ اہل حدیث کے امام، ثقہ اور مورد اعتماد، اہل شام کے بزرگ اور ان چھ افراد میں سے ہیں کہ جن کے پاس احادیث تصحیح و تطبیق کے لیے آتی تھیں۔ ذہبی ان کے بارے میں کہتا ہے:

الامام الحافظ القدوة، شیخ الشام ابوالحسن الخراسانی --- (۱)

امام حافظ رہبر اہل شام کے بزرگ ابوالحسن خراسانی۔

ابوحاتم رازی شافعی لکھتا ہے: ثقة مامون متعبد من خيار عباد الله۔ (۲)

(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۳۳۵۔

(۲) البحر والتعمیر، ج ۲، ص ۲۶۸۔

ثقفہ امین عابد اور خدا کے بہترین بندوں میں سے ہیں۔  
احمد بن حنبل کہتے ہیں:

كان من الستة الذين يضبطون عنده الحديث۔ (۱)

یہ ان چھ افراد میں سے ہیں کہ جن کے پاس لوگ احادیث کی تطبیق و تصحیح کے لیے آتے تھے۔

۲۔ ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ تمیمی منقری نیشاپوری (۲۲۶ھ)

وہ شیخ اسلام و عالم خراسان اور بعض افراد کی تعبیر میں اہل دنیا کا امام ہے۔

ابوبکر بن عبدالرحمن کہتا ہے: شیخ الاسلام و عالم خراسان الحافظ۔ ابوالعباس سراج

کہتا ہے: امام لاهل الدنیا۔

ابو احمد الفراء کہتا ہے:

كان اماماً و قدوةً و نوراً للاسلام۔ (۲)

وہ امام و رہبر اور اسلام کے لیے نور ہے۔

نسائی شافعی لکھتا ہے:

هو ثقة مامون ثبت۔ (۳)

وہ ثقہ امین اور قابل اطمینان و حجت ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد، ج ۷، ص ۲۸۔

(۲) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۵۱۲۔

(۳) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، شمارہ ۱۵۲۳۔



احمد بن سیار مروزی شافعی کہتا ہے:

كان ثقة خيراً فاضلاً - (۱) وہ قابل اعتماد اور بہت نیک و فاضل شخص ہے۔

۳- ابو عبد اللہ احمد بن حرب بن فیروز نیشاپوری (۲۳۳ھ)

وہ اہل حدیث کا قائد، اہل نیشاپور کا دینی رہبر، فقہاء و عابدوں کا بزرگ اور بے نظیر شخص تھا

۔ ذہبی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے:

الامام القدوة، شیخ نيسابور الزاهد كان من كبار الفقهاء و العباد۔

وہ امام رہبر، اہل نیشاپور کا قائد، متقی اور فقہاء و عابدوں میں سے بزرگ ہستی ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اس کے بارے میں کہتا ہے:

ان لم يكن احمد بن حرب من الابدال فلا ادري من هم - (۲)

اگر احمد بن حرب ابدال میں سے نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا کہ ابدال کون ہے۔

۴- ابو يعقوب اسحاق بن راهويه مروزي (۲۳۸ھ)

وہ اہل سنت کے علماء و بزرگوں میں سے ایسی شخصیت ہے کہ حدیث و فقہ میں اس کی طرف

رجوع کیا جاتا ہے اور اس میں حفظ، سچائی اور تقویٰ بھرپور پایا جاتا ہے، اس کے شافعی یا حنبلی

ہونے میں اختلاف ہے، اس کے بارے میں سیوطی شافعی کہتے ہیں:

(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۵۱۲۔

(۲) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص ۳۲-۳۴۔

احد آئمة المسلمين و علماء الدين اجتمع له الحديث و الفقه و الحفظ و  
الصدق و الورع و الزهد۔۔۔۔۔(۱)

وہ علماء دین اور مسلمانوں کے اماموں میں ایک ہے اس میں حدیث، فقہ، حفظ، صدق،  
تقویٰ اور زہد سب ایک جگہ جمع ہیں۔

۵- ابوالحسن محمد بن اسلم کندی طوسی (۲۳۲ھ)

وہ شخصیت قابل اعتماد اور حافظوں میں سے ہے اور علمی اعتبار سے احمد بن حنبل کے برابر  
ہے، سیوطی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے:

كان من الثقات الحفاظ و الاولياء الابداء۔ وہ ثقہ، حافظ اور اولیاء ابدال میں سے ہے  
اور ابن خزیمہ شافعی سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

هو رباني هذه الامة لم تر عيناي مثله، كان يشبه باحمد بن حنبل۔(۲)

وہ اس امت کا عالم ربانی ہے میری آنکھوں نے اس جیسا نہیں دیکھا، وہ علمی مقام میں احمد  
ابن حنبل کی طرح ہے۔

۶- ابو عبد اللہ محمد بن رافع قشیری حنبلی (۲۳۵ھ)

وہ اپنے زمانے میں خراسان کا مرجع وقت اور قابل اعتماد و صادق تھا حاکم نیشاپوری اس  
کے بارے میں کہتا ہے:

---

(۱) طبقات الحفاظ، ص ۱۹۱-۱۹۲۔

(۲) طبقات الحفاظ، ص ۲۳۸۔

شیخ عصرہ بن خراسان والصدق والرحلة۔ (۱)

وہ اپنے زمانے میں صدق و سچائی میں خراسان کا مرجع وقت، قابل اعتماد اور تحصیل علم و حدیث کی خاطر دور دراز کے سفر کرتا تھا۔

مسلم و نسائی کہتے ہیں: ابن رافع ثقة مامون۔ (۲) ابن رافع ثقة و امین ہے۔  
ذہبی شافعی کہتا ہے:

الامام الحافظ ، الحجة القدوة بقية الاعلام۔۔۔۔۔ (۳)

امام حافظ حجت و رہبر اور بزرگوں میں سے ایک شخصیت ہے۔

۷۔ نصر بن علی جھنمی یا جھنی (۲۵۰ھ)

وہ مطمئن ترین و بہترین حافظ، محدث و عالم اور اہل سنت کے بزرگوں میں سے ہے۔ ابن

ابی حاتم رازی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے:

نصر احب الی و اوثق و احفظ ، نصر ثقة۔ (۴)

نصر میرے نزدیک محبوب ترین فرد موثق و حافظ ترین شخص ہے، نصر ثقہ ہے۔

(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۲۱۴۔

(۲) الوافی بالوفیات، ج ۳، ص ۶۸۔

(۳) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۲۱۴۔

(۴) الجرح والتعديل، ج ۸، ص ۴۶۶۔



ابن ابی حاتم رازی شافعی کہتا ہے:

مارأيت اكثر تواضعاً من ابى زرعة، هو وابو حاتم اماما خراسان۔ (۱)  
میں ابو زرعة سے متواضع تر کسی کو نہیں دیکھا وہ اور ابو حاتم دونوں خراسان کے امام تھے۔  
نسائی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے: ”ثقة“، ذہبی شافعی بھی اس کو ”الامام سید  
الحفاظ“ جیسے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ (۲)

۹۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ شافعی (۳۱۱ھ)

وہ ایسی شخصیت ہے کہ خراسان میں امامت اور حفظ حدیث اسی پر منتہی ہوتی ہے اور کم نظیر  
شخصیت و حافظ ہے۔ ذہبی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے:

انتہت اليه الامامة والحفظ في عصره بخراسان۔

وہ ایسی شخصیت ہے کہ خراسان میں امامت اور حفظ حدیث اسی پر منتہی ہوتی ہے۔

ابن حبان شافعی کہتا ہے:

مارأيت على وجه الارض من يحسن صناعة السنن و يحفظ الفاظها الصحاح  
و زياداتها ، حتى كان السنن كلها نصب عينيه الا ابن خزيمه فقط۔

میں نے روی زمین پر کسی کو ابن خزیمہ کی طرح نہیں دیکھا کہ جو سنت نبوی سے زیادہ آگاہ  
ہو اور الفاظ احادیث اور ان میں زیادتی کو اس سے زیادہ جانتا ہو۔

(۱) الجرح والتعديل، ج ۵، ص ۳۲۵۔

(۲) سير اعلام النبلاء، ج ۱۳، ص ۷۵۔

گویا سنت نبوی اور احادیث پیغمبرؐ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔  
دارقطنی شافعی کہتا ہے:

کان اماماً ثبتاً معدوم النظر۔ (۱)

وہ امام حجت اور بے نظیر تھا۔

۱۰۔ محمد بن عبدالوہاب ابوعلی ثقفی شافعی (۳۲۸ھ)

وہ اہل حدیث کا رہبر، خراسان کی عظیم ہستی اور اہل سنت کے بقول وہ اپنے زمانے میں  
روی زمین پر خدا کی حجت تھا۔ ذہبی شافعی اس کے بارے میں کہتا ہے:

الامام المحدث الفقيه العلامة الزاهد العابد شيخ خراسان كان ابو علي في

عصره حجة الله على خلقه --- و كان اماماً في اكثر علوم الشرع۔ (۲)

وہ امام، محدث، فقیہ، علامہ، زاہد، عابد اور خراسان کی عظیم ہستی تھا، ابوعلی اپنے زمانے میں  
مخلوق الہی پر خدا کی حجت تھا اور وہ اکثر علوم شرعی میں امام تھا۔

مذکورہ افراد کی موقعیت اور اہل سنت کے نزدیک مقام و مرتبہ اور پھر ان حضرات کا حضرت  
امام علی ابن موسی الرضاؑ کے حضور رونا گڑ گڑانا التماس و التجاء کرنا آنحضرتؐ کی عظمت، علمی و  
معنوی مقام و مرتبہ پر روشن دلیل ہے۔

-----  
(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۳، ص ۳۷۲۔

(۲) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۵، ص ۲۸۲۔

## تیسرا باب

ابوصلت ہروی اہل سنت کی نگاہ میں





بعض افراد بغیر تحقیق و جستجو اور اپنے علماء کے نظریات پر توجہ کیے بغیر یہ گمان کرتے ہیں کہ حدیثِ حسن و ایمان کو فقط ابوصلت ہروی نے نقل کیا ہے اور وہ اس کا تہرا راوی ہے لہذا ابوصلت کی شخصیت کو غیر معتبر ثابت کر کے اس حدیث کو بے اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، جب کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اس روایت کے صرف ابوصلت تہرا راوی نہیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں ابوصلت کے علاوہ دس سے زیادہ طریقوں سے نقل ہوئی ہیں۔

بنا برائیں لازم ہے کہ جو بے بنیاد اور جھوٹی تہمتیں ابوصلت پر لگی ہیں ان کا دفاع کیا جائے اور ان کی حیثیت، ان کی روایات اور ان کے مذہب کے سلسلے میں گفتگو اور ان کے متعلق علماء اہل سنت کے نظریات پیش کیے جائیں۔

### ابوصلت ہروی بہ حیثیت راوی

شیعہ اثنا عشری کے نزدیک ابوصلت ہروی کاملاً ثقہ، صادق اور ان کی روایات صحیح ہیں۔ (۱) لیکن اہل سنت کی کتب رجال میں ابوصلت کی شخصیت اور ان کی روایات کے متعلق تقریباً تین نظریے پائے جاتے ہیں۔

---

(۱) رجال نجاشی، ص ۲۳۵، شمارہ ۶۴۳۔ اختیار معرفۃ الرجال، ص ۶۱۵ و ۶۱۶، ح ۱۱۴۸-۱۱۴۹۔

### پہلا نظریہ:

ابوصلت کی روائی حیثیت اور ان کی روایات کے موافق حضرات نے مذہبی تعصب کو نظر انداز کر کے ابوصلت کو بہ حیثیت راوی اور ان کی روایات کو قبول کیا ہے۔

### دوسرا نظریہ:

یہ ان افراد کا نظریہ ہے کہ جو ابوصلت کو بہ حیثیت راوی قبول کرتے ہوئے ان سے نقل شدہ روایات پر انتقاد و اعتراض کرتے ہیں لیکن ابوصلت پر جھوٹ و جعل کی تہمت نہیں لگاتے۔

### تیسرا نظریہ:

ابوصلت کی روائی حیثیت اور ان کی روایات کے مخالف افراد۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے مذہبی تعصب کو علمی میدان میں داخل کیا اور ابوصلت کو بے بنیاد و بغیر کسی دلیل کے فقط محبت اہل بیت کے جرم میں اور ان کے فضائل کی روایات کو نقل کرنے کے جرم میں انتہائی شدت کے ساتھ ان کی شخصیت کو مجروح کیا اور ابوصلت کو جھوٹا اور حدیث گھڑنے والا قرار دیا ہے۔

### پہلا نظریہ

اہل سنت کے نظریات میں ابوصلت ہر وہی کا مذہب سنی اور مذہب شیعہ کی طرف مائل کے طور پر پیش کیا گیا ہے، وہ اپنے ہم عصر اور بعد کے علماء اہل سنت کے نزدیک ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔

تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوصلت، علماء اہل سنت کے نزدیک بلند و بالا اور عظیم شخصیت کے حامل ہیں، وہ اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبدالرزاق صنعانی، یحییٰ بن معین،

احمد بن سیار مروزی شافعی (۱)، محمد بن عبداللہ بن نمیر (۲) اور محمد بن یعقوب فسوی (۳) کے بہت قریبی دوستوں میں سے تھے، اور ان لوگوں کے درمیان علمی-حدیثی مباحث اور جلسے ہوا کرتے تھے۔

اہل سنت کے علماء و منصف مزاج بزرگوں نے مذہبی تعصب سے چشم پوشی کرتے ہوئے اور ابوصلت کے شیعہ مذہب کی طرف تمایل کو دیکھتے ہوئے بھی ابوصلت کی روایت اور ان کی روائی حیثیت کی تقویت و توثیق کی ہے، اور ابوصلت کی روایات کو قبول کرنے کے علاوہ ان سے روایات کو نقل کیا ہے اور ان کو عظیم القاب و اوصاف سے نوازا ہے جیسے حافظ، ثقہ، مامون، صدوق، ضابط، ادیب، فقیہ، عالم، رحال، وغیرہ۔ اس نظریہ کے علماء اہل سنت یہ ہیں:

یحییٰ بن معین، عجل، ابوداؤد سجستانی (صاحب سنن) ابن شاہین، حاکم نیشاپوری شافعی، حاکم حسکانی حنفی، ابویعلیٰ قزوینی، مزنی شافعی، محمد بن محمد جزری شافعی، ابن حجر عسقلانی شافعی، ابن تغری حنفی، ابوالحسن کنانی شافعی، ابوالحسن سندی حنفی اور عجلونی شافعی۔

یحییٰ بن معین (۲۳۳ھ):

حاکم نیشاپوری شافعی کہتا ہے: وثقہ امام اہل الحدیث، یحییٰ بن معین۔ (۴)

(۱) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۴۷۔

(۲) معرفۃ الرجال، ج ۱، ص ۷۹، شمارہ ۲۳۱۔

(۳) المعرفۃ والتاریخ، ج ۳، ص ۷۷۔

(۴) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶-۲۸۷، شمارہ ۶۱۹۔

امام اہل حدیث یحییٰ بن معین نے ابوصلت کی توثیق کی ہے۔

یحییٰ بن معین نے مختلف مقامات پر ابوصلت ہروی کی شخصیت اور روائی حیثیت کا دفاع کیا ہے اور ان کو شیعہ جانتے ہوئے بھی ان کے بارے میں اس طرح کی عبارات و کلام اپنی زبان پر جاری کیا ہے کہ جو ان کی وثاقت کے علاوہ ان کی عظمت و جلالت پر دلالت کرتا ہے۔  
عباس بن محمد دوری کہتا ہے:

سألت یحییٰ بن معین، عن ابی صلت الہروی، فقال ثقہ۔ (۱)

میں نے یحییٰ بن معین سے ابوصلت ہروی کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے جواب دیا وہ ثقہ ہیں۔

صالح بن محمد کہتا ہے کہ یحییٰ بن معین سے ابوصلت کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا کہ ”صدوق“ (۲) وہ سچے ہیں۔

ابن محرز کہتا ہے: ابوصلت کے بارے میں یحییٰ بن معین سے دریافت کیا تو جواب ملا: لیس مومن یکذب۔ (۳)

وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں کہ جو جھوٹ بولیں۔

ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتا ہے: یحییٰ بن معین سے ابوصلت ہروی کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا:

(۱) و (۲) المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۷، ج ۲، ص ۲۳۵/۲۶۳۔

(۳) معرفة الرجال، ج ۱، ص ۷۹، شمارہ ۲۳۱۔

قد سمع وما اعرفه بالكذب۔ (۱)

اس نے روایات سنیں ہیں اور میں اس کو جھوٹا نہیں مانتا۔  
وہی دوسری جگہ پر یحییٰ بن معین سے اس طرح نقل کرتا ہے:

لم یکن ابو صلت عندنا من اهل الكذب۔ (۲)

ابوصلت ہمارے نزدیک جھوٹوں میں سے نہیں ہیں۔  
ایک اور جگہ پر یحییٰ بن معین یقین کے ساتھ کہتا ہے:

ثقة صدوق الا انه يتشيع۔ (۳)

ابوصلت ثقہ اور سچے تھے لیکن وہ مذہب شیعہ کی طرف مائل تھے۔

یحییٰ بن معین نے متعدد و مختلف مقامات پر ابوصلت کا دفاع کیا ہے ان سے جھوٹ و جعلی حدیث جیسی تہمتوں کو دور کیا ہے۔

ابوصلت پر جعل حدیث کی تہمتوں میں سے ایک تہمت حدیث ”انا مدینة العلم وعلیٰ بابہا“ کے جعل و گھڑنے کی ہے کہ بعض علماء اہل سنت اس حدیث کو ابوصلت ہروی کی من گھڑت مانتے ہیں جب کہ یحییٰ بن معین کی توثیق سے ابوصلت سے یہ تہمت مرتفع ہے اگرچہ اس حدیث کے اور دوسرے طرق و اسناد بھی موجود ہیں۔

(۱) و (۲) و (۳) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۲۸-۲۹، شمارہ ۲۸، ۵۷۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱،

ص ۲۶۳، شمارہ ۲۰۰۳۔ تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶، شمارہ ۶۱۹۔

صالح بن محمد کہتا ہے:

رأيت ابن معين جاء الى ابي صلت فسلم عليه۔ (۱)

میں نے یحییٰ بن معین کو دیکھا کہ وہ ابو صلت ہروی کے پاس آئے اور ان کو سلام کیا۔

یہ واقعہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ابو صلت اس مقام و منزلت پر تھے کہ امام اہل حدیث ان کی خدمت میں آتے اور سلام کرتے تھے۔

عجلی (۲۶۱ھ):

ابو صلت کے بارے میں کہتا ہے:

عبدالسلام بن صالح بصری ثقة۔ (۲)

عبدالسلام بن صالح اہل بصرہ اور ثقہ ہیں۔

ابوداؤد جتانی (۲۷۵ھ):

وہ ابو صلت کے بارے میں کہتے ہیں:

کان ضابطاً۔ (۳)

ابو صلت حدیث کو نقل و ضبط کرنے میں بہت دقت غور و خوض سے کام لیتے تھے۔

(۱) المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۷، ح ۲۳۵/۲۶۳۷۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۸، ص ۴۲۸۔

(۲) تاریخ الثقات، ص ۳۰۳، شمارہ ۱۰۰۲۔

(۳) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶، شمارہ ۶۱۹۔

محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ):

وہ ابوصلت ہروی کے ہم عصر تھے اور ان ہی کے علاقے میں رہتے تھے اور ابوصلت ہروی و دیگر علماء اہل سنت سے بہت اچھے و قریبی تعلقات تھے، ابوصلت ہروی کے رحال ہونا اور فضائل کے باب میں ابوصلت کا روایات نقل کرنا یقیناً بخاری کے کانوں تک پہنچا ہوگا لیکن پھر بھی بخاری نے ابوصلت کو اپنی کتاب ضعفاء میں نقل نہیں کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بخاری کی نظر میں ابوصلت بہ حیثیت راوی قابل قبول تھے۔

ابن شاہین (۳۸۵ھ):

وہ اگرچہ ابوصلت کے شیعہ ہونے کے بارے میں یقین رکھتا ہے لیکن تعصب سے چشم پوشی کرتے ہوئے ابوصلت کی سچائی و وثاقت سے توصیف کرتا ہے: ابو الصلت الہروی ثقة صدوق الا انه ینشیع۔ (۱) ابوصلت ہروی ثقہ و صدوق ہیں مگر شیعیت کی طرف مائل ہیں۔

حاکم نیشاپوری شافعی (۴۰۵ھ):

وہ ابوصلت کے بارے میں کہتا ہے:

وثقہ امام اہل الحدیث ، یحی بن معین۔ (۲)  
امام اہل حدیث یحی بن معین نے ابوصلت کی توثیق کی ہے۔

(۱) تاریخ اسماء الثقات، ص ۲۲۷، شمارہ ۸۳۶۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۷، ج ۲۶۳/۲۳۵۔ تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶۔

پھر دوسری جگہ کہتا ہے:

ابو الصلت ثقة مامون۔ (۱)

ابو صلت ثقة و امین ہیں۔

ابو یعلیٰ قزوینی (۲۵۶ھ):

وہ علماء اہل سنت کے نزدیک ابو صلت ہروی کے مقام و منزلت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور

کہتا ہے:

ابو الصلت مشہور روی عنہ الکبار۔ (۲)

ابو صلت مشہور ہیں اور ان سے بزرگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

-----  
(۱) المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۷، ج ۴، ص ۲۳۵۔

ابن حجر عسقلانی شافعی نے حاکم نیشاپوری شافعی کی طرف نسبت دی ہے کہ وہ ابو صلت ہروی کے بارے میں کہتا ہے: روی المناکیر، دیکھیے: تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۷۔ بالفرض اگر یہ نسبت صحیح بھی ہو تو بھی حاکم نیشاپوری کے اس کلام سے کہ ابو صلت امین و ثقہ ہے، کوئی منافات و تعارض نہیں ہے اس لیے کہ اہل سنت کے مہمانی و قواعد کے اعتبار سے صرف روایات مناکیر کو نقل کرنا کسی راوی کی وثاقت و عدالت میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ دیکھیے: الرفع التکمیل فی الجرح والتعدیل، تالیف لکھنوی حنفی۔ ص ۹۸، ایقاظ ۷۔ جب کہ ابو صلت ہروی کو اہل سنت کے تمام بزرگ و قدیم علماء نے امین و ثقہ جانا ہے۔

(۲) الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث، ص ۳۳۵۔



### حاکم حسکانی حنفی (حدوداً ۴۹۰ھ):

ابو الصلت عبدالسلام بن صالح الهروی و هو ثقة اثنی علیہ یحی ابن معین و  
قال هو صدوق۔ (۱)

ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی ثقہ ہیں اور ان کی تعریف و توصیف کئی ابن معین نے بھی  
کی ہے اور کہا ہے کہ وہ سچے ہیں۔

مزی شافعی (۴۲ھ):

وہ ابوصلت ہروی کو بہت ہی احترام کے ساتھ یاد کرتا ہے اور کہتا ہے:

ابوالصلت الهروی سکن نیشاپور و رحل فی طلب الحدیث الی البصرۃ  
والکوفۃ والحجاز و الیمن و هو خادم علی بن موسی الرضی، ادیب فقیہ عالم ---  
روی لہ ابن ماجہ هذا الحدیث (حدیث ایمان) وقد وقع لنا عنه عالیاً جداً۔ (۲)  
ابوصلت ہروی نیشاپور میں رہتے تھے اور طلب حدیث کے لیے بصرہ، کوفہ، حجاز اور یمن کا  
سفر کیا آپ امام علی بن موسی الرضی (الرضاً) کے خادم تھے، آپ ادیب، عالم، فقیہ --- تھے،  
آپ سے یہ حدیث (حدیث ایمان) ابن ماجہ نے نقل کی ہے ہمارے نزدیک یہ حدیث عالی و  
عمدہ سند کے ساتھ ثابت ہے۔

(۱) شواہد التنزیل لقواعد التفضیل، ج ۱، ص ۱۰۵، ح ۱۱۸۔

(۲) تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۰، شمارہ ۳۰۰۳۔

محمد بن محمد جزری شافعی (۸۳۳ھ):

اس نے حدیث ایمان کی عظمت میں بہت ہی عمدہ گفتگو کی ہے اور ابوصلت کے بارے میں کہتا ہے:

و هو خادم الامام علی بن موسی الرضا، فانهم ضعفوه مع صلاحه -- (۱)  
ابوصلت ہروی حضرت امام علی بن موسی الرضا کے خادم ہیں اور علماء نے ان کی صلاحیت و شائستگی کے باوجود تضعیف کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ):

سکن نيسابور، و رحل فی الحدیث الی الامصار و خدم علی بن موسی الرضا  
(۲)۔

ابوصلت ہروی نیشاپور میں رہتے تھے اور طلب حدیث کے لیے متعدد شہروں کا سفر کیا آپ امام علی بن موسی الرضا کے خادم تھے۔

وہ دوسری جگہ پر ابوصلت کے شیعہ ہونے پر تاکید کے باوجود ابوصلت کو سچا مانتا ہے اور جن لوگوں نے ابوصلت کو جھوٹا جانا ہے ان کو متعصب و شدت پسند کہتا ہے:

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ص ۱۲۲-۱۲۶۔

(۲) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۵، شمارہ ۶۱۹۔

صدوق له منا کبر و کان یتشیع افرط العقیلی فقال کذاب۔ (۱)  
 ابوصلت ایک سچے انسان ہیں کچھ عجیب و غریب احادیث بھی نقل کی ہیں وہ شیعہ ہیں لیکن  
 عقیلی نے حد سے تجاوز کیا ہے اور ان کو جھوٹے ہونے کی نسبت دی ہے۔  
 یہ بات بھی قابل عرض ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حدیث منکر کا نقل کرنا راوی کے ضعف کا  
 سبب نہیں ہوتا۔

ابن تغری بردی حنفی (۸۷۴ھ):

وہ ابوصلت کو بہت ہی اچھے کلمات سے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے:

ابوالصلت الہروی الحافظ الرحال ، رحل فی طلب العلم الی البلاد و اخذ  
 الحدیث عن جماعة و روی عنه غیر واحد۔ قیل انه کان یتشیع۔ (۲)  
 ابوصلت ہروی حافظ اور بہت زیادہ سفر کرنے والے تھے آپ نے طلب علم کی خاطر بہت  
 شہروں کی طرف سفر کیا، ایک جماعت سے حدیث کو سنا اور ان سے بھی متعدد افراد نے روایت  
 نقل کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ شیعیت کی طرف مائل تھے۔  
 واضح رہے کہ کسی راوی کے بارے میں لفظ حافظ اس کی مدح و ثنا کی طرف اشارہ ہے۔ اور  
 اہل سنت کے نزدیک یہ بہت بڑا لقب ہے۔

(۱) دیکھیے: الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، تالیف لکھنوی حنفی۔ ص ۹۸، ایقاظ ۷۔

(۲) الخجوم الزاھرہ فی ملوک مصر القاھرہ، ج ۲، ص ۳۴۴۔

لفظ ”حافظ“ ایک اصطلاح ہے کہ جس کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں حافظ وہ شخص ہے کہ جس کو ایک لاکھ حدیثیں سند و متن کے ساتھ یاد ہوں اور ان پر مسلط ہو۔ (۱)  
 بعض نے حافظ کی تشریح میں کہا ہے کہ جو تین لاکھ یا سا تھ لاکھ احادیث یاد کیے ہوئے ہو۔  
 بہر حال ابوصلت کو حافظ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حدیث کے نقل و ضبط میں کس قدر دقیق تھے اور لاکھوں حدیثوں کے متن و سند پر احاطہ رکھتے تھے۔

ابوالحسن کنانی شافعی (۹۶۳ھ):

وہ حدیث ایمان کی صحت اور اس کے جعلی نہ ہونے کے بارے میں دومرحلوں میں گفتگو کرتا ہے پہلے مرحلے میں ابوصلت کی روائی حیثیت کو پیش کرتا ہے اور ان کا مقام یحییٰ ابن معین کے ہم پلہ بیان کرتا ہے اور ان کے ثقہ و صدوق ہونے پر علماء کا کلام پیش کرتا اور جعل و جھوٹ کی تہمت کا دفاع کرتا ہے۔ اور دوسرے مرحلے میں ان کی احادیث پر دو شاہد پیش کرتا ہے ایک حدیث ابوقتاہ اور دوسری حدیث عائشہ کہ جو حدیث ایمان کی تائید میں ہے، لہذا یہ ”روی المناکیر“ جیسی تہمت ابوصلت کے دامن کو داغدار نہیں کر سکتی۔ (۲)

ابوالحسن سنندی (۱۱۳۸ھ):

وہ حدیث ایمان کی تائید میں علماء اہل سنت کی توثیقات کو بیان کرتا ہے۔

(۱) تدریب الراوی فی شرح تقریب النوای، ص ۴۹-۵۲۔

(۲) تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشذیعة الموضوعة، ج ۱، ص ۱۵۲۔

ابوصلت کی روائی شخصیت کا دفاع کرتا ہے اور سیوطی شافعی سے نقل کرتے ہوئے کہتا ہے:

والحق انه ليس بموضوع - (۱)

حق وانصاف یہ ہے کہ یہ حدیث گھڑی ہوئی نہیں ہے۔

عجلونی شافعی (۱۱۶۲ھ):

وہ بھی ان لوگوں کی رد میں کہ جنہوں نے حدیث ایمان کو ابوصلت کی من گھڑت مانا ہے اور

ابوصلت کے کلام کی تائید میں کہتا ہے:

ومن لطائف اسنادہ رواية الابناء عن الآباء في جميعه - (۲)

اس روایت کی اسناد میں ظریف و لطیف نکتہ یہ ہے کہ پورے سلسلہ سند میں اولاد اپنے آباء

واجداد سے نقل کرتے ہیں۔

### دوسرا نظریہ

اس نظریہ میں ابوصلت کی شخصیت روائی قابل قبول ہے لیکن جو روایات ان سے نقل ہوئیں

ہیں ان پر اعتراض ہے۔

---

(۱) شرح سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۔

(۲) كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتر من الاحاديث على السنة الناس، ج ۱، ص ۲۲۔

زکریا بن یحییٰ ساجی بصری شافعی (۳۰۷ھ):

اس نے ابوصلت کی سچائی اور ان کی نقل روایت پر کوئی بات نہیں کی لیکن ان سے منقول عجیب و غریب روایات پر اعتراض کیا ہے اور اسی لیے ان پر تنقید کی ہے:

یحدث منا کثیر هو عند ہم ضعیف۔ (۱)

ابوصلت عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے اسی وجہ سے اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے۔

نقاش حنبلی (۴۱۴ھ):

اس نے بھی ابوصلت کی سچائی اور ان کی نقل روایت پر کوئی بات نہیں کی اور صرف ان سے منقول روایات پر اظہار نظر کیا اور کہتا ہے:

روی منا کثیر۔ (۲) ابوصلت عجیب و غریب روایت نقل کرتا ہے۔

ابونعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ):

اس نے بھی ابوصلت کی سچائی اور ان کی نقل روایت پر کوئی اظہار نظر نہیں کی بلکہ صرف ان کی روایات پر اظہار خیال کرتا ہے:

(۱) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۵۱۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۴۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص

۴۴۶۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۲، ص ۶۱۶۔ تہذیب تہذیب الکمال، ج ۶، ص ۹۱۔ تہذیب

التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶۔

(۲) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶۔

یروی احادیث منکرہ - (۱)  
ابوصلت عجیب و غریب روایت نقل کرتا ہے۔

### تنقید و تحقیق:

دوسرا نظریہ ابوصلت کی وثاقت، امانت داری اور سچائی کے لیے ضرور رساں نہیں چونکہ اہل سنت کی نظر میں رجالی اعتبار سے کسی راوی کے روایات فضائل بیان کرنا کہ جن کو وہ عجیب و غریب روایات کہہ رہے ہیں اس راوی کے ضعیف ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ تضعیف کے لیے روایات مناکیر کے علاوہ کوئی اور دلیل ہونی چاہیے۔ (۲)

### تیسرا نظریہ

اس نظریہ میں ابوصلت کی شخصیت اور ان سے منقول روایات دونوں پر اعتراض ہوا ہے۔ بعض اہل سنت کے متعصب افراد نے صرف اہل بیت کی محبت اور ان کے فضائل میں روایات نقل کرنے پر طرح طرح کی تہمتیں لگائیں اور مختلف طریقے سے توہین کی ہے۔

(۱) کتاب الضعفاء، ص ۱۰۸، شمارہ ۱۴۰۔

(۲) الرفع والتسمیل فی الجرح والتعدیل، تالیف لکھنوی حنفی۔ ص ۹۸، ایقاظ ۷۔

ابراہیم بن یعقوب جوزجانی (۲۵۹ھ):

اس نے ابوصلت کے بارے میں امام اہل حدیث یحییٰ بن معین اور دیگر علماء اہل سنت کی توثیق کو نظر انداز کیا اور صرف تعصب سے کام لیتے ہوئے ابوصلت ہروی کی توہین و بے ادبی کی اور اس طرح کہا:

كان ابو الصلت الهروي زائغاً عن الحق مائلاً عن القصد، سمعت من حدثني عن بعض الأئمة انه قال فيہ: هو الكذب من روث حمار الدجال و كان قديماً متلوثاً في الاقدار۔ (۱)

ابوصلت ہروی راہ حق سے منحرف، راہ اعتدال سے ہٹا ہوا تھا، میں نے ان علماء سے سنا کہ جو بعض آئمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابوصلت کذب و جھوٹ اور دجال کے گدھے کی لیدھ ہے، وہ پہلے ہی سے گندگیوں میں آلودہ تھا۔

ابوحاتم رازی شافعی (۲۷۷ھ):

لم یکن عندی بصدوق و هو ضعیف۔ (۲)  
میرے نزدیک وہ سچا نہیں ہے اور وہ ضعیف ہے۔

---

(۱) احوال الرجال، ص ۲۰۵-۲۰۶، شماره ۳۷۹۔

(۲) الجرح والتعديل، ج ۶، ص ۲۸، شماره ۲۵۷۔



ابوزرعہ دمشقی حنبلی (۲۸۱ھ):

ابوحاتم رازی شافعی کہتا ہے: امر ابو زرعة ان يضرب على حديث ابى الصلت  
وقال: لا احدث عنه و لا ارضاه۔ (۱)

ابوزرعہ نے حکم دیا کہ ابوصلت کی روایات کو نقل نہ کیا جائے اور کہا کہ میں اس سے حدیث نقل  
نہیں کرتا اور نہ اس سے راضی ہوں۔

نسائی شافعی (۳۰۳ھ):

اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے بھی ابوصلت کی تضعیف کی ہے اور کہا ہے:  
ليس بثقة۔ (۲) وہ ثقہ نہیں ہے۔

عقیلی مکی (۳۲۲ھ):

وہ انتہائی تعصب کے ساتھ ابوصلت کے بارے میں کہتا ہے:

كان رافضياً خبيثاً --- و ابو الصلت غير مستقيم الامر۔ (۳)  
ابوصلت رافضی اور پست ہے اس کا عقیدہ صحیح و درست نہیں ہے۔

(۱) الجرح والتعديل، ج ۶، ص ۲۸، شمارہ ۲۵۷۔

(۲) نسائی شافعی کی کتاب الضعفاء والمترکین میں اس طرح کی کوئی بات نہیں آئی ہے لیکن دوسروں نے  
اس کی طرف اس طرح کی نسبت دی ہے۔ دیکھیے: تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۵۱۔ تہذیب الکمال فی اسماء  
الرجال، ج ۱۱، ص ۳۶۶۔

(۳) الضعفاء الکبیر، ج ۳، ص ۷۰-۷۱، شمارہ ۱۰۳۶۔

دوسری جگہ کہا ہے:

کذاب۔ (۱) وہ بہت جھوٹا ہے۔

ابن حبان ہستی شافعی (۳۵۴ھ):

اس نے دو مقام پر ابوصلت ہروی کی شخصیت اور احادیث کی تضعیف کی ہے وہ کہتا ہے:

يجب ان يعتبر حديثه (الامام الرضا) اذا روى عنه غير اولاده و شيعته و ابى  
صلت خاصة ، فان الاخبار التي رويت عنه و بين بواسطيل ، انما الذنب فيهما لابي  
الصلت و لا اولاده و شيعته۔ (۲)

حضرت امام رضاؑ کی احادیث پر اعتبار کرنا واجب ہے مگر جب کہ وہ احادیث آپ کی اولاد  
اور شیعوں اور خصوصاً ابوصلت ہروی کے علاوہ کسی اور نے نقل کی ہوں اس لیے وہ تمام روایات  
جو ان لوگوں نے نقل کی ہیں وہ سب باطل ہیں اور ان کا گناہ ابوصلت ہروی امام رضاؑ کی اولاد  
اور شیعوں کی گردن پر ہے۔

يروى عن حماد بن زيد و اهل العراق عجائب في فضائل علي و اهل بيته ،

لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد۔ (۳)

(۱) تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶۔ تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۵۰۶۔

(۲) کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۶۔

(۳) کتاب البحر و جین، ج ۲، ص ۱۵۱۔

ابوصلت ہروی حماد بن زید اور اہل عراق سے علیؑ اور آل علیؑ کے فضائل میں عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے، ابوصلت اگر ان روایات کو تنہا نقل کرے تو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

ابن عدی جرجانی شافعی (۳۶۵ھ):

وہ بھی ابوصلت ہروی کی تضعیف کرتے ہوئے اس سے منقول روایات خصوصاً حدیث ایمان کے جعل و من گھڑت کی نسبت دیتا ہے اور کہتا ہے:

ولعبد السلام هذا عن الرزاق احاديث مناكير في فضائل علي وفاطمه والحسن و الحسين ، وهو متهم في هذه الاحاديث ويروي عن علي بن موسى الرضا حديث (الايمان معرفة القلب) وهو متهم في هذه الاحاديث۔ (۱)

عبدالسلام نے عبدالرزاق سے علیؑ و فاطمہ و حسن و حسین کے بارے میں عجیب و غریب احادیث نقل کی ہیں وہ ان احادیث کے گھڑنے میں متہم ہے اور وہ علی بن موسی الرضا سے حدیث ایمان نقل کرتا ہے کہ وہ ان احادیث کے جعل کرنے میں متہم ہے۔

دارقطنی بغدادی شافعی (۳۸۵ھ):

اس کی طرف بھی نسبت دی گئی ہے کہ وہ بھی شدت کے ساتھ ابوصلت کی تضعیف کرتا ہے اور توہین آمیز کلمات سے ابوصلت کا تذکرہ کرتا ہے:

(۱) الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۵، ص ۳۳۱-۳۳۲، شمارہ ۱۸/۵۱۸-۱۲۸۶۔

کان رافضياً خبيثاً۔

وہ رافضی وخبیث وپست ہے۔

دوسری جگہ پر ابوصلت کی طرف جعل حدیث کی نسبت دیتا ہے اور کہتا ہے:

روی عن جعفر بن محمد الحدیث عن آبائه عن النبی انه قال: الايمان اقرار  
بالقول عمل بالجوارح --- وهو متهم بوضعه لم يحدث به الا من سرقه منه ، هو  
الابتداء فی الحدیث۔ (۱)

ابوصلت نے جعفر بن محمد سے کہا کہ انہوں نے اپنے آباء و اجداد سے اور انہوں نے رسول خدا  
سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایمان زبان سے اقرار اور اعضاء و جوارح سے عمل  
کرنے کا نام ہے۔ وہ اس حدیث کے گھڑنے کا متہم ہے، اس سے کوئی بھی حدیث نقل نہیں کرتا  
مگر یہ اس سے چراتا ہے کہ یہی روش حدیث گھڑنے کی ابتداء ہے۔

محمد بن طاہر مقدسی ظاہری (۵۰۷ھ):

وہ ابوصلت کو جھوٹا سمجھتا ہے اور کہتا ہے:

کذاب۔ (۲) وہ جھوٹا ہے۔

(۱) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۵۱۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱۱، ص ۴۶۴۔ میزان الاعتدال فی نقد

الرجال، ج ۲، ص ۶۱۶۔ تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۲۸۶۔

(۲) اکمال تہذیب الکمال، ج ۸، ص ۲۷۴، شمارہ ۳۲۹۶۔

ابوسعبد الکریم سمعانی شافعی (۵۶۲ھ):

وہ ابن حبان ہستی کے کلام کی تکرار کرتے ہوئے ابوصلت کی روایات پر اعتراض کرتا ہے۔

یروی عن حماد بن زید و اهل العراق العجائب فی فضائل علیؑ و اهل بیتہ لا

یحوز الاحتجاج به اذا انفرد۔ (۱)

ابوصلت عراقی ہے حماد بن زید سے روایت نقل کرتا ہے، فضائل علیؑ اور آپ کے اہل بیت کی شان میں بہت عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں، کہ جن کے ذریعہ احتجاج و استدلال کرنا صحیح نہیں ہے اگر سلسلہ سند میں ابوصلت تھا ہو۔

ابوالفرج ابن جوزی حنبلی (۵۹۷ھ):

اس نے ابوصلت کو ضعیف و متر و کین میں سے شمار کیا ہے۔ (۲)

ذہبی شافعی (۴۷۸ھ):

اس نے متعدد مقامات پر ابوصلت کی روائی حیثیت کی جرح و تضعیف اور ان سے منقول روایات پر اعتراضات کیے ہیں۔ کہ جن کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

الشیخ العالم العابد شیخ الشیعة --- له فضل و جلال فیما لیتہ ثقة۔ (۳)

(۱) الانساب، ج ۵، ص ۶۳۷۔

(۲) کتاب الضعفاء و المتر و کین، ج ۲، ص ۱۰۶، شمارہ ۱۹۲۶۔

(۳) سیر اعلام النبلاء، ج ۱۱، ص ۴۴۶-۴۴۸۔

ابوصلت بزرگوار عالم عابد اور شیعوں کے رئیس تھے اور کافی فضل و کمال رکھتے تھے لیکن اے کاش کہ ثقہ ہوتے۔

الرجل الصالح الا انه شيعي جلد۔ (۱)

وہ نیک و صالح انسان ہے مگر متعصب شیعہ ہے۔

اتهمه بالكذب غير واحد ، قال ابو زرعة لم يكن بثقه وقال ابن عدی : متهم و

قال غيره رافضي۔ (۲)

متعدد افراد نے ابوصلت کو جھوٹ سے متہم کیا ہے ابو زرعم نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور

ابن عدی نے کہا کہ ابوصلت متہم ہے، دوسرے لوگوں نے کہا کہ وہ رافضی ہے۔

ابو الصلت عبد السلام بن صالح الهروي واہ۔ (۳)

ابوصلت عبد السلام بن صالح ہروی سست و بے اعتبار آدمی ہے۔

ابو الصلت الهروي الشيعي ، الرجل العابد متروك الحديث۔ (۴)

ابوصلت ہروی شیعہ عابد انسان ہے لیکن اس کی حدیث متروک ہیں کہ جن پر عمل نہیں ہوتا۔

(۱) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۲، ص ۶۱۶، شمارہ ۵۰۵۱۔

(۲) دیوان الضعفاء والمترکین، ج ۲، ص ۱۱۲، شمارہ ۲۵۲۸۔

(۳) المقتنی فی سرداکنی، ج ۱، ص ۳۸۲، شمارہ ۳۲۱۹۔ البحر دنی اسماء سنن ابن ماجہ، ص ۲۱۳، شمارہ ۱۷۳۹۔

(۴) المغنی فی الضعفاء، ج ۱، ص ۶۲۴، شمارہ ۳۶۹۴۔

ابو الصلت خاد م علی بن موسیٰ الرضا واہ شیعی متہم مع صلاحہ۔ (۱)  
 ابوصلت امام علی رضا کا خادم اور بے اعتبار شیعہ ہے، صلاحیت و شائستگی کے باوجود اس  
 پر احادیث گھڑنے کا الزام ہے۔  
 دوسری جگہ پر حاکم نیشاپوری کے کلام کو رد کرتے ہوئے کہ اس نے ابوصلت کو ثقہ و امین جانا  
 ہے کہتا ہے:

لا والله لا ثقة و لا مامون۔ (۲)

نہ خدا کی قسم! ابوصلت نہ ثقہ ہے اور نہ امین۔

ابن کثیر دمشقی (۴۷۷ھ):

اس نے ابوصلت کو ضعفاء میں شمار کیا ہے لہذا کہتا ہے:

ابو الصلت الہروی احد الضعفاء۔ (۳)

ابوصلت ہروی ضعفاء میں سے ایک ہے۔

ان تضعیفات کی بناء پر بہت سے متعصب افراد سنن ابن ماجہ کی شرح کرتے ہوئے جب  
 حدیث ایمان پر پہنچتے تو اس کو ابوصلت کی وجہ سے بہت شدت کے ساتھ رد کیا اور اس کو جعلی اور  
 ابوصلت کی من گھڑت قرار دیا ہے۔

(۱) الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستہ، ج ۱، ص ۶۵۲-۶۵۳، شمارہ ۶۸، ۳۳۶۸۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۷، ج ۴، ص ۶۳۷/۲۳۵۔

(۳) البدایۃ والنہایۃ، ج ۱۰، ص ۳۲۹۔

بوصیری شافعی (۸۴۰ھ):

وہ کہتا ہے:

اسناد هذا الحديث ضعيف لاتفاقهم على ضعف ابي الصلت الهروي - (۱)  
اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں چونکہ تمام علماء رجال کا ابوصلت کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ علماء و بزرگان اہل سنت کی نظر میں ابوصلت کی بزرگی و عظمت اور ان توثیق اس بات پر دلیل ہے کہ بعض لوگوں کا تضعیف کرنا بے بنیاد اور نامناسب دعویٰ ہے۔  
بشار عواد معروف (۲)، صفاء صفوی، احمد عدوی (۳) و ناصر الدین البانی حنبلی (۴) میں سے ہر ایک نے حدیث ایمان کو گھڑی ہوئی و جعلی مانا ہے اور اس کی جعل و گھڑنے کی تہمت ابوصلت پر لگائی ہے۔

(۱) مصباح الزجاجة فی زوائد سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۲۱-۱۲۲، ح ۲۳۔

(۲) سنن ابن ماجہ، تحقیق و تعلیق بشار عواد، ج ۱، ص ۸۹-۹۰، ح ۶۵۔

(۳) اہداء الدیباچۃ بشرح سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۶۸-۶۹، ح ۶۵۔

(۴) ضعیف سنن ابن ماجہ، ص ۶-۷، ح ۱۱۔ ضعیف الجامع الصغیر و زیادۃ، ص ۳۳۹، شمارہ ۲۳۰۹۔



## نقد و تحقیق:

اول: علماء اہل سنت و متقدمین اہل حدیث جیسے یحییٰ ابن معین وغیرہ کا ابوصلت ہروی کی توثیق کرنا وان کی عظمت و جلالت کا معترف ہونا تیسرے نظریہ کی رد کے لیے بہترین دلیل ہے دوم: نسائی شافعی و دارقطنی کا ابوصلت کی تضعیف کرنا معلوم نہیں ہے چونکہ ان کی کتب ضعیف میں عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی کا نام نہیں ہے۔

سوم: بالفرض نسائی شافعی کا ابوصلت ہروی کی تضعیف کرنا صحیح بھی ہو تو بھی یہ لوگ مثلاً نسائی شافعی، ابو حاتم رازی شافعی، ابن حبان بستی شافعی اور یحییٰ ابن معین ان لوگوں میں سے ہیں کہ جو علماء اہل سنت کے بقول چھوٹی چھوٹی بات پر راوی کی تضعیف کر دیتے اور جرح و تعدیل میں حد سے گذرنے والے شدت پسند لوگوں میں سے شمار ہوتے ہیں لہذا ان کی تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

فانہم معروفون بالاسراف فی الجرح والتعننت فیہ ، فلیثبت العاقل فی الرواۃ الذین تفردوا بجرحہم ولیتفکرو فیہ - (۱)

یہ افراد جرح و تعدیل میں مسرفین و متعنتین میں سے شمار ہوتے ہیں اور تھوڑے سے بھی ضعف کی بنیاد پر راوی کو اعتبار سے ساقط کر دیتے ہیں، عاقل وہ ہے کہ جو ان کے افراد کے تضعیف شدہ راویوں کے بارے میں خود تفکر و تحقیق کرے۔

(۱) الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، تالیف لکھنوی حنفی۔ ص ۱۱۱-۱۲۲، ایقاظ ۱۹۔

یہ واضح رہے کہ ان لوگوں میں یحییٰ ابن معین کا بھی نام ہے جب کہ یحییٰ ابن معین نے ابوصلت ہروی کی توثیق کی ہے لہذا یہ توثیق علماء کے نزدیک علمی مقام رکھتی ہے اس لیے کہ جو شخص تھوڑے سے ضعف و کمی کی خاطر راوی کی تضعیف کرتا ہو وہ ابوصلت کی توثیق کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ابوصلت میں تھوڑا سا بھی ضعف نظر نہیں آیا ہے۔

چہارم: اس نظریہ کی بنیاد ابوصلت ہروی کا مذہب اور ان کا اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب والی روایات کو نقل کرنا ہے۔

ابوصلت کو صرف محبت اہل بیت اور ان کے فضائل کو نقل کرنے کے جرم میں کہ وہ بھی خود اہل سنت کے علماء جیسے عبدالرزاق صنعانی وغیرہ سے ہی نقل کی ہیں ان کو برے برے الفاظ اور ناشائستہ عبارات سے یاد کیا حتیٰ گالیاں تک دی ہیں۔

تاریخی اعتبار سے اس توہین اور تضعیف کی بنیاد جوزجانی اور اس کی عبارات ہیں، اس نے اپنے اندھے تعصب سے نہ فقط ابوصلت ہروی بلکہ ہر اس راوی کو کہ جس نے اہل بیت کے فضائل میں کوئی روایت نقل کی ہو خواہ وہ سنی ہی کیوں نہ ہو برے الفاظ، نامناسب عبارات سے نوازا اور تضعیف و توہین کی ہے۔ اور انتہائی افسوس کہ بعض دوسرے علماء نے بغیر سوچے سمجھے اور بغیر تحقیق و جستجو کے جوزجانی کی عبارات ہی کو دوسرے لفظوں میں دہرایا ہے۔

جوزجانی کہ جو ان تمام تضعیفات کی بنیاد ہے، حق یہ ہے کہ وہ علماء و بزرگان اہل سنت کی نظر میں کوئی اعتبار نہیں رکھتا، علماء اس کو ناہمی مانتے ہیں، اس کے اور اس کے ماننے والوں کے نظریات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

## جوز جانی، ابوصلت پر تہمتوں کی وجہ:

ابوصلت ہروی کی بلند و بالا شخصیت کو مجروح و مخدوش ایک ناصبی انسان بنام ابراہیم بن یعقوب جوز جانی (۲۵۹ھ) نے کیا، اس نے ابوصلت کی بلا دلیل و سبب مخالفت کی ہے ان کا جرم صرف اتنا تھا کہ انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب میں احادیث بیان کی ہیں جب کہ ان احادیث کی بہت سے اہل سنت علماء و بزرگوں جیسے یحییٰ ابن معین وغیرہ نے تائید کی ہے۔ لیکن ابوصلت ہروی حضرت علیؑ کی محبت کے جرم میں مذکورہ ذیل عبارات و اوصاف سے نوازے جاتے ہیں:

كان ابو الصلت الهروي زائغاً عن الحق مائلاً عن القصد، سمعت من حدثني عن بعض الأئمة انه قال فيه هو الكذب من روث حمار الدجال و كان قديماً متلوثاً في الاقدار۔ (۱)

ابوصلت ہروی راہ حق سے منحرف، سیدھے راستے سے ہٹا ہوا تھا، میں نے ان علماء سے سنا کہ جو بعض آئمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابوصلت کذب و جھوٹ اور دجال کے گدھے کی لیدھ ہے، وہ پہلے ہی سے گندگیوں میں آلودہ تھا۔ اور بہت سے افراد نے غور و تامل کیے بغیر صرف جوز جانی کے کلام پر اعتماد کرتے ہوئے ابوصلت کی تضعیف کی ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۱) احوال الرجال، ص ۲۰۵، شمارہ ۳۷۹۔

اہل سنت کے علماء و بزرگوں کا اعتراف کہ جو زجانی دشمن اہل بیتؑ ہے۔  
جو زجانی ناصبی کی تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور ابوصلت کی شخصیت پر کوئی نقص وارد نہیں  
ہو سکتا ہے۔ چونکہ اولاً جو زجانی علماء اہل سنت جیسے ابن شافعی، دارقطنی شافعی، ذہبی شافعی و ابن  
حجر شافعی اور معاصرین میں سے غماری شافعی و حسن بن علی سقاف شافعی کے بقول حضرت علیؑ  
سے دل میں بغض و حسد رکھتا تھا، ظاہر ہے کہ ایسا شخص یقیناً آپؐ کے فضائل کو رد کرے گا۔ اور  
آنحضرتؐ و اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب نقل کرنے والے افراد کی تضعیف کرے  
گا۔

ابن عدی جرجانی شافعی لکھتا ہے:

كان مقيما بدمشق يحدث على المنبر --- كان شديد الميل الى مذهب اهل

دمشق في التحامل على علي - (۱)

وہ دمشق میں رہتا تھا اور منبر پر حدیثیں بیان کرتا تھا اور اہل دمشق کے مذہب کے طریقے پر

علیؑ کی دشمنی پر بہت زیادہ مائل تھا۔

دارقطنی شافعی کہتا ہے:

فيه انحراف عن علي - (۲) وہ حضرت علیؑ سے منحرف تھا۔

(۱) الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۱، ص ۳۱۰، شمارہ ۱۳۲/۱۳۲۔

(۲) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۱۵۹، شمارہ ۳۳۲۔ معجم البلدان، ج ۲، ص ۱۸۳۔

ابن حبان بستی شافعی کہتا ہے:

کان ابراہیم بن یعقوب جوزجانی ، حریزی المذہب۔ (۱)

ابراہیم بن یعقوب جوزجانی حریزی المذہب (ناصبی و دشمن علیؑ) تھا۔

ابن حجر عسقلانی شافعی، ابن حبان بستی کے کلام کی توضیح یوں بیان کرتا ہے:

حریزی --- نسبة الی حریز بن عثمان المعروف بالنصب و کلام ابن عدی

یؤید هذا --- (۲)

حریزی، حریز بن عثمان کی طرف نسبت ہے کہ جو بغض و دشمنی علیؑ میں معروف تھا ابن عدی

کے کلام سے بھی اس مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

ذہبی شافعی بھی ابن عدی شافعی کے کلام کو نقل کرنے کے بعد جوزجانی کے بارے میں

کہتا ہے:

قد کان النصب مذہباً لاهل دمشق فی وقت۔ (۳)

اس زمانے میں اہل دمشق کا مذہب بغض و دشمنی علیؑ تھا۔

ابن حجر عسقلانی شافعی بھی ابن حبان شافعی، ابن عدی شافعی اور دارقطنی کے کلاموں کو نقل

کر کے جوزجانی کو ناصبی قرار دیتے ہوئے اس کی کتاب کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے:

(۱) کتاب الثقات، ج ۸، ص ۸۱۔

(۲) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۱۵۹، شمارہ ۳۳۲۔

(۳) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۱، ص ۷۶، شمارہ ۲۵۷۔

و کتابہ فی الضعفاء یوضح مقالته۔۔۔ (۱)

اس کی کتاب ضعفاء کے بارے میں اس کے عقیدے کی وضاحت کرتی ہے۔  
اس کتاب میں تمام وہ افراد کہ جو مجاہد و شیعان علیٰ ہیں یا آنحضرتؐ کے فضائل نقل کرتے  
ہیں سب کی تضعیف کی گئی ہے اور جگہ جگہ ان لوگوں کی توہین و نامناسب کلمات سے یاد کیا  
گیا ہے۔ اسی بناء پر ابن حجر عسقلانی نے اس کی تضعیفات کو قبول نہیں کیا اور ان کو بے اعتبار جانا  
ہے۔ (۲)

ابن حجر ایک جگہ جو زجانی پر بہت سختی سے انتقاد و اعتراض کرتا ہے:

الجوزجانی کان ناصباً منحرفاً عن علی، فهو ضد الشیعی المنحرف عن  
عثمان والصواب موالاتهما جمیعاً ولا ینبغی ان یسع قول مبتدع فی مبتدع۔ (۳)  
جو زجانی ناصبی اور علیؑ کی راہ سے منحرف ہے وہ ان شیعوں کا دشمن ہے کہ جو عثمان کو نہیں  
مانتے جبکہ صحیح عقیدہ علی و عثمان دونوں کی دوستی ہے اور یہ صحیح نہیں ہے کہ کسی بدعتی کی بات کسی  
دوسرے بدعتی کے بارے میں سنی جائے۔

(۱) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۱۵۹، شمارہ ۳۳۲۔

(۲) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۸۱۔

(۳) ہدی الساری معروف بمقدمہ فتح الباری، ص ۴۱۰۔

عبدالعزیز غماری شافعی جو زجانی کے بارے میں صاف صاف لفظوں میں بیان کرتا ہے:

ابو اسحاق جو زجانی ہو ناصبی مشہور لہ صولات و جومات و تہاجمات  
شانئة فی القدح فی الآئمة الذین وصفوا بالتشیع حتی دعاه ذالک الی الکلام فی  
اہل الکوفة کافة، واخذ الحذر منهم و من روایاتهم و هذا معروف عنه ، مشہور لہ  
، حتی نصوا علی عدم الالتفات الی طعنه فی الرجال الکوفیین او من کان علی  
مذہبہم فی التشیع۔ (۱)

ابو اسحاق جو زجانی ناصبی ہے اور مشہور ہے کہ اس نے تمام شیعہ حضرات حتی تمام اہل کوفہ پر  
کافی ہتھتیں لگائیں اور ان کی تضعیف و برائی میں بہت برے نامناسب الفاظ سے تذکرہ کیا حتی  
کہ بزرگوں کی بھی قدح و مذمت کی ہے، ان لوگوں سے روایات لینے سے منع کیا ہے یہ بات  
اس کے بارے میں معروف و مشہور ہے۔ انتہا یہ ہے کہ علماء نے جو زجانی کے متعلق کہا ہے کہ وہ  
اگر کسی اہل کوفہ یا کسی بھی شیعہ پر طعن و تشنیع کرے اور جرح و قدح کرے تو وہ قابل اعتبار نہیں  
ہے اور اس کے طعن پر اعتبار نہ کیا جائے، شیعوں کے بارے میں جو زجانی کے کلام پر توجہ  
والتفات نہیں کرنا چاہیے۔

---

(۱) غماری شافعی، عبدالعزیز: بیان نکلت الناکث، ص ۵۴۔

حسن بن علی ستفانعی کہتا ہے:

الجوزجانی من السلف الطالح و هو احد المنحرفین عن الحق و یرمی الناس  
الانحراف قبحه اللہ تعالیٰ ، و هو سباب شتام للصحابۃ الخیار البررة رضی اللہ  
عنہم و میال للمجرمین۔ (۱)

جوزجانی ماضی کے برے و پست ترین لوگوں میں سے ہے وہ راہ حق سے منحرف تھا وہ  
لوگوں پر منحرف ہونے کی تہمتیں لگاتا تھا، خدا اس کی صورت کو سیاہ کرے، وہ نیک اور اچھے صحابہ  
کرام کو بہت گالیوں بکتا اور بہت گندی باتیں کرتا اور مجرموں کی طرف مائل تھا۔

### نتیجہ

اولاً، جوزجانی کی تضعیفات و جرح و قدح کے متعلق اہل سنت کے علماء و بزرگوں کے کلام کو  
مد نظر رکھتے ہوئے، خصوصاً شیعان امیر المؤمنین اور اہل بیت طاہرین علیہم السلام کے متعلق یا  
ان افراد کے متعلق کہ جو فضائل اہل بیت میں روایات نقل کرتے ہیں جوزجانی کے بیان کا کوئی  
اعتبار نہیں ہے۔

ثانیاً، جو روایات ابوصلت نے امیر المؤمنین اور اہل بیت طاہرین کے متعلق نقل کی ہیں ان کو  
علماء اہل سنت خصوصاً یحییٰ ابن معین نے قبول کیا اور ان کی تائید میں ان روایات کو دوسرے طرق  
سے بھی نقل کیا ہے تاکہ ابوصلت اور ان روایات کی صحت میں کوئی شک باقی نہ رہے۔

(۱) محمد بن عقیل: العتب الجمیل علی اہل الجرح والتعدیل، تحقیق حسن بن علی ستفانعی، ص ۱۲۲۔



ثالثاً، اگر یہی معیار رہے کہ ہر اس راوی کی تضعیف کی جائے کہ جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور اہل بیت طاہرین علیہم السلام کے فضائل و مناقب میں روایات نقل کرتا ہے جیسا کہ جو زبانی کی روش ہے تو پھر بہت زیادہ راوی اور صحابہ و تابعین کی بے پناہ روایات کو نظر انداز کرنا پڑے گا اور ان سب کی تضعیف کرنی ہوگی بقول ذہبی شافعی:

فلو رد حدیث ہولاء لذهب جملة من الآثار النبویة ، و هذه مفسدة بینة۔ (۱)  
اگر ان افراد و حضرت امیر المؤمنین کے شیعوں اور مجبوں کے کلام کو رد کیا جائے تو احادیث نبوی میں سے ایک عظیم حصہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

رابعاً، ہماری گفتگو حدیث ایمان کے متعلق ہے کہ جو ابوصلت نے حضرت امام رضاؑ سے نقل کی ہے اور آپ نے اپنے آباء و اجداد سے روایت فرمائی ہے یہاں تک کہ سلسلہ حضرت علیؑ اور حضرت رسول اکرمؐ تک جا پہنچا ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ حدیث دوسرے طریقوں سے بھی نقل ہوئی ہے کہ جو ابوصلت کے طریق کی تائید اور اس کو صحت و قوت بخشتے ہیں۔

خامساً، اہل سنت کے علماء کا ابوصلت کی تائید و توثیق کرنا، اس کی روایات پر اعتماد کرنا خصوصاً حدیث سلسلۃ الذہب اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کو شفا بخش ماننا بلکہ ان اسناد کے ذریعہ شفا پانے واس کا تجربہ حاصل کرنے کے بعد اصلاً راوی یا روایت کی نفی کا کوئی وہم و گمان بھی باقی نہیں رہتا۔

---

(۱) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۱، ص ۵۔

## ابوصلت ہروی کے مذہب کے بارے میں گفتگو

ابوصلت کے مذہب کے بارے میں حق یہ ہے کہ اکثر علماء شیعہ ان کو شیعہ امامی مانتے ہیں (۱) سوائے شیخ طوسی (۲) اور ان کی پیروی میں ابن داؤد حلی (۳) و علامہ حلی (۴) کہ وہ ان کو عامی المذہب مانتے ہیں، لیکن اکثر علماء اہل سنت نے ابوصلت ہروی کو سنی المذہب مگر شیعیت کی طرف مائل قرار دیا ہے۔ یہاں پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیوں اہل سنت کے کلام میں اکثر مواقع پر ابوصلت کے متعلق ”شیعی“، ”شیعی جلد“، ”رافضی خبیث“ جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں؟ کہ یہ الفاظ اہل سنت کی جانب سے ابوصلت کے شیعہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ علم رجال اور خصوصاً اہل سنت کی نظر میں ان الفاظ کے خاص معانی ہیں جن کی وضاحت پیش کی جا رہی ہے۔

- 
- (۱) رجال نجاشی، ص ۲۴۵، شمارہ ۶۴۳۔ تنقیح المقال فی علم الرجال، ج ۲، ص ۱۵۳۔ مجمل رجال الحدیث و تفضیل طبقات الرواة، ج ۱۰، ص ۱۶-۱۸، شمارہ ۶۵۴۔
- (۲) رجال طوسی، ص ۳۸۰، شمارہ ۱۴، ص ۳۹۶، شمارہ ۵۔
- (۳) کتاب الرجال، ص ۴۷۴، شمارہ ۲۹۵۔
- (۴) خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال، ص ۲۰۹، شمارہ ۶۷۲۔

## اہل سنت کے نزدیک ”شیعہ“ ”شیعہ جلد“ اور ”رافضی خبیث“ جیسے الفاظ کے معانی

اہل سنت کی نظر میں لفظ شیعہ کا ملا اصطلاح شیعہ امامیہ سے متفاوت ہے اس لیے کہ شیعہ امامیہ کی اصطلاح میں شیعہ اس کو کہا جاتا ہے کہ جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولایت بلا فصل کا معتقد اور ان کے بعد آپ کے گیارہ معصوم فرزندوں کی امامت کو مانتا ہو۔ اور اصحاب آئمہ کا شیعہ ہونے کا مطلب یہ ہے وہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولایت بلا فصل اور ان کے بعد اپنے زمانے تک آپ کے معصوم فرزندوں کی امامت کا معتقد ہو یعنی جس امام کے زمانے میں زندگی بسر کر رہا ہو اس امام کو حجت الہی و امام برحق مانتا ہو۔ جب کہ اہل سنت کے نزدیک شیعہ اور اس جیسے الفاظ کے معانی، مذکورہ معنی سے جدا ہیں۔ لہذا کسی اہل سنت کے کسی شخص کو شیعہ کہنے سے اس شخص کے شیعہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی۔

اہل سنت کے نزدیک شیعہ کے متعلق دو نظریے ہیں، بعض افراد معتقد ہیں کہ شیعہ اس کو کہتے ہیں کہ جو حضرت علیؑ کا محب و دوست ہو اور آپ کو عثمان سے افضل مانتا ہو اور یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ امام علیؑ اپنی تمام جنگوں میں حق پر تھے اور ان کے مقابلے میں آنے والے باطل پر تھے لیکن شیخین (ابوبکر و عمر) کی حضرت علیؑ پر فوقیت و افضلیت کا قائل ہو۔ (۱)

(۱) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۸۱۔ حدی الساری معروف بمقدمہ فتح الباری، ص ۲۸۳۔

بعض دوسرے لوگ معتقد ہیں کہ شیعہ اس کو کہا جاتا ہے کہ جو حضرت علیؑ کو تمام صحابہ پر فوقیت دیتا ہو حتیٰ شیخین سے بھی افضل ماننا ہو اور آپ کی افضلیت کا قائل ہونہ کہ خلافت میں استحقاق خلافت کا۔ (۱)

شیعہ غالی، جلد، ان الفاظ کے بارے میں بھی دو نظریے ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو شخص حضرت علیؑ کو تمام صحابہ اور سب سے افضل ماننا ہو حتیٰ شیخین سے بھی۔ (۲)

لیکن دوسرے افراد کہتے ہیں کہ شیعہ غالی یا جلد وہ ہے کہ جو حضرت علیؑ کو چاہتا ہو محبت و دوست ہو لیکن آپ کو شیخین پر فوقیت نہیں دیتا فقط عثمان سے افضل ماننا ہو اور عثمان، معاویہ، طلحہ و زبیر اور تمام وہ افراد کہ جنہوں نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے ان پر لعنت کرتا ہو۔ (۳)

رافضی خبیث، تمام اہل سنت کے نزدیک رافضی خبیث اس کو کہا جاتا ہے کہ جو حضرت علیؑ کی محبت و دوستی کے ساتھ ساتھ آپ کو تمام صحابہ سے افضل ماننا ہو حتیٰ شیخین سے بھی اور آنحضرت کو مستحق خلافت بلا فضل کا معتقد ہو اور تمام غاصبین خلافت و شیخین سے بیزاری اور ان پر لعنت کرتا ہو۔ (۴)

---

(۱) تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۸۱۔

(۲) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۱، ص ۵۔ ہدی الساری معروف بمقدمہ فتح الباری، ص ۴۸۳۔

(۳) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۱، ص ۶۔

(۴) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج ۱، ص ۶۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۸۱۔

لہذا شیعہ، شیعہ غالی، و جلدان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ سنی مذہب ہیں لیکن شیعیت کی طرف مائل ہیں لیکن رافضی ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ جو حضرت علی کی خلافت بلا فصل کا معتقد ہو۔ لیکن پھر بھی صرف اس جملے سے کسی کو شیعہ امامی ثابت نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ اس معنی رافضی میں فرقہ زیدیہ، کیسانیہ، اسماعیلیہ و واقفیہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

### تحقیق و تبصرہ

مذکورہ معانی اور اہل سنت کے نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے صاف صاف کہا جاسکتا ہے کہ ابوصلت ہروی اہل سنت کی نظر میں سنی مذہب تھے لیکن رافضی نہیں تھے اور تاریخی واقعات سے بھی جس چیز کا استفادہ ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ابوصلت سنی مذہب اور شیعیت کی طرف مائل تھے لہذا ان کی اصطلاح میں شیعہ جلد و شیعہ غالی تھے۔ وہ تاریخی واقعات کہ جو ابوصلت کے شیعہ جلد و شیعہ غالی ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- ابوصلت ہروی نے فضائل اہل بیتؑ میں روایات خصوصاً حضرت علیؑ کے فضائل میں بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں جیسے حدیث ”انا مدینة العلم و علی بابها“ (۱) اور حدیث سلسلۃ الذہب (۲)۔

(۱) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۵۱۔

(۲) اس کی تفصیل پہلی اور دوسری فصل میں بیان ہو چکی ہے۔

۲- خطیب بغدادی شافعی، مروزی کی ”تاریخ مرو“ سے نقل کرتے ہوئے ابوصلت کے بارے میں کہتا ہے:

وكان يعرف بكلام الشيعة- (۱) ابوصلت معروف متكلم شيعه ہے۔

۳- وہی مروزی شافعی سے ہی ابوصلت ہروی کا عقیدہ خلفاء کے بارے میں اس طرح بیان کرتا ہے: ورائته يقدم ابابكر و عمر و يترحم على علي و عثمان ولا يذكر اصحاب النبي الا بالجميل و سمعته يقول: هذا مذهبي الذين ادين الله به- (۲) میں نے ابوصلت کو دیکھا کہ وہ ابو بکر و عمر کو مقدم رکھتے اور نوحیت دیتے، علی و عثمان پر ترحم و احترام کرتے اور اصحاب رسول خدا کو احترام سے یاد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہی میرا مذہب و عقیدہ ہے۔

۴- مروزی شافعی فقط ابوصلت کی تضعیف کا ایک نقطہ بیان کرتا ہے وہ یہ کہ ابوصلت روایت مثالب کو بھی نقل کرتے جیسے ابو موسیٰ اشعری، معاویہ اور بعض صحابہ کے بارے میں لہذا کہتا ہے:

الا انه ثم احاديث يرويها في المثالب“ (۳)

یہ کہ ابوصلت ان روایات کو بھی نقل کرتا ہے کہ جو مثالب (طعن و تشنیع) میں وارد ہوئی ہیں۔

۵- لیکن دوسرے مقام پر دارقطنی کا دعویٰ یہ ہے کہ ابوصلت ہروی بنی امیہ کے بارے میں

اس طرح کہتا ہے:

---

(۱) و (۲) و (۳) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۴۷-۴۸۔

کلب للعلویۃ خیر من جمیع بنی امیۃ فقیل فیہم عثمان فقال فیہم عثمان۔ (۱)  
 علوی کتا بھی بنی امیہ کے تمام افراد سے بہتر ہے کسی نے کہا بنی امیہ میں عثمان بھی ہے تو کہا  
 ہاں عثمان سے بھی۔

یہ مطلب مروزی شافعی کے کلام کے منافی ہے اسی لیے ذہبی شافعی نے دارقطنی کے کلام  
 کو رد کیا ہے اور اس کلام کی سند پر اعتراض کیا ہے (۲) جب کہ مروزی شافعی کے کلام کو ابوصلت  
 کے بارے میں قبول کرتا ہے۔

### نتیجہ

تمام گفتگو سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ابوصلت سنی تھے اور شیخین کو خلیفہ مانتے تھے لیکن حضرت علیؑ  
 کی طرف بہت مائل تھے اور آپ کی شان و فضائل میں بہت سی روایات نقل کرتے ہیں، ابو  
 موسیٰ اشعری، معاویہ اور دیگر بنی امیہ کے مخالف تھے یہی وجہ رہی کہ ان کو شیعہ، شیعہ عالی و شیعہ  
 جلد جیسے الفاظ سے یاد کیا گیا۔

بنا براین عقلمندی اور دارقطنی شافعی نے ابوصلت کو رافضی کہا ہے یہ بے بنیاد دعویٰ ہے اس پر  
 کوئی دلیل و مدرک نہیں ہے۔

(۱) تاریخ بغداد، ج ۱۱، ص ۴۷-۴۸۔

(۲) تہذیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۶، ص ۹۲، شمارہ ۴۰۹۔





# چوتھا باب

---

دیگر احادیث

---



## تمام احادیث سلسلۃ الذہب

اب تک دو حدیثین، حدیث ایمان، و حدیث حصن کہ جو سلسلۃ الذہب کے نام سے معروف ہیں، بیان ہو چکی ہیں، اب اس حصہ میں دیگر وہ احادیث کہ جن کی اسناد سلسلۃ الذہب ہی کی طرح ہیں لیکن مطالب حدیث ایمان و حصن سے جدا ہیں اور حضرت امام رضاؑ نے ان کو بھی اپنے ابا و اجداد طاہرینؑ ہی سے تسلسل کے ساتھ نقل فرمایا ہے نیز علماء اہل سنت نے اپنی معتبر کتابوں میں ان کو درج کیا ہے، بیان کی جا رہی ہیں:

۱- ابن نجاشی (۶۴۳ھ) اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ ابن احمد بن محمد بن حنبل سے کہ اس نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے ابا و اجداد طاہرینؑ سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

ما من قوم کانت لہم مشورۃ فحضر معہم من اسمہ احمد و محمد فشاروہ  
الاخیر لہم۔ (۱)

کوئی بھی قوم و قبیلہ جب کبھی آپس میں مشورہ کرے اور ان کے درمیان محمد یا احمد نامی شخص بھی ہو تو خداوند عالم اس مشورے میں نیکی و بھلائی قرار دیتا ہے۔

---

(۱) ذیل تاریخ بغداد، ج ۱۹، ص ۱۳۵۔

۲- ابن نجار شافعی اپنی اسناد کے ساتھ یوسف بن عبداللہ غازی سے کہ وہ حضرت امام رضاؑ سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے اپنے آباء و اجداد طہیین طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

يقول الله تبارك و تعالیٰ : يا بن آدم ما انصفتني ، أ تحبب اليك بالنعمة و تنقمت الي بالمعاصي ، خيري عليك منزل و شرك الي صاعد و لا يزال ملك كريم يعطيني عنك كل يوم و ليلة بعمل قبيح ، يا بن آدم لو سمعت و صفك من غيرك و انت لا تدري من الموصوف لسارعت الي مقتته۔ (۱)

خداوند عالم نے آولاد آدم کو مخاطب کر کے فرمایا: اے فرزند آدم! میرے ساتھ تو نے انصاف نہیں کیا میں تیرے لیے نعمتیں بھیج کر تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تو گناہ انجام دے کر میرے عقاب و ناراضگی کا سبب بنتا ہے، میری نیکیاں و عنایات تجھ پر برس رہی ہیں اور تیرے گناہ و برائیاں آسمان چھو رہی ہیں، ہمیشہ شب و روز کا تباہ اعمال فرشتے مجھ تک تیرے گناہ و بدکاریوں کو پہنچاتے ہیں۔ اے فرزند آدم! اگر اپنی برائیوں کو کسی دوسرے کی زبانی سنے اور تجھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ برے اعمال کس کے ہیں تو فوراً اس پر غضبناک و متنفر ہو جائے گا۔

۳- محمد بن سلامۃ قضاغی شافعی (۲۵۴ھ) اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا۔

(۱) ذیل تاریخ بغداد، ج ۱۹، ص ۱۳۵۔ التذوین فی اخبار قزوین، ج ۳، ص ۴۔

انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

من عامل الناس فلم يظلمهم و حدثهم فلم يكذبهم و وعدهم فلم يخلفهم فهو ممن كملت مرؤته و ظهرت عدالته و وجبت اخوته و حرمت غيبته۔ (۱)

جو شخص لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور ان پر ظلم نہ کرے اور ان سے وعدہ کرے اور وعدہ خلافی انجام نہ دے اس شخص کی مروت کامل، عدالت واضح و روشن، اس سے اخوت و بھائی چارگی لازم و ضروری اور اس کی غیبت حرام ہے۔

۴۔ بیہقی شافعی (۴۵۸ھ) اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد طیبین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

رأس العقل بعد الدين التودد الى الناس واصطناع الخير الى كل بر وفاجر۔ (۲)

اصل و اساس عقل، دین کے بعد لوگوں سے دوستی و اظہار محبت اور ہر نیک و بد انسان کے لیے اچھائی چاہنا ہے۔

(۱) مسند الشہاب، ج ۱، ص ۳۲۲۔ دیکھیے الکفایۃ فی علم الروایۃ، ج ۱، ص ۷۸، ح ۵۴۳۔

(۲) شعب الایمان، ج ۶، ص ۲۵۶، ح ۸۰۶۲۔

۵- ابو نعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ) اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد طیبین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب سے اور آپ نے رسول خدا سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

اشد الاعمال ثلاثة : اعطاء الحق من نفسك و ذكر الله على كل حال و مواساة

الاخ في المال۔ (۱)

سخت ترین اعمال تین ہیں: اپنی ذات پر حق کا نفاذ، ہر حال میں ذکر خدا کرنا اور اپنے دینی بھائیوں کی مالی مدد کرنا۔

۶- ابو نعیم اصفہانی شافعی (۴۳۰ھ) نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد طیبین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب سے اور آپ نے رسول خدا سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

العلم خزائن و مفتاحها السؤال : فاسئلوا ، یرحمکم اللہ فانہ یرجر فیہ اربعة

السائل والمعلم والمستمع والمجيب لهم والمحب له۔ (۲)

(۱) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ج ۱، ص ۸۵۔

(۲) ابو نعیم شافعی اصفہانی اس حدیث کے بارے میں کہتا ہے: ”ہذا حدیث غریب من هذا الوجه لم تکتبه الا بهذا الاسناد“ یہ حدیث عجیب غریب اس وجہ سے ہے کہ اس کو ہم ان اسناد کے علاوہ نہیں لکھتے ہیں: حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ج ۳، ص ۴۲۸۔ البتہ اس مدرک میں ”والمحب له“ نہیں ہے، بلکہ التدوین فی اخبار قزوین، ج ۳، ص ۴۲۸۔ میں یہ جملہ موجود ہے۔

علم ایک ایسا خزانہ ہے کہ جس کی چابی سوال ہے لہذا سوال کرو خدا تم پر رحمت کرے، اس لیے کہ اس میں چار افراد کو اجر و ثواب ملتا ہے: سوال کرنے والے کو استاد کو سننے والے کو اور جواب دینے والے کو اور سوال کو دوست رکھنے والا بھی ماجور ہے۔

۷- داؤد بن سلمان نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

لا یزال الشیطان ذعراً من المؤمن ما حافظ علی الصلوات الخمس ، فاذا

ضیعهن تجراً علیہ و اوقعه فی العظام۔ (۱)

شیطان ہمیشہ اس بندہ مؤمن سے ڈرتا ہے کہ جو نماز پچھگانہ پابندی کے ساتھ بجالاتا ہے۔ لیکن جب وہ نماز چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور اس کو گناہان کبیرہ میں پھانس دیتا ہے۔

۸- داؤد بن سلمان نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

(۱) التدریج فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۱۲۵۔

خیر الاعمال عند اللہ تعالیٰ ایمان لا شک فیہ و غزو لا غلول فیہ -- (۱)  
خداوند عالم کے نزدیک سب سے بہترین اعمال وہ ایمان ہے کہ جس میں کوئی شک و شبہ  
نہ ہو اور وہ جہاد ہے کہ جس میں کوئی خیانت و دھوکا نہ ہو۔

۹- داؤد بن سلمان نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے  
اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے  
اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

من مر علی المقابر فقراً فیہا احدی عشر مرۃ قل ہو اللہ احد ثم وہب اجرہ  
للاموات اعطی من الاجر بعد الاموات۔ (۲)

جو شخص بھی قبرستان سے گزرے اور وہاں گیارہ مرتبہ سورہ قتل ہوا اللہ پڑھ کر مردوں کو بخش  
دے تو خداوند عالم اس کو اس قبرستان میں مدفون مردوں کی تعداد میں ثواب عطا کرے گا۔

۱۰- علی بن حمزہ علوی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے  
اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرین سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے  
اور آپ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) التدوین فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۱۲۶۔ یہ روایت رسول اکرمؐ سے دوسرے طریقوں سے بھی نقل  
ہوئی ہے۔ دیکھیے: مسند احمد ابن حنبل، ج ۳، ص ۲۵۸۔  
(۲) التدوین فی اخبار قزوین، ج ۳، ص ۲۹۷۔



تعلموا من انسابکم ماتصلون بہ ارحامکم ، فان صلة الرحم منسأة فی الاجل  
 مشارة للمال مرضاة للرب تعالیٰ۔ (۱)

اپنے خاندانی شجرہ نسب کو اس حد تک یاد کرو کہ جن پر صلہ رحم کرنا چاہیے اس لیے کہ صلہ رحم  
 موت کو ٹالتا ہے، مال میں اضافہ کرتا ہے اور پروردگار کو راضی و خوشنود کرتا ہے۔

۱۱- احمد بن عامر طائی نے حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد  
 طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپؑ نے  
 رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً ینتفعون بہا ، بعثہ اللہ یوم القیامۃ فقیہاً عالماً  
 ۔ (۲)

میری امت میں سے جو شخص بھی چالیس احادیث حفظ کرے اور ان سے لوگوں کو فائدہ  
 پہنچائے، خداوند عالم اس کو روز قیامت فقیہ و عالم محشور کرے گا۔

۱۲- شبلی شافعی نے بطور مرسل حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ  
 اجداد طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپؑ  
 نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

(۱) موضح اوہام الجمع والتفریق، ج ۲، ۴۵۴۔

(۲) مسند الامام زید، ص ۴۳۳۔ العلل المتناہیہ، ج ۱، ص ۱۱۹۔

من لم يؤمن بحوضي فلا اورده الله تعالى حوضي ، ومن لم يؤمن بشفاعتي فلا  
اناله الله شفاعتي - ثم قال انما شفاعتي لاهل الكبائر من امتي فاما المحسنون فما  
عليهم من سبيل - (۱)

جو شخص بھی میرے حوض کوثر پر ایمان نہ رکھتا ہو خداوند عالم اس کو میرے حوض پر وارد نہیں  
کرے گا۔ اور جو میری شفاعت پر ایمان نہ رکھتا ہو خدا اس کے نصیب میں میری شفاعت قرار  
نہیں دے گا۔ پھر فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کو بھی نصیب ہوگی کہ جو گناہ کبیرہ کے مرتکب  
ہوئے ہیں لیکن اچھے کام کرنے والے اور نیک افراد سے کوئی مواخذہ و باز پرس نہیں ہوگی۔  
۱۳- شبلیجی شافعی نے بطور مرسل حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ  
اجداد طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ  
نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

لا يكون الی يوم القيامة مؤمن الا وله جار يؤذيه - (۲)

روز قیامت تک کوئی مؤمن نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا پڑوسی اس کو پریشان کرتا ہوگا۔  
۱۴- شبلیجی شافعی نے بطور مرسل حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ  
اجداد طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپ  
نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

الشیب فی مقدم الرأس یمن، وفی العارضین سخاء و فی الذوائب شجاعة و

فی القفاء شؤم۔ (۱)

سر کے اگلے حصے کے بالوں میں سفیدی برکت کی علامت ہے اور سر کے دونوں طرف کے بالوں میں سفیدی باعث سخا و تمندی ہے اور زلفوں میں شجاعت کی علامت ہے اور سر کے پیچھے کے بالوں میں سفیدی بدبختی کی علامت ہے۔

۱۵۔ شبلیجی شافعی نے بطور مرسل حضرت امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد طہیین و طاہرینؑ سے نقل فرمایا انہوں نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور آپؑ نے رسول خداؐ سے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

لما اسرى بی السماء رأیت رحماً معلقة فی العرش تشکوا رحماً الی ربها انها

قاطعة لها قلت : کم بینک و بینها من اب ؟ قالت : تلتقی فی اربعین اباً۔ (۲)

جب مجھ کو شب معراج آسمان کی سیر کرائی گئی میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو خداوند عالم کے حضور قطع رحم کی شکایت کر رہے تھے، میں نے ان سے سوال کیا کہ تمہارے اور اس شخص کے درمیان کہ جس کی شکایت کر رہے ہو کتنی نسلوں اور پشتوں کا فاصلہ ہے تو جواب دیا چالیس پشتوں کا۔

(۱) و (۲) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۳۷۔



حرف آخر





اب تک کی تمام گزارشات سے اس طرح نتیجہ نکلتا ہے:

۱- حضرت امام رضاؑ کا شہر نیثا پور میں وارد ہونا، آپ کا حدیث سلسلۃ الذہب ارشاد فرمانا اور علماء و عوام اہل سنت کی جانب سے آنحضرتؐ کا بے نظیر استقبال ایک مسلم، تاریخی اور غیر قابل انکار واقعہ ہے۔

۲- حدیث سلسلۃ الذہب حصن یا ایمان کی متن و دلالت کے ساتھ اہل سنت کی کتابوں میں مستفیض بلکہ متواتر ہے۔ یہاں تک کہ ان دونوں احادیث کا مختلف کتابوں میں پایا جانا شیعہ منابع کے ساتھ ساتھ پھر ان کا مختلف طرق کے ساتھ اسی دور میں علماء طرفین کا تحریر کرنا دونوں متن کے متواتر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۳- یہ حدیث شریف مختلف طرق کے ساتھ اہل سنت کی کتابوں میں مذکور ہے اور علماء و بزرگان اہل سنت نے اس کی تائید کی ہے لہذا اس حدیث کا صحاح ستہ میں نہ پایا جانا اس کے ضعف و کمزور ہونے پر دلیل نہیں ہے چونکہ بعض محققین اہل سنت کا کہنا ہے کہ بہت زیادہ احادیث صحیحہ ہیں کہ جو صحاح ستہ میں ذکر نہیں ہوئی ہیں لہذا احادیث صحیحہ کو صرف صحاح ستہ میں تلاش کرنا کافی نہیں ہے جبکہ یہ ایمان والی حدیث سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے۔

مذکورہ بالا مطالب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر محقق و منصف مزاج انسان کے سامنے دو اہم اور بنیادی سوال پیدا ہوتے ہیں۔

## پہلا سوال

حضرت امام علی رضاً کا نیشاپور تشریف لانا اور حدیث سلسلۃ الذہب کا ارشاد فرمانا، اس کو دس یا بیس یا تیس ہزار لوگوں کا لکھنا، اور پھر تقریباً نوے علماء و رجال اہل سنت کا روایت کرنا، اس کا سیکڑوں معتبر کتابوں میں درج کرنا، حدیث شریف اور سلسلہ سند حدیث کو عجیب و غریب الفاظ سے یاد کرنا، یہ تمام باتیں اس مطلب کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ کیوں اور کس دلیل پر مؤلفین صحاح نے اس حدیث شریف کو اپنے مجموعہ احادیث میں ذکر نہیں کیا (۱) حتیٰ اس عظیم واقعہ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا؟۔

واقعاً تمام علماء اہل سنت و علماء نیشاپور اور مؤلفین صحاح کی حضرت امام رضاً اور آپ کی احادیث خصوصاً حدیث سلسلۃ الذہب کے بارے میں یہ دورخی کیوں اور کس لیے ہے؟

## دوسرا سوال

علماء اہل سنت حضرت امام رضاً کی علمی و معنوی شخصیت کے بارے میں عجیب و غریب الفاظ کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں، آپ کے لیے ایک عظیم مقام و مرتبہ کے قائل ہیں اور مختلف عبارات و الفاظ جیسے ”ثقة یفتی بمسجد رسول اللہ و هو ابن نیف و عشرين سنة“ (۲)

(۱) البتہ حدیث ایمان سنن ابن ماجہ میں ذکر ہوئی ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۲) حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا قابل اعتماد ہیں آپ ۲۴ سال کی عمر میں مسجد رسول میں بیٹھ کر لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ تذکرۃ الخواص من الامة بذکر خصائص الائمة، ص ۳۱۵۔



”ما سئل الرضا عن شيء الا علمه“ (۱) ”افتى وهو شاب فى ايام مالك ابن انس“ (۲) ”احد اكابر الائمة ومصايح الامة من اهل بيت النبوة و معادن العلم والعرفان“ (۳)، اس طرح کی بکثرت عبارات کہ جو آپ کی عظمت و مقام و مرتبت کی وضاحت کے لیے کافی ہیں، لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ ان لوگوں نے کس طرح اس عظیم و بزرگ بیکراں کے علم سے استفادہ کیا؟ حضرت امام رضاؑ سے معنوی و علمی استفادہ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے جو احادیث معارف صادر ہوئی ہیں اور ان کو راویوں نے نقل کر کے اپنے بعد والی نسلوں کے حوالے کیا ہے اور ان کو اسی دوران آنحضرتؐ کے چاہنے والوں نے ایک مجموعہ کی شکل میں جمع آوری و تالیف کر دیا تھا کہ جو ”صحیفۃ الرضا“ یا ”مسند الرضا“ کے نام سے مشہور ہیں تاکہ تمام تشنگان علوم و معارف اس سے مکاحقہ استفادہ کر سکیں۔

- 
- (۱) حضرت امام علی رضاؑ سے جو بھی سوال ہوتا آپ اس کا جواب ارشاد فرماتے۔ الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمة، ص ۲۴۱۔
- (۲) حضرت امام رضاؑ جوانی میں امام مالک بن انس (اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک امام) کے زمانے میں فتویٰ دیتے تھے۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۳۸۸۔
- (۳) حضرت امام رضاؑ بزرگ و عظیم امام، امت کے لیے مشعل ہدایت، اہل بیت نبوت و معدن علم و عرفان ہیں۔ جامع کرامات الاولیاء، ج ۲، ص ۳۱۱۔

جن لوگوں نے صحیفہ و مسند یا انفرادی طور سے ایک ایک حدیث کو حضرت امام رضا سے نقل کیا ہے ان میں ابو صلت ہروی، علی بن صدقہ رقی، داؤد بن سلیمان جرجانی، احمد بن عامر طائی، حسن بن فضل بن عباس اور متعدد دوسرے افراد ہیں کہ جن کے نام مختلف و متفرق طریقے پر اور بے توجہی و بے اعتنائی کے ساتھ اہل سنت کی کتابوں میں درج ہوئے ہیں، تاکہ اہل جرح و تعدیل ان راویوں کو بغیر دلیل کے تضعیف کر سکیں اور ان کی روایات کو بے اعتبار بنا کر پیش کیا جاسکے۔ (۱)

لہذا یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے ایک طرف تو علماء و بزرگان اہل سنت کی جانب سے حضرت امام رضا کی شخصیت اور مقام علمی و معنوی کا اعتراف اور دوسری طرف ان روایات و راویوں کی بغیر دلیل کے اور تعصب کی وجہ سے تضعیف کرنا کہ جنہوں نے آنحضرتؐ سے روایات نقل کی ہیں گویا آپؐ سے علمی و معنوی استفادہ کے راستوں کو بند کرنا۔ یہ رنگی و بے اعتنائی کس لیے ہے اور اس کا کیا مطلب ہے!؟

---

(۱) کتاب البحر و چین، ج ۲، ص ۱۰۶۔ کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۷۔

## کتاب نامہ

### الف اہل سنت حنبلی

- ۱- التبيين في انساب القرشيين ، ابن قدامه مقدسى حنبلى ، موفق الدين ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد (۶۲۰ھ) ، ج ۲ ، عالم الکتب ، مکتبۃ النهضة العربیة ، بیروت ۱۴۰۸ھ۔
- ۲- حاشیہ ابن القیم ، ایوب زرعی حنبلی ، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر (۵۷۵ھ) ، ج ۲ ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، ۱۴۱۵ھ۔
- ۳- الذیل علی طبقات الختابلہ ، ابن رجب حنبلی ، زین الدین ابو الفرج عبدالرحمن بن شہاب الدین احمد بن رجب (۹۹۵ھ) ، ج ۱ ، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔
- ۴- زوائد تاریخ بغداد علی الکتب الستہ ، خلدون احدب حنبلی ، ج ۱ ، دار القلم ، دمشق ، ۱۴۱۷ھ۔
- ۵- شذرات الذهب فی اخبار من ذهب ، ابن عماد حنبلی ، شہاب الدین (۸۸۹ھ) ، ج ۱ ، دار ابن کثیر ، دمشق ، ۱۴۰۶ھ۔

۶- ضعف الجامع الصغیر و زیادۃ (الفتح الکبیر)، البانی حنبلی، محمد ناصر الدین، ج ۳، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔

۷- ضعیف سنن ابن ماجہ، ج ۱، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۸ھ۔

۸- الطبقات الحنابلہ، ابن ابی یعلیٰ حنبلی، ابوالحسین محمد بن محمد بن حسین (۵۲۶ھ) ، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔

۹ - العلل المتناهیہ فی الاحادیث الواہیہ، ابن جوزی حنبلی، ابوالفرج عبدالرحمن (۵۹۷ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔

۱۰- کتاب الضعفاء والمترکین، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بغداد، ۱۴۰۶ھ۔

۱۱- المسند، احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)، دارصادر، بیروت۔

۱۲- المعجم الاوسط، طبرانی شامی حنبلی، سلیمان بن احمد (۳۶۰ھ)، ج ۱، دارالفکر، عمان،

۱۳۲۰ھ۔

۱۳- المنتظم فی تواریخ المملوک والامم، ابن جوزی حنبلی، ابوالفرج عبدالرحمن (۵۹۷ھ)،

ج ۱، دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ۔

۱۴- الموضوعات، ج ۲، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔

حنفی

۱۵- الامالی الخمیسہ، شجری جرجانی حنفی، یحییٰ بن حسین (۴۹۹ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ،

بیروت، ۱۴۲۲ھ۔

- ۱۶- اسرار الشریعہ یا الفتح الربانی والفیض الرحمانی، نابلسی دمشقی حنفی، عبدالغنی بن اسماعیل (۱۴۱۳ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۷- اتحاد السادة المتقين بشرح اسرار احياء علوم الدين، زبیدی حنفی، سید محمد بن محمد (۱۴۰۵ھ)، خزائنہ السادات، مصر۔
- ۱۸- تذکرة النخوص من الاممة بذكر خصائص الأئمة، سبط ابن جوزی حنفی (۶۵۴ھ)، ج ۱، مؤسسة اهل البيت، بیروت، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۹- الجواهر المضية في طبقات الحنفية، عبدالقادر قرشی حنفی، ابو محمد محی الدین عبدالقادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم بن ابی الوفاء (۷۵۷ھ)، ج ۲، مؤسسہ الرسالہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔
- ۲۰- ربيع الابرار ونصوص الاخبار، زختری حنفی ☆، ابوالقاسم محمود بن عمر (۵۳۸ھ)، ج ۱، مؤسسة الا علمی للمطبوعات، بیروت ۱۴۱۲ھ۔
- ۲۱- الرفع والتكميل في الجرح والتعديل، لکھنوی حنفی، ابوالحسنات محمد عبداللحی (۱۳۰۴ھ)، تحقیق: عبدالفتاح ابوغده، مؤسسة قرطبة، حلب۔
- ۲۲- شرح سنن ابن ماجه، سندی حنفی، ابوالحسن (۱۱۳۸ھ)، ج ۲، دارالمعرفة، بیروت، ۱۴۱۸ھ۔

☆ حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں زختری کو حنفی تحریر کیا ہے۔

- ۲۳- الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة، عبدالقادر تمیمی مصری حنفی، تقی الدین بن عبدالقادر (۱۰۰۵ھ)، ج ۱، دارالرفاعی، ریاض ۱۴۰۳ھ۔
- ۲۴- الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، شوکانی صنعانی حنفی، محمد بن علی (۱۲۵۰ھ)، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۲۵- کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، حاجی خلیفہ حنفی (۱۰۶۷ھ)، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۲ھ۔
- ۲۶- الکنی والاسماء، دولابی حنفی، ابوبشر محمد بن احمد بن حماد (۳۱۰ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ۔
- ۲۷- مسند الامام زید، شیخ عبدالواسع بن یحییٰ واسعی یمانی حنفی، منشورات دارمکتبۃ الحیاة، بیروت، ۱۹۶۶ء۔
- ۲۸- معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول والقبول، زرندی حنفی جمال الدین محمد بن یوسف (۷۵۷ھ)، تحقیق: محمد کاظم محمودی، ج ۱، مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ، قم، ۱۴۲۴ھ۔
- ۲۹- مفتاح النجافی مناقب آل عبا، بدخشی حنفی، میرزا محمد خان (بارہوی صدی ہجری)، نسخہ خطی، آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی لائبریری، قم۔
- ۳۰- مہمان نامہ بخارا، نجفی اصفہانی حنفی، فضل اللہ بن روز بہان (۹۲۷ھ)، ج ۲، نشر بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب، تہران۔

- ۳۱- النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة، ابن تغری بردی اتا بکی حنفی، جمال الدین ابوحسان یوسف (۸۷۴ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیة، بیروت ۱۴۱۳ھ۔
- ۳۲- وسیلة الخادم الی الخدم و شرح صلوات چهارده معصوم، نجفی اصفهانی حنفی، فضل اللہ بن روزبهان (۹۲۷ھ)، ج ۱، انتشارات انصاریان، قم ۱۳۷۵ش (ایرانی سال)
- ۳۳- ینایح المودعة لذوی القربی، قندوزی حنفی، سلیمان بن ابراهیم (۱۲۹۴ھ)، ج ۲، دارالاسوة، قم ۱۴۲۲ھ۔

### شافعی

- ۳۴- الاربعین حدیثاً، آجری شافعی، ابوبکر محمد بن حسن (۳۶۰ھ)، ج ۱، مکتبۃ المعلا، کویت، ۱۴۰۸ھ۔
- ۳۵- اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، جزری شافعی، ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد (۸۳۳ھ)، مکتبۃ الامام امیر المؤمنین، اصفهان۔
- ۳۶- الانساب، سمعانی تمیمی شافعی، ابوسعید عبدالکریم بن محمد بن منصور (۵۶۲ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۸ھ۔
- ۳۷- الاتحاف بحب الاشراف، شبراوی شافعی، شیخ عبداللہ بن محمد بن عامر (۱۱۷۲ھ)، ج ۱، دارالکتب الاسلامی، ایران، ۱۴۲۳ھ۔
- ۳۸- الاعتصام بحبل الاسلام، تابعی شافعی، شیخ احمد، ج ۱، مطبعة السعادة، قاہرہ، ۱۳۲۷ھ۔

- ۳۹- الاعتقاد والہدایہ الی سبیل الرشاد، بیہقی شافعی، احمد بن حسین (۴۵۸ھ)، ۱ ج، دارالآفاق الجدیدة، بیروت، ۱۴۰۱ھ۔
- ۴۰- البدایہ والنہایہ، ابن کثیر دمشقی شافعی، ابوالفداء (۷۷۴ھ)، ۵ ج، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۹۹ھ۔
- ۴۱- بیان نکت الناکث المعتدی، غماری شافعی، عبدالعزیز، ۳ ج، نشر دار الامام النووی، اردن۔
- ۴۲- تاریخ اصفہان (ذکر اخبار اصفہان)، ابو نعیم اصفہانی شافعی، احمد بن عبد اللہ (۴۳۰ھ)، ۳ ج، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔
- ۴۳- تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۷۸ھ)، ۱ ج، دارالکتب العربی، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔
- ۴۴- تاریخ بغداد، خطیب بغدادی شافعی، احمد بن علی (۴۶۳ھ)، ۱ ج، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔
- ۴۵- تاریخ دمشق الکبیر، ابن عساکر شافعی، ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ (۷۵۵ھ)، ۱ ج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ۔
- ۴۶- تحفۃ الاشراف بمعرفة الاطراف مع النکت الظرف ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ)، مزنی شافعی، یوسف بن عبدالرحمن (۷۷۲ھ)، ۲ ج، المکتب الاسلامی والدار القیمہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔



- ۴۷- تدریب الراوی فی شرح تقریب النوای، سیوطی شافعی، جلال الدین (۹۱۱ھ)، تحقیق: عبدالوہاب عبداللطیف، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۹ھ۔
- ۴۸- التدوین فی اخبار قزوین، رافعی قزوینی شافعی، عبدالکریم بن محمد (۶۲۳ھ)، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۸ھ۔
- ۴۹- تہذیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۴۸ھ)، ج ۱، نشر الفاروق الحدیث، قاہرہ، ۱۴۲۵ھ۔
- ۵۰- تشریح و محاکمہ در تاریخ آل محمد، آفندی شافعی، قاضی بہجت (۳۵۰ھ)، مترجم مرزا مہدی ادیب، ج ۲، مرکز چاپ و نشر بنیاد بعثت، تہران، ۱۳۷۶ھ (ایرانی سال)۔
- ۵۱- تلخیص و ترجمہ تاریخ نیشاپور حاکم نیشاپوری، خلیفہ نیشاپوری شافعی، احمد بن محمد بن الحسن بن احمد (آٹھویں صدی)، ابن سینا لائبریری، تہران۔
- ۵۲- تقریب التہذیب، ابن حجر عسقلانی شافعی، احمد بن علی (۸۵۲ھ)، ج ۲، دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۳۹۵ھ۔
- ۵۳- تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، کنانی شافعی، ابوالحسن علی بن محمد بن عراق (۹۶۳ھ)، ج ۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۱ھ۔
- ۵۴- تہذیب التہذیب، ابن حجر عسقلانی شافعی، احمد بن علی (۸۵۲ھ)، ج ۱، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۴ھ۔

- ۵۵- تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مزی شافعی، یوسف بن عبدالرحمن (۳۲ھ)،  
ج ۱، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔
- ۵۶- الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر، سیوطی شافعی، جلال الدین (۹۱۱ھ)، دارالکتب  
العلمیہ، بیروت۔
- ۵۷- جامع کرامات الاولیاء، نبھانی شافعی، یوسف بن اسماعیل (۳۵۰ھ)، ج ۱،  
دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔
- ۵۸- الجرح والتعديل، ابن ابی حاتم رازی شافعی، ابو محمد عبدالرحمن (۳۲۷ھ)، ج ۱،  
دارالفکر، بیروت۔
- ۵۹- جواهر العقدين فی فضل الشرفین، سمودی شافعی، علی بن عبداللہ الحسنی (۹۱۱ھ)، وزارة  
الاقواف والشؤون الدينية، بغداد، ۱۴۰۷ھ۔
- ۶۰- الحلیۃ الاولی من تاریخ نینسا بور المنتخب من السیاق، انتخاب، فارسی شافعی، ابوالحسن عبد  
الغافر بن اسماعیل (۵۲۹ھ)، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن الازہر الصیریفینی (۶۴۱ھ)، ج ۱،  
نشر جامعہ مدرسین، قم، ۱۴۰۳ھ۔
- ۶۱- حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم اصفہانی شافعی، احمد بن عبداللہ (۴۳۰ھ)،  
ج ۱، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۶ھ۔
- ۶۲- الرسالة القشیریۃ فی التصوف، قشیری شافعی، ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن  
(۲۶۵ھ)، تحقیق و تعلیق: محمود بن شریف ودکتر عبدالحکیم محمود، چاپ حسان، قاہرہ۔

- ۶۳- الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، سیوطی شافعی، جلال الدین (۹۱۱ھ)، ۱ ج، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔
- ۶۴- دول الاسلام، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، ۱ ج، دارصادر، بیروت ۱۹۹۹ھ۔
- ۶۵- دیوان الضعفاء والمتر وکین، ۱ ج، دار القلم، بیروت، ۱۴۰۸ھ۔
- ۶۶- ذیل تاریخ بغداد، ابن نجار بغدادی شافعی، ابو عبد اللہ محبت الدین محمد بن محمود بن حسن (۶۳۳ھ)، ۱ ج، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ھ۔
- ۶۷- سنن الدار قطنی، دار قطنی بغدادی شافعی، علی بن عمر (۳۸۵ھ)، ۱ ج، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ۔
- ۶۸- سیر اعلام النبلاء، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۴۸ھ)، ۱ ج، مؤسسہ الرسالۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ۔
- ۶۹- شرح نخب البلاغ، ابن ابی الحدید معتزلی شافعی، عبد الحمید بن ہبۃ اللہ (۶۵۶ھ)، ۲ ج، دار احیاء المعرفہ، دمشق، ۱۳۸۵ھ۔
- ۷۰- شعب الایمان، بیہقی شافعی، احمد بن حسین (۲۵۸ھ)، ۱ ج، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ۔
- ۷۱- الصواعق المحرقة، ابن حجر بیہقی شافعی، ابو عباس احمد بن محمد بن محمد بن علی (۹۷۳ھ)، ۱ ج، مؤسسہ الرسالۃ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۲- طبقات الحفاظ، سیوطی شافعی، جلال الدین (۹۱۱ھ)، ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔

۷۳- طبقات الشافعیہ، ابن قاضی شیبہ شافعی، ابوبکر بن احمد بن محمد بن عمر بن محمد دمشقی (۸۵۱ھ)، دارالندوة الجدیدہ، بیروت، ۱۴۰۵ھ۔

۷۴- طبقات الشافعیہ، ابن کثیر دمشقی شافعی، اسماعیل بن عمر (۷۷۶ھ)، ۱، دارالمدار الاسلامی، بیروت۔

۷۵- طبقات الشافعیہ، ابن ہدایت اللہ حسینی شافعی، ابوبکر (۱۰۱۴ھ)، ۲، دارالآفاق الجدیدہ، بیروت ۱۹۷۹ء۔

۷۶- طبقات الشافعیہ، اسنوی شافعی، جمال الدین عبدالرحیم (۷۷۲ھ)، ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۷ھ۔

۷۷- طبقات الشافعیہ الکبریٰ، سبکی شافعی: تاج الدین ابو نصر عبدالوہاب بن علی بن عبد الکافی (۱۷۷ھ)، ۱، داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت۔

۷۸- طبقات الفقہاء الشافعیہ بترتیب ومستدرکات محی الدین ابوبکر زکریا کجی بن شرف نووی شافعی، ابن صلاح شافعی، تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمن الشهر زوری (۶۴۳ھ)۔

(۶۷۶ھ) وتنقیح یوسف بن عبدالرحمن مزنی شافعی (۷۴۲ھ)، ۱، دارالبشار الاسلامیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ۔

- ۷۹- العبر فی خبر من غیر، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔
- ۸۰- العتب الجمیل علی اهل الجرح والتعدیل، تحقیق وتعلیق: حسن بن علی سقاف شافعی، محمد بن عقیل شافعی (۱۳۵۰ھ)، ج ۱، دارالامام النووی، اردن۔
- ۸۱- فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول والسبطین والآئمة من ذریتهم، جوینی شافعی، شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد (۷۲۲ھ) :، ج ۱، مؤسسۃ المحمودی، بیروت ۱۴۰۰ھ۔
- ۸۲- المستدرک علی الصحیحین، حاکم نیشاپوری، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۴۰۵ھ)، ج ۱، مکتبۃ العصریہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ۔
- ۸۳- فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، دیلمی شافعی، ابن شبرویہ (۵۰۹ھ)، ج ۱، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۸ھ۔
- ۸۴- فیض القدر بشرح الجامع الصغیر، مناوی شافعی، عبدالرؤف بن علی (۱۰۳۱ھ)، ج ۲، دارالفکر، بیروت، ۱۳۹۱ھ۔
- ۸۵- الکاشف فی معرفۃ من له روایۃ فی الکتب الستہ، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، ج ۱، دارالقبلیہ، مؤسسۃ علوم القرآن، جدہ، ۱۴۱۳ھ۔
- ۸۶- الکامل فی ضعف الرجال، ابن عدی جرجانی شافعی، ابو احمد عبد اللہ (۳۶۵ھ)، ج ۳، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۹ھ۔

- ۸۷- کتاب الثقات، ابن حبان بستی شافعی، ابو حاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ)، ج ۱، دار الفکر بیروت ۱۳۹۳ھ۔
- ۸۸- کتاب الضعفاء، ابو نعیم اصفہانی شافعی، احمد بن عبد اللہ (۴۳۰ھ)، ج ۱، دار الثقافة، مراکش، ۱۴۰۵ھ۔
- ۸۹- کتاب الضعفاء والمتر وکین، دارقطنی بغدادی شافعی، علی بن عمر (۳۸۵ھ)، ج ۱، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۰ھ۔
- ۹۰- کتاب الضعفاء والمتر وکین، نسائی شافعی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (۳۰۳ھ)، ج ۱، موسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۴۰۰ھ۔
- ۹۱- کتاب الحجر وچین، ابن حبان بستی شافعی، ابو حاتم محمد بن حبان ابن احمد (۳۵۴ھ)، دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۱۲ھ۔
- ۹۲- کشف الخفاء ومزمل الالباس عما شتھر من الاحادیث علی السنۃ الناس، عجلبونی جراحی شافعی، شیخ اسماعیل بن محمد (۱۱۶۲ھ)، ج ۶، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۴۱۶ھ۔
- ۹۳- کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب، گنجی شافعی، محمد بن یوسف (۶۵۸ھ)، ج ۱، دار احیاء التراث اہل البیت، تہران، ۱۴۰۴ھ۔
- ۹۴- الکفایۃ فی علم الروایۃ، خطیب بغدادی شافعی، احمد بن علی (۴۶۳ھ)، ج ۲، دار الکتب الحدیثہ، قاہرہ۔

- ۹۵- اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ، سیوطی شافعی، جلال الدین (۹۱۱ھ)، بیچ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ۔
- ۹۶- المؤتلف والمختلف، دارقطنی بغدادی شافعی، علی بن عمر (۳۸۵ھ)، بیچ، دارالغرب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔
- ۹۷- الحجر دنی اسماء رجال سنن ابن ماجہ، ذہبی شافعی، شمس الدین (۴۸ھ)، بیچ، دارالرایہ، ریاض، ۱۴۰۹ھ۔
- ۹۸- مسند الشہاب، قضاعی شافعی، محمد بن سلامہ (۲۵۳ھ)، بیچ، موسسة الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔
- ۹۹- مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ، تحقیق: عوض بن احمد شہری، بوسیری قاہری شافعی، ابوعباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر (۸۴۰ھ)، بیچ، جامعۃ الاسلامیہ، مدینہ منورہ، ۱۴۲۵ھ۔
- ۱۰۰- مطالب السوؤل فی مناقب آل رسول، محمد بن طلحہ شافعی (۶۵۲ھ)، بیچ، موسسه البلاغ، بیروت، ۱۴۱۹ھ۔
- ۱۰۱- معرفۃ الرواة، ذہبی شافعی، شمس الدین (۴۸ھ)، بیچ، دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۰۲- المعین فی طبقات المحدثین، ذہبی شافعی، شمس الدین (۴۸ھ)، بیچ، دارالصحوۃ، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔

- ۱۰۳- المغنی فی الضعفاء، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ۔
- ۱۰۴- المقتنی فی سرداکنی، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ۔
- ۱۰۵- مناقب اہل بیت از دیدگاہ اہل سنت، ہاشمی شافعی، سید محمد طاہر (۱۴۱۲ھ)، ج ۱، بنیاد پژوهشہای اسلامی، مشهد، ۱۳۷۸ھ ش (ایرانی سال)۔
- ۱۰۶- موضح اوہام الجمع والتفریق، خطیب بغدادی شافعی، احمد بن علی (۲۶۳ھ)، ج ۱، دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ۔
- ۱۰۷- میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ذہبی شافعی، شمس الدین (۷۲۸ھ)، ج ۱، دارالفکر، بیروت۔
- ۱۰۸- نزہۃ المجالس و منتخب النفائس، صفوری شافعی، عبدالرحمن بن عبدالسلام بن عبدالرحمن (۸۹۴ھ)، ج ۳، شرکتہ مکتبہ و مطبعہ مصطفیٰ البانی الحلی، قاہرہ، ۱۳۸۷ھ ش (ایرانی سال)۔
- ۱۰۹- النعم المقیم لعزۃ النبأ العظیم، موصلی شافعی، عمر بن شجاع الدین محمد بن عبد الواحد (۶۶۰ھ):، ج ۱، دارالکتب الاسلامی، قم، ۱۴۲۳ھ۔
- ۱۱۰- نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، شبلنجی شافعی شیخ مؤمن بن حسن بن مؤمن (۲۹۸ھ)، ج ۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ۔



- ۱۱۱- الوافی بالوفیات، صفدی شافعی، صلاح الدین خلیل بن ایبک (۶۷۳ھ)، ج ۱،  
النشرات الاسلامیہ، جرمنی، ۱۳۸۱ھ۔
- ۱۱۲- وفیات الاعیان و انباء الزمان، ابن خلکان شافعی، ابوعباس شمس الدین محمد بن ابی  
بکر (۶۸۱ھ)، ج ۱، دارصادر، بیروت، ۱۳۹۸ھ۔
- ۱۱۳- ہدی الساری معروف بہ مقدمہ فتح الباری، ابن حجر عسقلانی شافعی، احمد بن علی  
(۸۵۲ھ)؛ ج ۱، دارالریان للتراث، قاہرہ، ۱۴۰۷ھ۔

### ظاہری

- ۱۱۴- اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، بہ ضمیمہ نظرات محمد بن طاہر مقدسی ظاہری،  
مغلطای حنفی، علاء الدین (۶۷۲ھ)، ج ۱، الفاروق الحدیث، بیروت، ۱۴۲۲ھ۔

### مالکی

- ۱۱۹- جہرۃ تراجم فقہاء المالکیہ، قاسم علی مالکی، سعد مالی، ج ۱، دارالجوث للدراسات  
الاسلامیہ و احیاء التراث، دہلی، ۱۴۲۳ھ۔
- ۱۱۶- طبقات المالکیہ، ازہری مالکی، محمد بشیر ظافر، ج ۱، دارالآفاق العربیہ، قاہرہ، ۱۴۲۰ھ۔
- ۱۱۷- الفصول المحمہ فی معرفۃ احوال الآئمہ، ابن صباغ مالکی (۸۵۵ھ)؛ ج ۲،  
دارالاضواء، بیروت، ۱۴۰۹ھ۔
- ۱۱۸- مجرد اسماء الرواۃ عن مالک، رشید عطار، ابوالحسین رشید الدین یحییٰ بن عبداللہ بن علی  
قریشی (۶۶۲ھ)، ج ۱، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، مدینہ منورہ، ۱۴۱۸ھ۔

### دوسرے افراد۔ (۱)

- ۱۱۹- احوال الرجال، جوزجانی ناصمی، ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب (۲۵۹ھ)، چچا،  
موسسة الرسالہ، بیروت ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۲۰- اخبار الدول و آثار الاول فی التاريخ، قرمانی دمشقی، ابو عباس احمد بن یوسف بن احمد  
(۱۰۱۹ھ)، عالم الکتب، بیروت۔
- ۱۲۱- الارشاد فی معرفة علماء الحدیث، ابو یعلیٰ قزوینی، خلیل بن عبداللہ الخلیلی (۴۵۶ھ)،  
دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔
- ۱۲۲- اهداء الدیباچہ بشرح سنن ابن ماجہ، صفاضوی و احمد عدوی، چچا، دار الیقین، بحرین  
۱۴۲۲ھ۔
- ۱۲۳- تاریخ الثقات، عجلی، ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح (۲۶۱ھ)، چچا، دار الکتب  
العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۲۴- تاریخ اسماء الثقات، ابن شاپین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (۳۸۵ھ)، چچا،  
دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۲۵- تاریخ یحییٰ بن معین براویۃ ابی الفضل عباس بن محمد بن حاتم الدوری البغدادی  
(۲۷۱ھ)، یحییٰ بن معین، ابوزکریا مری غطفانی بغدادی (۲۳۳ھ)، دار القلم، بیروت۔

---

(۱) دوسرے افراد سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو اہل سنت ہی ہیں لیکن ان کا فقہی مذہب معلوم نہیں ہے۔

١٢٦- تحقيق وتعليق سنن ابن ماجه، معروف عواد، بشار، تحقيق وتعليق بشار معروف عواد، ج١، دار الجبل، بيروت، ١٤١٨هـ -

١٢٧- جامع الأشمل في حديث خاتم الرسل، حفصي عدوي، محمد بن يوسف بن عيسى بن طيفش (١٣٣٢هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت -

١٢٨- سنن ابن ماجه، ابن ماجه قزويني، ابو عبد الله محمد بن يزيد (٢٤٥هـ)، دار الفكر، بيروت -

١٢٩- الصلة بين التصوف والتشيع، شيبني، دكتور كامل مصطفى، ج٣، دار الاندلس، بيروت،

١٩٨٢هـ -

١٣٠- الفهرست الشامل للشرائح العربي الاسلامي المحفوظ، مؤلفين كافي گروه، (الحديث النبوي الشريف وعلومه ورجاله)، تحقيق ونشر: مؤسسة آل البيت للفكر الاسلامي، عمان، اردن،

١٣٢٦هـ -

١٣١- كتاب الضعفاء الصغير، بخاري، محمد بن اسماعيل (٢٥٦هـ)، ج١، عالم الكتب، بيروت،

١٤٠٢هـ -

١٣٢- الكشف الحيث، ابو الوفاء حلبي طرابلسي، ابراهيم بن محمد بن سبط ابن عمري (٨٢١هـ)،

ج١، عالم الكتب ومكتبة النهضة العربية، بيروت، ١٤٠٥هـ -

١٣٣- كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، متقي هندی، علاء الدين علي بن عبد الملك

(٩٤٥هـ)، ج٥، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٥هـ -

١٣٤- مختصر تاريخ دمشق، ابن منظور فريقي، محمد بن كرم (١١٤٥هـ)، ج١، دار الفكر

بيروت، ١٤٠٩هـ -

- ۱۳۵- معجم البلدان، یاقوت حموی، ابو عبد اللہ شہاب الدین یاقوت بن عبد اللہ رومی بغدادی (۵۲۶ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۹ھ۔
- ۱۳۶- معجم المفہر س لالفاظ الحدیث النبوی، ونسینک، آرنٹ یان، ۱۹۳۶ء۔
- ۱۳۷- معجم المؤلفین، کمالہ، عمر رضا، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
- ۱۳۸- معرفۃ الثقات، عجلی، ابوالحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح (۲۶۱ھ)، ج ۱، مکتبۃ الدار، مدینہ منورہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۳۹- معرفۃ الرجال، یحییٰ بن معین، ابو زکریا مریم غطفانی بغدادی (۲۳۳ھ)، ج ۱، مطبوعات مجمع اللغة العربیہ، دمشق، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۴۰- المعرفۃ والتاریخ، فسوی، یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)، ج ۲، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۱ھ۔
- ۱۴۱- مفتاح کنوز السنۃ، ونسینک، آرنٹ یان، دار الباز، مکہ مکرمہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۴۲- موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف، زغلول، ابوہاجر محمد السعید بن بسونی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔
- ۱۴۳- نثر الدرر، آبی، ابوسعید منصور بن حسین (۲۲۱ھ)، ہنیۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، مصر۔

## ب شیعہ

- ۱۴۴- اہل البیت فی المکتبۃ العربیہ، طباطبائی، سید عبدالعزیز (۱۴۱۶ھ)، تحقیق و نشر: موسسۃ آل البیت لاحیاء التراث، ج ۱، قم، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۴۵- احقاق الحق وازہاق الباطل، قاضی نور اللہ، شہید ثالث حسینی شوشتری (۱۰۱۹ھ)، ج ۱، مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، قم۔
- ۱۴۶- اختیار معرفۃ الرجال، شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن حسن بن علی (۲۶۰ھ)، تحقیق: حسن مصطفوی، مشہد یونیورسٹی، ۱۳۴۸ھ ش (ایرانی سال)۔
- ۱۴۷- تنقیح المقال فی علم الرجال، مامقانی، شیخ عبداللہ (۱۳۵۱ھ)، ج ۱، مطبعۃ المرتضویہ، نجف اشرف۔
- ۱۴۸- خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال، علامہ حلی، ابو منصور حسن بن یوسف بن مطہر اسدی (۲۶۰ھ)، تحقیق: شیخ جواد قیومی، ج ۱، موسسۃ النشر الاسلامی، قم، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۴۹- رجال الطوسی، شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن حسن بن علی (۲۶۰ھ)، تحقیق و تعلیق: سید محمد صادق آل بحر العلوم، ج ۱، مطبعۃ الحدیثیہ، نجف اشرف، ۱۳۸۱ھ۔
- ۱۵۰- رجال نجاشی، تحقیق: سید موسیٰ شبیری زنجانی، نجاشی، ابو عباس احمد بن علی احمد بن عباس اسدی کوفی (۲۵۰ھ)، ج ۶، انتشارات جامعہ مدرسین، قم، ۱۴۱۸ھ۔
- ۱۵۱- کتاب الرجال، ابن داؤد حلی، تقی الدین حسن بن علی (۷۷۰ھ)، ج ۲، انتشارات دانشگاه تہران، ۱۳۸۳ھ۔

- ۱۵۲- مجتم رجال الحدیث و تفصیل طبقات الرواة، خوئی، سید ابوالقاسم (۱۴۱۳ھ)، ج ۳، منشورات مَدینة العلم، قم، ۱۴۰۳ھ۔
- ۱۵۳- ملحقات احقاق الحق، مرثی نجفی، سید شہاب الدین (۱۴۱۱ھ)، ج ۲، مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ مرثی نجفی، قم، ۱۴۲۳ھ۔
- ۱۵۴- موسوعۃ التاریخ الاسلامی، یوسفی غروی، محمد ہادی، ج ۱، مجمع الفکر الاسلامی، قم، ۱۴۳۰ھ۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆